تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسین علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جسمین ابتدائے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب وعجم کا اور نبی صلعم وخلفائے راشدین وبنی امیہ وبنی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان سنہ ۶۲۸ھ تک ایسی شرح وبسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً پندرہ ہزار صفحون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ہشتم

جسمین حضرت ابوبکر الصدیق کی خلافت بابرکت اور مرتدین عرب کے قلع وقمع اور ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری یعنے روز وفات ابوبکر تک کا بیان ہے

اور جسکا مولوی محمد عبدالغفور خان متوطن رامپور ومترجم سررشتہ علوم وفنون سرکار نظام نے

عربی سے اردوئے سلیس مین ترجمہ کیا

مطبع یوسفی حیدرآباد مین چھاپی گئی

تقریظ

نتیجۂ کلک گہر سلک قدوۂ آل مرتضوی زبدۂ خاندان مصطفوی ابلغ الفصحا افصح البلغا مولوی سید مرتضی صاحب بہادر دیعازیپوری ناظم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

وہ کون شخص ہی جو فن تاریخ کے فوائد عظیمہ سی واقف نہین ہی زبان اردو مین اگرچہ اکثر تواریخ عربی و فارسی و انگریزی کا ترجمہ ہوگیا ہی اور اس زبان مین اب بڑا ذخیرہ اس فن کا موجود ہی لیکن اس سی بھی انکار نہین ہوسکتا کہ ابتک اردو مین مسلسل تاریخ تمام انبیاء و خلفا و سلاطین اسلام کی ایک کتاب مین مثل تاریخ کامل کے مجتمع نہین ہوئی مگر تاریخ کامل ایسی ضخیم کتاب بارہ۱۲ جلدون مین تھی کہ اوس کے ترجمہ پر ہمت کرنا مشکل تھا۔

یہ کہنا شاید مبالغہ نہوگا کہ اسکا ترجمہ کرنا ایسا مشکل کام تھا جسکے تخیل کی ہیبت طائر بلند پرواز عزم و خیال کو مقصوص الجناح منقوص السلاح کر دینی والی تھی اور قلم بجائے حرکت قسری کے نقطہ سکون ائمی پر منقطع السبیل و مفقود الدلیل ہائم و حاسر تھا عداد سائل خوف سے جامد اور صریر خامہ اس فزع اکبر سے خامد تھی مگر مترجم باذل اور منہدق فاضل مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب رامپوری نے اس عظیم الشان مہم کے طی کرنے مین ایسی حیرت انگیز سعی جمیل کو ظاہر فرمایا ہی جس نے اس کوہ کو کاہ اور اس بسیط ابسط کو مرکز مخروط نگاہ سی کم کر دیا ہی۔ یہ ترجمہ بعض مقامات سے مین نے دیکھا اسکے سلاست الفاظ و تسہیل ترکیب ایسی ہی جس سے اصلی مقصود تاریخ نگاری کا (عام فہم ہونا) بوجہ اتم حاصل ہی ہندوستان کے عام اہل اسلام کے لئی یہ ترجمہ وہ نعمت غیر مترقب ہی جسکی صعوبت حصول کی وجہ سے یہ کہنا شاید مبالغہ نہوگا کہ اسکا تصور بالوجہ بھی محالات کے مثل محال تھا اور جسکی صورت تمنا بنانیکے لئی بھی اس زمانہ مین کئی قرن درکار تھے اس ترجمہ سی تاریخی معلومات مسلمانون کے کسقدر ترقی کر جاوینگے اور اپنی اسلاف قوم کے بے مانند عزم و خرم و رزم و بزم و نظم و فضل و علم پر کس جلدی اور سہولت سے مطلع ہو جاوینگے اور اسوجہہ سی اونکی قوت ممیزہ اپنی اضمحلال حال کا احساس کر کے کم سی کم اونکو اونکی نفوس کو آئندہ ارادہ زندگانی پر آمادہ کردیگی اور پہر یہ ممکن ہی کہ کوئی تازہ روح اونکی مردہ قلوب مین ایسی جلوہ فرما ہو جو اون کو بہت جلد ساحل نجات تک پہونچا دی اور اپنی اصلاح معاش و معاد سی کسی سابق ترقی کا خواب ہی دیکھنے لگین۔ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید۔ دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا می کرد تو مجھے یقین ہی کہ عامہ اہل اسلام ہند مین شاید ہی کوئی ایسا بدبخت انسان بالقوہ و حیوان بالفعل ہوگا جو اس کتاب کی قدر نکرے ویقینی تمام دوائر طبقات ناس مین مثل عروس منجلی کے متجلی ہوگی

اور [illegible] سے مشتاق ہوگا

فہرست مضامین تاریخ کامل ابن الاثیر الجزری

جلد ہشتم

خلافت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ
	تقریظ	۲
	فہرست ہذا	۳
۱	حضرت عمر کی بتیابانہ باتین اور حضرت ابوبکر کا اون کو اور لوگون کو سمجہانا۔	۱۷
۲	رسول اللہ کی وفات پر مکہ والون کا ارتداد کے طرف مائل ہونا اور سہیل بن عمرو کا اونہین سمجہانا۔	۱۹
	حدیث سقیفہ بنی ساعدہ اور حضرت ابوبکر کی خلافت	
۳	سقیفہ بنی ساعدہ مین حضرت ابوبکر کی بیعت	۲۰
۴	ابوسفیان حضرت علی کو خلافت کیلئے آمادہ کرنا اور اونکا انکار۔	۲۱
۵	خزرج کا سعد کو خلافت کیلئے تجویز کرنا اور عمر کا ابوبکر کو انصار مین لیجانا اور خلافت پر انصار اور مہاجرین کی بحث اور خباب کی مخالفت مہاجرین سے اور بشیر کی تائید سے ابوبکر کا خلیفہ مقرر ہونا۔	۲۳
۶	سعد بن عبادہ کا ابوبکر کی بیعت نہ کرنا اور علی اور زبیر	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	وغیرہ بنی ہاشم کا اون سے بیعت کرنا	۳۳
۷	حضرت ابوبکر کی عام بیعت اور اونکا خطبہ	۳۴

نبی صلعم کی تجہیز و تکفین

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۸	رسول اللہ کا غسل اور کفن اور قبر کا مقام اور عمر وغیرہ	۳۵

اسامہ بن زید کے لشکر کی روانگی

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۹	حضرت ابوبکر کا اسامہ کے لشکر کو روانگی کے لئے تیار کرانا	۳۷
۱۰	لوگون کا اسامہ کے لوٹنے کی اور انصار کا اسامہ کی بجائے کسی سن رسیدہ کے تقرر کی درخواست کرنا۔	۳۸
۱۱	حضرت ابوبکر کا اسامہ کو وصایا	
	کرکے روانہ کرنا اور حضرت عمر کو اون سے مانگ لینا۔	۳۹
۱۲	اسامہ کی واپسی اور اوس سے مسلمانون کا فائدہ۔	۴۰

اسود عنسی کے حالات یمن مین

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۳	رسول اللہ کے عمال یمن اور حضرموت مین	۴۱
۱۴	اسود کا ملک یمن سے مسلمانونکو نکالکر تمام ملک کا مالک ہونا	۴۲
۱۵	مسلمانون کی کمزوری اور جشنس اور قیس اور فیروز اور دادویہ کی سازش اسود کے قتل کے لئے۔	۴۳
۱۶	جشنس کا آزاد زوجہ اسود کو بھی سازش مین شریک کرنا	۴۵
۱۷	ان سازش کرنے والون کا	

نمبر باب	خلاصه مضمون	نمبر صفحه
	مکان مین نقب لگانا اور اندر جانا اور فیروز کا اسود کو قتل کرنا۔	۴۸
۱۸	مسلمانونکی اور اسودیون کی آپس مین لوٹ کھسوٹ اور صنعا مین مسلمانون کا تسلط	۵۰
۱۹	اسود کی قتل کی خبر رسول اللہ کو پهونچنا۔	۵۱
۲۰	بی بی فاطمه اور عبداللہ بن ابی بکر کی وفات اور یزدگرد کی تخت نشینی اور اسلم موسے عمر بن الخطاب۔	۵۲

ردہ کے حالات

نمبر باب	خلاصه مضمون	نمبر صفحه
۲۱	حضرت ابوبکر کا وجود اسلام کے لئے ایک نعمت ہونا	۵۳
۲۲	عرب کا ارتداد اور اسد و غطفان اور طی کا طلیحه کے تابع ہونا۔	۵۳
۲۳	قضاعه کلب اور قین اور سعد ہذیم پر رسول اللہ کے عامل اور اسامه کا ان کو لوٹنا۔	۵۵

طلیحة الاسدی کا حال

نمبر باب	خلاصه مضمون	نمبر صفحه
۲۴	طلیحه کی نبوت اور اوس کی اتباع اور قوت	۵۵
۲۵	مرتدین کا زکوة دینے سے انکار اور اسپر حضرت ابوبکر کا اون سے لڑنا اور مرتدین کا حمله مدینه پر اور مسلمانون کا اونہین شکست دیکر تعاقب کرنا۔	۵۷
۲۶	اسامه کی واپسی اور ابوبکر کا ابرق مین جاکر بنی عبس اور بنی ذبیان کو شکست دینا	۵۹
۲۷	حضرت ابوبکر کا فوج کو امراء مین	

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	صفحہ
	منقسم کرکے مرتدین کی تنبیہ کیلئے روانہ کرنا اور مرتدین کو اسلام لانے کے لئے فرمان بھیجنا۔	٦٠
٢٨	خالد کا بنی طی پر جانا اور تاخت کی دھمکی دینا اور عدی کی وساطت سے انہیں پھر مسلمان کرنا۔	٦١
٢٩	عکاشہ اور ثابت کی شہادت اور خالد کا بنی طی سے مدد لینا اور عدی کی سادہ مزاجی۔	٦٣
٣٠	خالد کی چڑھائی طلیحہ پر اور عیینہ کا طلیحہ کی جھوٹی نبوت کو دیکھکر میدان جنگ سے چلدینا اور مرتدین کی شکست۔	٦٤
٣١	طلیحہ کا اسد اور غطفان کے اسلام لانے پر اور عیینہ کا گرفتار ہوکر مسلمان ہونا اور طلیحہ کی بیعت حضرت عمر سے اور شہادت	٦٥
	بنی عامر اور ہوازن اور سلیم کا ارتداد	
٣٢	بنی عامر کی روانگی اور علقمہ کا ارتداد اور قعقاع کی اوس پر تاخت اور اوس کے اہل وعیال کی گرفتاری اور اسلام۔	٦٧
٣٣	بنی عامر کا اسلام اور بنی اسد وغطفان وغیرہ کے مجرموں کو حضرت خالد کا سزائیں دینا	
٣٤	ام زمل کا ارتداد اور عظمت و شوکت اور خالد کا لڑکر اسے قتل کرنا۔	٧٠
٣٥	فجاءة کا ارتداد اور طریقہ کا اسے گرفتار کرنا اور ابوبکر کا اسے جلانا	″
٣٦	ابو شجرہ کا ارتداد اور اسلام	٧١
	عمرو بن العاص کا عمان سے آنا	
٣٧	قرہ کا انکار زکوۃ سے اور عمرو کا	

نمبر باب	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	مدینہ مین اوسکے ارتداد کی خبر بیان کرنا اور علی عثمان وغیرہ کا خوف اور قریش کا رعب داب عربون پر اور قرہ کی گرفتاری اور اسلام۔	۷۳

بنی تمیم اور سجاح

نمبر باب	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۳۸	بنی تمیم بن قیس کا ارتداد اور زبرقان وصفوان کا اسلام کی تائید کرنا۔	۷۵
۳۹	سجاح نبیہ کا بنی تغلب بنی نمر بنی زیاد بنی شیبان وغیرہ کو لیکر بلاد تمیم پر آنا اور مالک اور وکیع کا ارتداد اور رباب کی تباہی	۷۷
۴۰	سجاح کا ارادہ یمامہ پر اور مسیلمہ کا اوس کی خاطرداری کرنا اور مسیلمہ کی شریعت۔	۷۹
۴۱	سجاح کا حملہ یمامہ پر اور مسیلمہ سے نکاح اور اوس کا مہر اور آخری وقت مین اوس کا اسلام۔	۸۰

مالک بن نویرہ

نمبر باب	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۴۲	مالک کی پشیمانی اور وکیع وسماعہ کا مکرر اسلام مین داخل ہونا	۸۳
۴۳	انصار کی نافرمانی خالد کی اطاعت سے اور بددلی سے ساتھ جانا	۸۴
۴۴	خالد کا بطاح مین جانا اور مالک کا اپنی فوج توڑ دینا۔	۸۵
۴۵	مالک کی گرفتاری اور ایک دہوکہ سے اوس کا قتل	رر
۴۶	مالک کے قتل کے باعث عمر کی شکایت خالد کی نسبت اور خالد کا عذر	۸۷
۴۷	ابوبکر کا متمم کو دیت دینا اور عمر کا اوسکی تسلی کرنا۔	۸۸

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	مسیلمہ اور اہل یمامہ	
۴۸	عکرمہ کی شکست مسیلمہ سے اور ابوبکر کا اوسے اور شرحبیل کو دشمنون پر بھیجنا۔	۹۰
۴۹	خالد کی روانگی مسیلمہ پر اور شرحبیل کی مسیلمہ سے شکست اور اہل بدر کی عظمت۔	۹۱
۵۰	مسیلمہ کی نبوت کے لئے نہار الرجال کی گواہی اور مسیلمہ کی نبوت کی باتین۔	۹۲
۵۱	خالد کا مسیلمہ کے پاس پہونچنا اور مجاعہ کو گرفتار کرنا۔	۹۵
۵۲	لڑائی کا آغاز اور کشت وخون کا سخت ہنگامہ۔	//
۵۳	حضرت خالد کی دانائی اور دلیری سے مسیلمہ کی شکست۔	۹۷
۵۴	مسیلمہ کا باغ مین پناہ لینا اور مسیلمہ اور محکم الیمامہ کا مارا جانا	۹۸
۵۵	مجاعہ کا اپنی قوم کی ہمدردی کے واسطے خالد کو دہوکہ دیکر نرم شرائط پر صلح کرانا۔	۱۰۰
۵۶	حضرت ابوبکر کا قران کو جمع کرنا	۱۰۲
۵۷	اکابر صحابہ کے نام جو یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوئے تھے	۲۰۳
	اہل بحرین کا ارتداد	
۵۸	بحرین کے قبیلہ بکر اور عبد القیس کا ارتداد اور جارود کے سبب سے عبدالقیس کا مسلمان ہونا۔	۱۰۵
۵۹	بحرین کے مشرکین اور مرتدین کا مسلمانون کو محصور کرنا اور انکا ابوبکر سے مدد مانگنا۔	//
۶۰	حضرت ابوبکر کا علار کو مرتدین بحرین کے دفعیہ کے لئے بھیجنا	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	اور بے آب و دانہ بیابان مین سے اون کا گذر	۱۰۷
۶۱	علاء کا حملہ ہجر پر اور وہان سے مسلمانون کو چھڑانا اور شنمیز کو قتل کرنا۔	۱۰۹
۶۲	علاء کا سمندر کو پایاب عبور کرکے دارین پر قبضہ کرنا۔	۱۱۱
۶۳	ایک راہب کا اسلام لانا	۱۱۳

عمان اور مہرہ والون کا ارتداد

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۶۴	مذکورہ لڑائیون کی تاریخ اور خالد کی فتح ربیعہ پر	۱۱۳
۶۵	حضرت ابوبکر کا لقیط کے دفعیہ کے لئے حذیفہ اور عرفجہ اور عکرمہ کو جیفر اور عیاذ کی مدد کے واسطے بھیجنا اور عمان کی فتح	۱۱۴
۶۶	عکرمہ کا مخریت کو مسلمان کرنا	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	اور مصبح کو شکست دیکر مہرہ مین اسلام پھیلانا۔	۱۱۶

یمن کا ارتداد

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۶۷	عک اور اشعریین کا ارتداد اور عتاب اور عثمان کا جندب اور محمد حمیضہ کو شکست دینا	۱۱۷
۶۸	طاہر کا عک کو شکست دینا اور نجران والون کے معاہدہ کی تجدید اور بجیلہ کے فساد کا فرو ہونا۔	۱۱۸

یمن کا مکرر ارتداد

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۶۹	قیس کا مرتد ہوکر دادویہ کو قتل کرنا اور فیروز و جشنس کا بچکر نکل جانا	۱۱۹
۷۰	فیروز کو عقیل اور عک سے مدد ملنا اور فیروز کا قیس کو شکست دینا	۱۲۱

نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۷۱	فردہ کا اسلام اور عمرو کا ارتداد اور عکرمہ اور مہاجر کا مرتدین کے دفعیہ کو جانا اور قیس اور عمرو کا گرفتار ہو کر پھر مسلمان ہونا	۱۲۲
	حضرموت اور کندہ کا ارتداد	
۷۲	مہاجر سے رسول اللہ کی ناراضی اور پھر اوسے کندہ پر عامل مقرر کرنا	۱۲۴
۷۳	کندہ کا حضرموتیوں سے بار برداری کے اونٹ طلب کرنا اور ایسے فساد اٹھنا۔	۱۲۵
۷۴	زیاد کے ایک اونٹنی صدقہ میں پکڑ لینے کی وجہ سے بنی معاویہ کا ناراض ہو کر صدقہ دینے سے انکار کرنا۔	۱۲۶
۷۵	زیاد کا بنی معاویہ پر شبخون مارنا اور چار دن ملوک ملعونہ کا قتل	۱۲۸

نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۷۶	اشعث کا نجیر میں پناہ گیر ہونا اور معاہدہ کرکے دروازہ قلعہ کو کھول دینا اور مسلمانوں کا قلعہ کو فتح کرنا۔	۱۲۹
۷۷	مہاجر کا اشعث کو باندھکر ابوبکر کے پاس بھیجدینا اور ابوبکر کا اوسے چھوڑ دینا اور عکرمہ کے ساتھیوں کی غنایم میں شرکت۔	۱۳۱
۷۸	حضرت عمر کا عربوں کو لونڈی غلام بنانے سے آزاد کرنا۔	۱۳۴
	سنہ ۱۲ ہجری	
	خالد بن الولید کا عراق کو جانا اور حیرہ کی صلح	
۷۹	حضرت خالد کا حملہ حدود فارس پر اور بانقیا اور باروسما اور الیس اور حیرہ والوں کی اطاعت۔	۱۳۵

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
٨٠	مثنے عیاض اور خالد کی فرزانگی حضیر کوا ورہرمز کا مقابلہ پر آنا	١٣٦
٨١	خالد کا کاظمہ مین پہونچنا اور ہرمز کو قتل کرنا اور اہل فارس کی شکست -	١٣٨
٨٢	ابلہ کی فتح اور سواد مین اختلاف اور حصن المراۃ پر قبضہ اور مسلمانون کا کاشتکارون سے سلوک	١٣٩
	وقعۃ المثنی	
٨٣	قارن کا ہرمز کی مدد کو آنا اور قارن اور قباد اور انوشجان کا قتل اور فارسوالون کی شکست	١٤٠
	وقعۃ الولجہ	
٨٤	خالد کی اندرزغر سے ولجہ مین لڑائی اور بطین کی فوج نکلنے پر مسلمانون کی فتح -	١٤١
	وقعہ الیس جو فرات کے کنارہ ایک مقام ہے	
٨٥	عرب کے نصرانیون کا اہل فارس کو خالد کے برخلاف بلانا - اور جابان کا الیس مین آکر فوج جمع کرنا -	١٤٣
٨٦	لشکر کا جابان کی صلح کو نہ ماننا اور خالد کا حملہ اور مسلمانونکی فتح اور عربون کا روٹیون کو نہ پہچاننا -	١٤٤
٨٧	خالد کا امغیشیا کو غارت کرنا اور حضرت ابوبکر کی زبان سے خالد کی تعریف -	١٤٦
	فرات بادقلی کی لڑائی اور حیرہ کی فتح	
٨٨	خالد کا حملہ حیرہ پر اور فرات	

نمبر مضمون	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	باد قلی کا قتل اور آزادیہ کا بھاگنا اور حیرہ والون کا لڑائی ملتوی کرنا	۱۴۶
۸۹	عمرو بن عبد المسیح کا ایلچی ہوکر آنا اور اوسکی گفتگو خالد سے۔	۱۴۸
۹۰	کرامہ بنت عبد المسیح کا شویل کو دیا جانا اور اوسکا آزاد ہونا	۱۵۰
۹۱	حیرہ والون پر جزیہ کی تعداد وغیرہ	۱۵۱

حیرہ کی فتح کے بعد کا حال

نمبر مضمون	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۹۲	خالد کا سرحدی انتظام اور زمیندارون کی اطاعت۔	۱۵۲
۹۳	خالد کا خط اہل فارس کو اور فرخ زاد کا کارپرداز مقرر ہونا۔	″
۹۴	جریر بن عبد اللہ البجلی کا خالد کے پاس آنا۔	۱۵۴

انبار کی فتح

نمبر مضمون	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۹۵	انبار کا محاصرہ اور شیرزاد کا قلعہ خالی کرنا اور انبار اور کلواذی کی فتح	۱۵۴

عین التمر کی فتح

نمبر مضمون	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۹۶	خالد کی روانگی عین التمر کو اور عقہ کا مہران سے خالد کی لڑائی کی اجازت لینا۔	۱۵۵
۹۷	عین التمر کی فتح اور عقہ کا قتل اور سیرین نصیر اور حمران۔	۱۵۶

دومۃ الجندل کا واقعہ

نمبر مضمون	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۹۸	عیاض کا خالد سے مدد مانگنا اور خالد کا دومۃ الجندل کو جاکر فتح کرنا۔	۱۵۷
۹۹	زرمہر اور روزبہ فارسیون اور ہذیل اور ربیعہ عربون کا خالد کے برخلاف اٹھنا۔	۱۵۹

نمبر شمار	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	جنگ حصید و خنافس	
۱۰۰	زرمہر اور روزبہ کا قتل اور حصید و خنافس پر مسلمانون کا قبضہ	۱۶۰
	جنگ مضیح	
۱۰۱	خالد کا حملہ ہذیل پر اور عبد العزی اور حرقوص کا قتل اور حضرت عمر کی ناراضی خالد سے۔	۱۶۱
	ثنی اور زمیل کی لڑائی	
۱۰۲	خالد کا ربیعہ اور عتاب پر شبخون مارنا اور ثنی اور زمیل پر قبضہ	۱۶۳
	جنگ فراض	
۱۰۳	خالد کا حملہ رومیون پر اور رومیون فارسیون و تغلب اور ایاد اور نمر قبائل کا اونسے لڑنا اور مسلمانون کی فتح۔	۱۶۴
۱۰۴	خالد کا حضرت ابوبکر کے بلا اجازت حج کرنا اور اصحاب ذات السلاسل۔	۱۶۶
۱۰۵	سوق بغداد مسکن قطربل تل عقرقوف اور بادوریا پر تاخت	۱۶۷
۱۰۶	متفرق حوادث	"
	سنہ ۱۳ ہجری	
	فتوح الشام کا بیان	
۱۰۷	خالد بن سعید کا شام کی طرف روانہ ہونا۔	۱۶۸
۱۰۸	خالد بن سعید کا شام کے عربون کو متفرق کرنا اور باہان سے لڑنا۔	۱۶۹

نمبر باب	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۰۹	حضرت ابوبکر کا شام پر فوجین بھیجنا اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان اور ابوبکر کی نصائح۔	۱۷۰
۱۱۰	ابو عبیدہ کا تقرر شام پر اور ابو امامہ کا عربہ اور داسن مین رومیون پر تاخت کرنا اور خالد بن سعید کی شکست اور شرجیل اور معاویہ کی روانگی شام کو۔	۱۷۲
۱۱۱	ہرقل کی فوجون کی کثرت کو دیکھکر مسلمانون کا یکجا جمع ہونا	۷۶
۱۱۲	مسلمانون اور رومیون کے لشکرگاہ اور رومیون کی مسلمانون کی تانس کے لئے لڑائی مین دیر کرنا	۱۷۷

خالد بن الولید کی روانگی عراق سے شام کو

نمبر باب	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۱۳	خالد بن الولید کو شام کے جانیکا حکم اور اونکی فوج۔	۱۷۸
۱۱۴	خالد کی روانگی شام کو اور حدود سے اور مضیح کی غارت اور قراقر سوی کو رافع کے ساتھ جانا	۱۷۹
۱۱۵	خالد کی قریتین حوارین قصم اور مرج راہط پر تاخت اور اون کا عقاب رایت۔	۱۸۲
۱۱۶	خالد کا حدود شام مین داخل ہوکر بصری کو فتح کرنا اور رومیون سے اول لڑائی۔	۱۸۳

جنگ یرموک

نمبر باب	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۱۷	فریقین کے فوجونکی تعداد وغیرہ	۱۸۴
۱۱۸	امرای فوج اسلام کا ایک دوسرے کے ماتحت نہ ہونا اور خالد کی رائے کے بموجب	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
	سب امرا کا اونکو امیر الامرا یا سپہ سالار بنانا۔	۱۸۵
۱۱۹	فریقین کی صف بندی اور خالد کی جرأت دلانیوالی باتین	۱۸۷
۱۲۰	لڑائی کا آغاز اور حضرت ابوبکر کے مرنے کی خبر۔	۱۸۸
۱۲۱	جرجہ رومی کا خالد کے ہاتھہ پر اسلام لا کر مسلمانون مین شامل ہو کر رومیون سے لڑنا	۱۸۹
۱۲۲	گھمسان کی لڑائی اور آخر کار مسلمانون کی فتح۔	۱۹۰
۱۲۳	عکرمہ اور اونکے بیٹے عمرو کی شہادت اور عبد اللہ بن الزبیر سے کی ایک روایت ابوسفیان کی نسبت۔	۱۹۲
۱۲۴	شکست کی خبر سنکر ہرقل کا اپنی حفاظت کا بندوبست کرنا۔	۱۹۳
۱۲۵	بعض شہدائے یرموک کے نام	//

مثنی بن حارثہ کا حال عراق مین

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۲۶	مثنے کی طرف ہرمز جادویہ کا آنا اور شہریران کا بادشاہ ہونا اور مرنا اور مثنی کی اور اوسکی مراسلت اور مثنے کا ہرمز کو شکست دینا۔	۱۹۴
۱۲۷	فارس پر دخت زنان کی حکومت ومعزولی پھر شاپور کی حکومت اور پھر آزرمی دخت کا شاہ ہونا اور فرخ زاد کو قتل کرکے بادشاہ بننا	۱۹۵
۱۲۸	مثنے کا حضرت ابوبکر کے پاس آنا اور مدد کی درخواست کرنا اور حضرت ابوبکر کا عمر سے اوسکی وصیت کرنا	۱۹۶

جنگ اجنادین

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
۱۲۹	جنگ اجنادین اور مسلمانون کی	

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
١٣٠	فتح اجنادین اور جنگ یرموک کی تاریخ اجنادین کی لڑائی کے بعض شہدا کے نام۔	١٩٨ ، ١٩٩

حضرت ابوبکر کی وفات

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
١٣١	حضرت ابوبکر کی وفات اور تجہیز و تکفین	٢٠٠
١٣٢	حضرت عمر کا نوحہ کو منع کرنا اور ابوبکر کا حلیہ اور اونکے ماں باپ اور اہل عیال	٢٠٢

حضرت ابوبکر کے قضاۃ عمال اور کتاب

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
١٣٣	ابوبکر کے عمال وغیرہ کے نام اور اونکی مہر اور ابو قحافہ کی موت	٢٠٤

ابوبکر کے بعض حالات اور اونکے مناقب

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
١٣٤	رسول اللہ کا ابوبکر کی تعریف کرنا اور اونکی خلافت کی طرف اشارہ اور ابوبکر کا اپنا مال فی سبیل اللہ خرچ کرنا	٢٠٥
١٣٥	علی کا ابوبکر کو لڑائی سے روکنا اور ابوبکر کا مسلمانوں پر اپنا مال خرچ کرنا اور تقسیم علی السویہ	٢٠٦
١٣٦	ابوبکر کے بیت المال کا خالی ہونا اور اونکا محتاجوں کی خدمت کرنا اور عائشہ کو تقسیم میراث کی وصیت اور نفقہ کا بچا ہوا بیت المال میں واپس کرنا۔	٢٠٧
١٣٧	ابوبکر کی بی بی کی خواہش لوے کیلیے اور اونکا نفقہ کم کیا جانا۔	٢٠٩
١٣٨	حضرت ابوبکر کا بکریاں چرانا اور دودھ دوہنا اور تجارت چھوڑکر بیت المال سے نفقہ لینا اور اوسکا واپس کرنا	٢١٠

حضرت ابوبکر کا حضرت عمر ابن الخطاب کو خلیفہ مقرر کرنا

نمبر سلسلہ	خلاصہ مضمون	نمبر صفحہ
١٣٩	عبدالرحمن اور عثمان کے مشورے سے حضرت ابوبکر کا خلافت کیلیے حضرت عمر کو منتخب کرنا	٢١٢
١٤٠	ابوبکر کا عثمان کے ہاتھ سے عہدنامہ خلافت عمر کیلیے لکھوانا اور جلسۂ عام میں سے پڑھوانا	٢١٣
١٤١	حضرت ابوبکر کی آخری وصایا حضرت عمر کو	٢١٥

تمت

خلافت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۱ حضرت عمر کی بیتابانہ باتین اور حضرت ابوبکر کا اون کو اور سب لوگون کو سمجھانا

جس وقت رسول اللہ کا انتقال ہوا ہے تو حضرت ابوبکر اوسوقت سنح مین تھے۔ اور حضرت عمر رسول اللہ کے پاس موجود تھے۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا حضرت عمر اس غم وغصہ مین بیتاب ہوکر اوٹھے۔ اور نکل کر کہنے لگے۔ کہ منافق لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا۔ واللہ وہ ہرگز مرے نہین ہین بلکہ وہ ایسے ہی اپنے رب کے پاس چلے گئے ہین جیسے موسی بن عمران چلے گئے ہین۔ واللہ وہ لوٹ کر پھر آئین گے۔ اور جو لوگ اون کو مرا بتاتے ہین اون کے ہاتھ اور پیر قطع کرین گے۔

اسی مین رسول اللہ کی وفات کی خبر سنکر حضرت ابوبکر دوڑتے ہوے آئے

اور عمر بہی گفتگو کر رہے تھے اونہون نے جاکر رسول اللہ صلعم کو دیکھا۔ وہ بی بی عایشہ کے حجرہ مین ایک گوشہ مین کپڑے سے ڈھکے ہوے تھے۔ ابوبکر نے آپ کا چہرہ کہول کر دیکھا۔ اور کہا آپ پر سے میرے مان باپ قربان ہون۔ آپ زندگی مین اچھے تھے اور اب مرنے کے بعد بھی اچھے ہین۔ جو موت کہ اللہ تعالی نے آپ کی تقدیر مین لکھی تھی وہ توآپ کو نصیب ہوگیی۔ پہر منہ کو کپڑے سے ڈہک دیا۔ پہر باہر نکل کر آئے۔ دیکھا تو عمر وہی باتین کہہ رہے تھے۔ ابوبکر نے اون سے کہا کہ چپ رہو۔ یہ کیا باتین کرتے ہو۔ مگر وہ ایسے جوش اور غصہ مین بیتاب تھے کہ اونہون نے کچھہ نہ سنا۔ اور اپنی کہے گئے۔ حضرت ابوبکر لوگون کے سامنے آئے۔ اور بولنے لگے۔ جب مخلوق نے ابوبکر کو بولتے دیکھا تو حضرت عمر کو چھوڑ کر سب لوگ اون کے پاس کو چلے گئے۔ حضرت ابوبکر نے پہلے تو اللہ تعالی کی حمد وثنا کی۔ پہر کہا بہائیوا جو شخص کہ محمدؐ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمدؐ تو مر گئے (اوسکا دین بھی مرگیا) لیکن جو لوگ کہ اللہ تعالی کی پرستش کرتے ہین سو وہ اللہ حی لایموت ہے۔ وہ کبھی نہین مرے گا (اوس کا دین بھی زندہ ہے) پہر یہ آیت پڑہی۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئا وسیجزی الله الشاکرین (اور محمد صلعم اس سے بڑہ کر اور کیا ہین کہ خدا کے ایک رسول ہین اور بس۔ اون سے پہلے اور بھی بہت رسول ہو گزرے ہین۔ کیا محمد صلعم مر جائین یا مارے جائین تو تم ا[illegible]

پیرون کفر کی طرف پھر لوٹ جاؤ گے - اور جو الٹے پیرون کفر کی طرف لوٹ جائے گا
وہ خدا کا تو کچھ بھی نہ بگاڑ سکے گا اور جو لوگ اسلام کی نعمت کا شکر کرتے ہین اون کو
خدا عنقریب جزائے خیر دیگا) جس وقت ابوبکر نے یہ باتین کہین اور یہ آیت پڑھی
تو لوگون کی اوس وقت یہ حالت ہوگئی - کہ گویا یہ آیت ابوبکر سے ہی سنی تھی پہلے
سنی ہی نہ تھی (یعنی سب کے خیال مین خوب جم گئی) اور حضرت عمر کہتے ہین - کہ جب
یہ بات مین نے سنی تو حیرت سے مجھ پر سکتہ کا عالم ہوگیا اور پیر کانپنے لگے یہانتک کہ
مجھ مین کھڑے رہنے کی طاقت نہ رہی - اور زمین پر گر پڑا - اور مجھے معلوم ہوگیا
کہ رسول اللہ صلعم بیشک مر گئے -

۴ رسول اللہ کی وفات پر مکہ والون کا ارتداد کی طرف مائل ہونا اور سہیل بن عمرو کا انھین سمجھانا

جب رسول اللہ صلعم کی وفات ہوگئی - اور اسکی خبر مکہ مین پہونچی جہان پر کہ رسول اللہ کی طرف سے
عتاب بن اسید بن ابی العاص بن امیہ عامل تھے تو اونھون نے اس خبر کو چھپایا -
مگر یہ خبر کب چھپنے والی تھی - سب جگہ مشہور ہوگئی اور مکہ مین گڑبڑ مچ گئی - اور
یہ نوبت پہونچ گئی - کہ وہان کے باشندے مرتد ہونے کے قریب ہوگئے یہ حالت
دیکھکر سہیل بن عمرو خانہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہوے - اور اونھین چلا کر پکارا
کہ جس سے سب لوگ جمع ہوگئے - پھر اونھون نے کہا - ارے مکہ والو - تم ایسے
نہ ہو کہ سب سے پیچھے تو ایمان لائے اور سب سے پہلے مرتد ہوجاؤ - واللہ یہ امر
(یعنی دین اسلام کا معاملہ) تمام اور کامل ہونے والا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا تھا - مجھے یاد ہے کہ ایک روز وہ تن تنہا اسی جگہ جہان مین کھڑا ہون
کھڑے فرما رہے تھے کہ تم لوگ لا الہ الا اللہ کہو تمام عرب تمھارے روبرو سر

جھکا دینگے - اور تمام عجم تمہین جزیہ دینگے - واللہ تم لوگ کسریٰ اور قیصر کے خزانہ فی سبیل اللہ خرچ کروگے اوسوقت لوگ کوئی کوئی تو اونکی بات سچ سمجھتے تھے اور کوئی کوئی ہنستے تھے اس مین سے ایک حصہ تو تم دیکھ چکے کہ سچ ہوگیا - واللہ جو حصہ اوسکا باقی رہا ہے - وہ بھی تم ضرور دیکھ لوگے -

اس گفتگو کا یہ اثر ہوا کہ لوگ مرتد ہونے سے رہ گئے - جس وقت کہ سہیل بن عمرو بدر کی لڑائی مین گرفتار ہوے تھے تو یہی پیشین گوئی تھی جو رسول اللہ نے اونکی نسبت حضرت عمر سے بیان کی تھی - جس کا ذکر اوپر آچکا ہے -

حدیث سقیفہ بنی ساعدہ اور ابوبکر حضرت رضی اللہ عنہ کی خلافت

۴۳ سقیفہ بنی ساعدہ مین حضرت ابوبکر کی بیعت اور بعض لوگون کی تاخیر

جب رسول اللہ صلعم کی وفات ہوگئی - تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوے کہ سعد بن عبادہ سے بیعت کرین - اور اونہین خلیفہ رسول اللہ بنائین (سقیفہ ایک چبوترہ کو کہتے ہین جس پر کچھ سائبان ڈال لین اور ساعدہ ایک قبیلہ کا نام ہے - سقیفہ بنی ساعدہ سے مراد بنی ساعدہ کی چوپال ہے) جب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی تو وہ انصار کے پاس گئے - اور حضرت عمر اور ابوعبیدۃ بن الجراح کو بھی ہمراہ لے گئے اور اون سے جاکر کہا کہ تم لوگ یہ کیا کرتے ہو (خلافت قریش مین ہونا چاہیئے) اونہون نے کہا کہ ایک امیر ہم (انصار) مین سے ہو اور ایک امیر تم (قریش) مین سے ہو - حضرت ابوبکر نے کہا کہ (یہ بات ٹھیک نہین ہے کہ دو شخص امیر ہون معاملات اس طرح درست نہین رہ سکتے - ایک ہی شخص امیر ہونا چاہیئے) ہم (مہاجرین)

ہین سے امیر ہون اور تم (انصار) ہین سے وزیر ہوا کرین۔

پہر حضرت ابوبکر نے کہا۔ کہ مین تو عمر اور ابوعبیدہ امین الامت مین سے کسی ایک سے راضی ہون۔ چاہیے ان مین سے کسی کو خلیفہ بنا دو۔ حضرت عمر نے کہا۔ کہ تم مین کون ایسا ہے جو اوس شخص کے قدمون کے پیچہے رہنے سے خوش ہو جنہین رسول اللہ صلعم نے خود آگے کیا ہے۔ اور یہ کہکر حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے بیعت کرلی۔ اور اور لوگون نے بھی بیعت کرلی۔

انصار نے کہا یا یون کہو بعض انصار نے کہا کہ ہم تو بجز علی کے اور کسی کی بیعت نہ کرین گے۔ راوی کہتا ہے۔ کہ علی اور بنی ہاشم اور زبیر اور طلحہ نے حضرت ابوبکر کی بیعت نہ کی۔ اور زبیر نے کہا کہ مین تلوار اوسوقت تک میان مین نہ کرون گا۔ جب تک کہ لوگ علی سے بیعت نہ کرلین۔ حضرت عمر نے کہا کہ اوسکی تلوار چہین لو۔ اور اوس کے پتھر مارو۔ پہر حضرت عمر آئے۔ اور اون سب سے بیعت کرالی۔ ایک روایت مین یہ بھی ہے۔ کہ جب حضرت علی نے سنا کہ لوگون نے حضرت ابوبکر سے بیعت کی ہے تو نہایت جلدی سے باہر نکلے۔ کہ قمیص کے سوا اون کے بدن پر ازار اور چادر بھی نہ تھی۔ اور آکر بیعت کرلی۔ بعد ازان ازار اور چادر منگا کر پہنے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ امیر المومنین نے حضرت ابوبکر سے چھ مہینے کے بعد بیعت کی ہے۔ واللہ اعلم (امیر المومنین سے مراد حضرت علی ہین۔ یہ لقب حضرت عمر نے اپنے واسطے اختیار کیا تھا۔ مگر شیعہ لوگ حضرت علی کو اکثر اسی لقب سے پکارا کرتے ہین)

۴ ابوسفیان کا حضرت علی کو خلافت کیلئے آمادہ کرنا مگر اونکا انکار کرنا	کہتے ہین کہ جب لوگ حضرت ابوبکر کی بیعت پر مجتمع ہوگئے

اور اون سے بیعت کرنے لگے - تو ابوسفیان یہ کہتے ہوئے آئے - کہ یہ گڑبڑی جو مین دیکھتا ہون اے آل عبد مناف بغیر خون کے فرو ہوتی ہوئی معلوم نہین ہوتی تمہارے امور اور معاملات مین ابوبکر کو کیا دخل ہے - وہ دو نو ضعیف اور ذلیل علی اور عباس کہان گئے - قریش کے ایک ادنی اور اقل حی مین اس امر خلافت کا کیا حال ہو رہا ہے - پہر حضرت علی سے کہا کہ اپنا ہاتھ پہیلا مین تجھ سے بیعت کرتا ہون - واللہ اگر تو چاہے تو تمام مدینہ کو سوار اور پیدلون سے بہرے دیتا ہون - حضرت علی علیہ السلام نے اس بات کو نہ مانا (علی کے لئے بجائے رضی اللہ عنہ کے علیہ السلام کہنا جو انبیا کے لئے مخصوص ہو گیا ہے شیعون کے یہان مروج ہے) اور انہون نے پہر یہ شعر متلمس کا پڑہا -

ولن يقيم على خسف يراد به		إلا الأذلان عير الحي والوتد

اگر کسی ظلم کا ارادہ کسی پر کیا جائے تو اوس کا تحمل بجز دو ذلیلون کے اور کوئی نہین کرتا ہے ایک تو کسی حی کی بار برداری کے جانور ہین دوسری خیمہ کی میخ

هذا على الخسف مربوط برمته		وذا يشج فلا يبكي له أحد

یہ جانور تو بیچارہ مجبور گلے سے طرح رسی سے بند ہے ہانکے چلتے ہین اور میخ بھی ایسی ہی ہے کہ اوسکا سر کچلتے ہین مگر اوس پر کوئی بھی نہین روتا ہے

اس پر حضرت علی نے اونہین جہڑک دیا - اور کہا - کہ اس سے تمہارا یہ ارادہ ہے کہ فتنہ برپا کرو - واللہ تم نے اسلام کے برخلاف مدتون جھگڑے اٹھائے مجھے آپ کی نصیحت کی کوئی حاجت نہین ہے (حقیقت مین بات یہ ہے کہ ابوسفیان ایک ایسے شخص تھے کہ اونکی عرب مین خوب چلتی تھی - اور اون کے مقابلہ مین کوئی ایسا نہ تھا کہ ٹھہر سکتا - مگر اون کی قدرت ایزدی اور نبوت کے روبرو کچھ

نہ چل سکی۔ اور اون کو اسلام کے روبرو سر جھکانا پڑا۔ اور اب امر خلافت ایسے ہاتھون مین چلا گیا تھا۔ کہ جو ابو سفیان سے بھی زیادہ دانشمند اور سرچشمۂ نبوت کے بہت نزدیک یافتہ تھے۔ اگر ابو سفیان اسلام مین پیچھے نہ رہ جاتے تو نبوت کے بعد خلافت اونہین کا حصہ تھا۔)

۵ خزرج کا سعد کو خلافت کے لئے تجویز کرنا اور عمر کا ابو بکر کو انصار مین لیجانا اور خلافت پر انصار اور مہاجرین کی بحث اور خباب کی مخالفت مہاجرین سے اور بشیر کی تائید سے ابو بکر کا خلیفہ ہونا۔

ابن عباس کہتے ہین کہ مین عبد الرحمٰن بن عوف سے قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ اسی مین حضرت عمر حج کو تشریف لے گئے۔ اور ہم بھی اون کے ساتھ حج کو گئے۔ وہان مجھ سے عبد الرحمٰن نے کہا۔ کہ مین امیر المومنین کے پاس منی مین گیا تھا۔ وہان اون سے ایک شخص نے کہا۔ کہ مین نے فلان شخص کو یہ کہتے سنا ہے کہ اگر حضرت عمر کا انتقال ہو جائے تو مین فلان شخص سے بیعت کرون گا۔ اس پر حضرت عمر نے کہا۔ کہ آج شام کو مین لوگون کے سامنے خطبہ کرونگا اور اونہین ایسے شخصون سے پرہیز کرنے کو کہون گا۔ کہ جو لوگون سے اون کے امر (خلافت) کو غصب کرنا چاہتے ہین۔ عبد الرحمٰن کہتے ہین کہ مین نے اون سے کہا امیر المومنین یہ حج کا موسم ہے ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہین۔ اور ایک بڑا غوغا ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگ آپ کی مجلس مین کثرت سے آتے رہتے ہین۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس مقام پر آپ کے الفاظ کہین لوگ اونہین محفوظ اور یاد نہ رکھہ سکین اور اونہین کچھ کا کچھ کہہ کر اڑادین۔ آپ کو چاہئے کہ مدینہ مین جانے تک ٹھہر جائین۔ اور وہان جب خاص رسول اللہ کے اصحاب اکٹھے ہون تو آپ اون سے

وہ باتین کہین جو آپ کہنا چاہتے ہین۔ وہ آپ کی باتون کو یاد رکہین گے۔ اور اوسکا ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھین گے۔ حضرت عمر نے اس رائے کو پسند کیا۔ اور کہا واللہ مین جس وقت مدینہ پہونچونگا تو سب سے پہلے یہی کام کرونگا۔

ابن عباس کہتے ہین کہ جب مین مدینہ آیا۔ تو جمعہ کے روز مجھے عبدالرحمن کی گفتگو یاد ہوئی۔ اور مین نے دیکہا کہ جب حضرت عمر منبر پر تشریف لے گئے۔ تو اونہون نے پہلے اللہ تعالی کی حمد وثنا کی۔ اور پھر رجم کا اور کچھہ منسوخات قرانی کا ذکر کرنیکے بعد فرمایا۔ کہ مین نے آپ لوگون مین سے ایک شخص کو کہتے ہوے سنا ہے۔ کہ اگر امیرالمومنین مرجائین تو مین فلان شخص سے بیعت کرونگا سو جو لوگ کہتے ہین کہ ابوبکر کی بیعت ایک فتنے کے طور پر ہوئی تھی وہ دہوکے مین نہ رہین۔ فی الواقع وہ تھی تو ایسی ہی۔ لیکن اللہ تعالی نے اوسے فتنہ سے محفوظ رکھا۔ یہ تو تم لوگ خوب جانتے ہو کہ ابوبکر کے مثل ہم مین ایسا کوئی نہین ہے جس کی طرف سب کی گردنین اٹھتی ہین۔ اور اونکو چھوڑکر بڑے بڑے لوگ اوسکی طرف مائل ہوتے ہون جسوقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو وہ ہم سب مین بہتر اور بڑے تھے۔ تب بھی علی اور زبیر نے ہم سے تخلف کیا اور بی بی فاطمہ کے گھر مین ہم سے مخالفت کی۔ اور انصار بھی ہم سے الگ ہوگئے مہاجرین نے ابوبکر کی طرف رجوع کیا۔ اوسوقت مین نے اون سے کہا۔ کہ چلو ہم اپنے انصار بھائیون کے پاس چلین۔ چنانچہ ہم اون کی طرف گئے۔ راستہ مین ہمین انصار کے دو صالح آدمی ملے۔ ایک کا نام عویم بن ساعدہ تھا۔ اور دوسرے کا معن بن عدی اونہون نے ہم سے کہا لوٹ جاؤ اور اپنے معاملہ کا فیصلہ اپنے آپسمین جاکر کرلو

حضرت عمر کہتے ہین کہ پھر ہم انصار کے پاس گئے۔ وہ اوسوقت بنی ساعدہ کے سقیفہ مین مجتمع تھے۔ اور اون کے درمیان ایک شخص کپڑون مین لپٹا ہوا بیٹھا تھا۔ مین نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ کہا سعد بن عبادہ ہین۔ اور کچھہ بیمار ہو رہے ہین۔

اس پر ایک اون مین سے اٹھا اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کی۔ اور پھر کہا ہم انصار ہین اور اسلام کے لشکر ہین۔ اور اے معشر قریش تم لوگ ہمارے درمیان رہتے ہو۔ تمہاری قوم کے کچھہ لوگ ہمارے پاس چلے آئے تھے۔ مگر اب وہ ہم سے ہماری حکومت کو ہی غصب کرنے لگے۔

پھر جب وہ خاموش ہوگیا۔ تو مین نے جو چند باتین اپنے دل مین سوچ رکھی تھین کہ ابو بکر سے پہلے اونہین بیان کرونگا اون کے کہنے کا ارادہ کیا۔ جبھی مین نے چاہا کہ کچھہ کہون کہ ابو بکر نے مجھے کہا ذرہ ٹہیرو۔ اور خود اٹھے۔ اور اللہ تعالی کی حمد وثنا کے بعد وہ سب باتین بیان کردین جو مین نے اپنے دل مین سوچی تھین بلکہ اون سے بھی بہتر طریق پر بیان کیا اور کہا ای معشر الانصار جو تم اپنی فضیلت کا ذکر کرتے ہو بیشک تم ایسے ہی ہو۔ اس مین کوئی کلام نہین ہے۔ لیکن عرب لوگ اس امر خلافت کا مستحق قریش کو سمجھتے ہین وہ عرب مین اپنے مقام اور نسب کے لحاظ سے بڑے شریف ہین پھر اونہون نے میرا اور ابو عبیدہ بن الجراح کا ہاتھہ پکڑا۔ اور کہا کہ مین تو بیعت کے لئے ان دونو مین سے کسی سے راضی ہون۔ واللہ ابو بکر نے جتنی باتین کہی تھین اون مین سے مین نے کسی بات کو بجز اس کے مکروہ نہ جانا۔ مین اس بات

کو اس قدر برا سمجھتا ہون - کہ اگر میری کسی ایسی بات پر گردن بھی مار دیجائے جس سے مین گناہ مین ماخوذ نہ ہوؤن تو مین اُسکو اس سے بہتر سمجھتا ہون کہ اوس قوم پر مین امیر مقرر کیا جاؤن جن مین ابو بکر بھی موجود ہون -

پھر جب ابو بکر اپنی بات پوری کہہ چکے - تو انصار مین سے ایک شخص اُٹھکر کہنے لگا - کہ اَنَا جُذَیْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّب (مین اس معاملہ مین ایک جُذَیل محکک اور عُذَیق مُرَجّب کی طرح ہون - جُذَیل اور عُذَیق تصغیر تعظیم کے صیغہ ہین جُذَیل اوس چھوٹے سے لکڑ کو کہتے ہین جو شتر خانہ مین کھڑا کر دیا کرتے ہین کہ خارش والے اونٹ اوس سے اپنی خارش کھجا کر اور بدن کو رگڑ کر تشفی کر لیا کرین - اور عذیق کھجور کے اوس چھوٹے سے درخت کو کہتے ہین جو میوہ سے بھرا ہوا ہو اور محکک اور مرجب باب تفعیل سے مفعول کے صیغہ ہین - محکک وہ لکڑی جس سے کھجا وین اور مرجب وہ درخت جو کسی لکڑی کے سہارے کھڑا ہو - مطلب یہ ہے کہ مین ایک ایسا شخص ہون جسکی رائے معاملات مین کافی ہے اور) اسی سے جو رائے مین دیتا ہون اوس کو ماننا چاہیئے - وہ یہ ہے کہ ایک امیر تم مین سے ہو اور ایک امیر ہم مین سے مقرر کیا جائے -

اس پر آوازین بلند ہوئین اور شور و غوغا ہونے لگا - جب مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہین خلاف نہ پڑ جائے - تو مین نے ابو بکر سے کہا کہ ہاتھ پھیلاؤ مین تم سے بعیت کرتا ہون - اونہون نے ہاتھ پھیلایا اور مین نے اونکی بعیت کی - پھر اور لوگون نے بھی اون سے بعیت کی -

پھر ہم نے سعد بن عبادہ کو پامال کر ڈالا۔ اس پر کسی نے اون مین سے کہا
کہ تم نے سعد کو قتل کر دیا۔ مین نے کہا اللہ تعالی نے سعد کو قتل کیا۔ اللہ مبر کے
نزدیک تو ابو بکر سے کوئی شخص بھی بیعت کے لئے بہتر اور قوی نہین ہے۔ مجھے
اس امر کا خوف ہوا۔ اگر مین لوگون کو ایسی حالت مین چھوڑ جاؤن۔ اور اسوقت
بیعت کا معاملہ طے نہ ہو۔ تو وہ ایسا نہین کہ کہین ہمارے پیچھے کسی سے بیعت
کر بیٹھین۔ اسوقت یا تو ہم کو اپنی مرضی کے خلاف اونکی اطاعت کرنا پڑے گی
یا یہ ہوگا کہ ہم اون سے مخالفت کرین گے۔ اگر ہم نے مخالفت کی تو ضرور فساد ہوگا

ابو عمرۃ الانصاری بیان کرتے ہین۔ کہ جس وقت نبی صلعم نے وفات پائی
تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوے اور سعد بن عبادہ کو مکان سے نکالکر لائے
کہ اونہین اپنا امیر بنائین۔ اسوقت وہ مریض تھے۔ اونہون نے آکر اللہ تعالے
کی حمد وثنا کے بعد بیان کیا۔ کہ اے معشر انصار تم سابق الایمان اور ایسی فضیلت
والے ہو۔ کہ عرب مین کوئی ایسا شخص نہین ہے محمد صلعم اپنی قوم مین دس برس سے
زیادہ رہے۔ اور اونہین ایمان کی دعوت کرتے رہے۔ اس عرصہ مین اتنے
تھوڑے آدمی اون پر ایمان لائے کہ وہ خود اپنے پیغمبر کی حمایت نہ کرسکتے تھے
اور نہ اونہین اون کے دین کے اعزاز کی اور دفع ظلم کی طاقت تھی۔ اسی مین
اللہ تعالی نے تم کو فضیلت دینا چاہا۔ تو اوسوقت اوس نے تم پر اپنا کرم کیا
اور ایمان تمہین عطا فرمایا۔ اور تم اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لائے۔
اور اوسکی اور اوس کے اصحاب کی حمایت کی اور اوسکا اور اوس کے دین کا اعزاز
کرنے لگے۔ اور اوس کے دشمنون پر جہاد کے واسطے کمر باندھی۔ چنانچہ تم نے

اوس کے دشمنوں پر سب سے زیادہ سختی کی۔ کہ جس سے عرب لوگ طوعاً و کرہاً اللہ کے کاموں کے لئے سیدھے ہو گئے۔ اور دور دور تک اونہوں نے دبکر اطاعت اختیار کی۔ اور تمہاری تلواروں کے سبب سے عربوں نے اللہ کے رسول کے قدموں کے نیچے سر جھکا دیا۔ اب اللہ کے رسول نے وفات پائی۔ اور وہ مرتے دم تک تم سے راضی تھا۔ اس لئے چاہئے کہ کسی کو یہ کام نہ دو۔ اس کام کا تمام اختیار تمہارے ہی واسطے ہے اور کسی کا اس میں کچھ حق نہیں ہے۔ اس پر سب نے بالاتفاق جواب دیا۔ کہ تمہیں خدا توفیق دے تمہاری راے بالکل درست ہے ہم چاہتے ہین کہ یہ امر خلافت تیرے ہی ہاتھ مین دین۔ اور تجھے ہی اپنا ولی بنائین کیونکہ تو ایسا شخص ہے کہ تیرے حکم و قضا سے سب مسلمان راضی اور خوشنود ہین

پھر اونہوں نے آپس مین رد و بدل شروع کی۔ اور قریش کے مہاجرین نے اس سے مخالفت کی۔ اور کہا کہ ہم لوگ مہاجرین اور رسول اللہ کے اول اصحاب اور اون کے عشیرہ اور اولیا سے ہین۔ اس پر اون مین سے کچھ لوگ کہنے لگے۔ کہ ایک امیر ہم مین سے ہو اور ایک امیر تم مین سے ہو۔ اس کے بغیر ہم کبھی راضی ہونگے یہ سنکر سعد بن عبادہ نے کہا۔ کہ یہ بات پہلے ہی جھوٹ ہے۔ کام درست ہونا دشوار ہے

اس مین یہ خبر حضرت عمر نے سنی۔ اور نبی صلعم کے مکان کو آئے۔ جہان ابوبکر تجہیز و تکفین کے کام مین مصروف تھے حضرت عمر نے گھر مین آدمی بھیجکر ابوبکر سے کہا۔ کہ ذرہ میرے پاس باہر آؤ۔ اونہوں نے وہان سے کہلا بھیجا کہ مین تو کام مین مشغول ہون۔ حضرت عمر نے کہا کہ ایک نیا معاملہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جس مین آپ کی سخت ضرورت ہے حضرت ابوبکر یہ سنتے ہی نکل کر باہر آئے۔ تو اون سے عمر نے

یہ سارا حال بیان کیا - اور پھر دونو جلدی جلدی سقیفہ بنی ساعدہ کی طرف چلے - اور ابو عبیدہ بھی اون کے ہمراہ گئے -

حضرت عمر کہتے ہین کہ جب ہم اون کے پاس پہونچے - تو اوس سے پہلے ہی مین نے اپنے دل مین کچھہ باتین سوچ لی تھین - کہ جب مین وہان پہونچونگا تو یہ یہ کہونگا - جب مین نے چاہا کہ کچھہ کہون تو ابوبکر نے مجھ سے کہا کہ ذرہ ٹھہر اور جو باتین کہ مین نے سوچی تھین وہ سب اور بہت اچھی طرح سے بیان کردین اونہون نے اول تو اللہ کی حمد وثنا کی - اور پھر کہا کہ اللہ تعالی نے ہمارے درمیان سے اپنے رسول کو جو اپنی امت کے افعال کا شہید اور شاہد تھا مبعوث فرمایا تاکہ وہ لوگ جو کتنے ہی لکڑی اور پتھر کے معبودون کی پرستش کرتے تھے اُنہین چھوڑکر اپنے خدائے واحد کی عبادت کرنے لگین - یہ بات عربون کو نہایت ناگوار گذری کہ وہ اپنے آبا و اجداد کا دین چھوڑین - اور اس نئے مذہب کو قبول کرین - مگر خدا تعالی نے اپنے رسول کی قوم مین سے مہاجرین اولین کو یہ توفیق بخشی اور اونہون نے اوس کے رسول کی تصدیق کی اور اوسکی اقتدا کے لئے موجود ہوگئے - اور جو جو ایذائین اونکی قوم نے اونھین دین اور اوسکے تکذیب کی اسپر اونہون نے بخوبی صبر و تحمل کیا - حالانکہ اوسوقت تمام لوگ اوس کے مخالف تھے - اور شیر کی طرح اون پر حملہ کرتے تھے - مگر باوجود اُنکی قلت تعداد اور لوگون کی دشمنی کے اوس سے ہرگز جدا نہ ہوئی - اس لئے وہ ہی لوگ اُنہین سب سے اول ہین جنہون نے دنیا مین اللہ تعالی کی عبادت کی ہے - اور اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہین - اور وہ ہی اوس کے اولیا اور عشیرہ ہین اور

اوس کے بعد اس کا اختیار اپنے ہاتھ مین لینے کے لئے احق ہین۔ اس مین جو شخص
اون سے منازعت کرے وہ ظالم ہے۔ اور اے معشر انصار آپ لوگون کے
دین مین جو فضیلت ہے اور اسلام مین جو آپ لوگون نے سبقت کی ہے اوس سے
کوئی انکار نہین کرسکتا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی مرضی سے اپنے دین کا اور اپنے
رسول کا انصار تمھین بنایا ہے۔ اور اپنے رسول کی ہجرت تمھارے طرف
کرائی ہے۔ اس لئے مہاجرین اولین کے بعد ہمارے نزدیک تمھاری منزلت
کا اور کوئی شخص نہین ہے۔ اسوجہ سے ہم مین امیر ہونا چاہئین۔ اور آپ لوگون
مین سے وزیر ہونا ضرور ہین۔ چاہئیے کہ تم تمام مشورون مین شریک ہوؤ
اور کوئی کام تمھاری مشاورت بغیر نہ کیا جائے۔

اس پر حباب بن المنذر بن الجموح کھڑے ہوے۔ اور انصار سے مخاطب
ہوکر کہا۔ کہ یہ کام تمھارا ہے۔ تم اسے اپنے قبضہ مین لے لو۔ کیونکہ اور سب لوگ
تمھارے ظل حمایت مین ہین۔ کسی کی اتنی جرأت نہین ہے جو تمھارے خلاف
مین کھڑا ہو۔ لوگ تمھارے رائے بغیر کوئی کام نہین کرسکتے ہین۔ تم لوگ صاحب
عزت ہو اور تمھاری تعداد بھی بہت ہے۔ اور دلیری اور دلاوری بھی تمھارا ہی
حصہ ہے۔ لوگون کی نظرین تمھارے افعال کی طرف اوٹھتی ہین۔ چاہئیے کہ
تم آپس مین مخالفت نہ کرو۔ نہین تو تمھارے کامون مین فساد پڑ جائے گا وہ
لوگ بجز اس کے اور کچھ نہین مانتے جو اونھون نے تم کو سنا دیا ہے (اے
مہاجرین) اس لئے ہم مین سے ایک امیر ہو اور ایک امیر تم مین سے ہو۔

حضرت عمر نے کہا۔ ہرگز نہین۔ دو امیر کبھی ایک جگہ جمع نہین ہوسکتے۔

واللہ عرب لوگ اس سے کبھی راضی نہ ہون گے۔ کہ تم امیر بنائے جاؤ۔ اور نبی تم مین سے نہ ہو۔ اور اس بات سے انکار کرین گے کہ جن لوگون مین نبوت تھی وہ ہی لوگ اوس کے خلیفہ مقرر کئے جائین۔ اب جو شخص کہ ہم سے محمد صلعم کی سلطنت کو چھینے۔ تو اوس کے واسطے ہمارے پاس یہ ظاہری حجتین موجود ہین کیونکہ ہم اوس کے اولیا اور عشیرہ والے ہین۔

خباب بن المنذر نے کہا۔ اے معشر انصار تم مالک اور امیر بن جاؤ۔ اور اس شخص کی اور اوس کے ساتھیون کی باتین مت سنو۔ یہ لوگ چاہتے ہین کہ اس معاملہ خلافت مین جو تمہارا حصہ ہے اوسے چھین لین اگر تمہاری راے کو نہ مانین تو انہین اس ملک سے نکالدو۔ اور ان کامون کی ولایت پر اپنا قبضہ کر لو اس خلافت کے واسطے تمہین لوگ احق ہو۔ اس دین کی جو لوگون نے اطاعت کی ہے وہ تمہاری شمشیرون کے زور سے کی ہے۔ مین جذیل محکک اور عذیق مرجب ہون۔ اور شیرون کی جھاڑی مین شبل (شیر کے بچہ) کا باپ ہون (یعنی مین ایسا ہون کہ میری راے قابل تعمیل و پذیرائی ہے اور جو مین کہتا ہون یہی کرنا چاہئیے) واللہ اگر تم چاہتے ہو تو مین اون لوگون کی پھر وہ ہی پہلی حالت کر دونگا۔

حضرت عمر نے کہا تو خدا تجھے غارت کرے۔ خباب نے کہا مجھے نہین بلکہ خدا تجھے غارت کرے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا۔ اے معشر انصار تم لوگ وہ ہو۔ کہ جنہون نے اس دین کی سب سے اول نصرت کی ہے۔ تمہین چاہئیے کہ وہ لوگ مت بنو جنہون نے اس دین کو سب سے اول بدلا۔ اور بگاڑا ہو۔

اس پر بشیر بن سعد جو نعمان بن بشیر کے باپ تھے اٹھے اور کہا۔ اے معشر انصار میری تو یہ رائے ہے۔ کہ اگرچہ ہم مشرکین پر جہاد کرنے سے اور سابق الاسلام ہونے سے صاحب فضیلت ہین مگر اوس سے ہمارا مقصود بجز اس کے اور کچھ نہین تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کرین۔ اور اپنے نبی کی اطاعت بجا لائین۔ اور اپنی ذات کے لئے ثواب حاصل کرین۔ یہ ہمین نہ چاہیئے کہ اوسے لوگون پر ہم سربلندی کا زینہ بنائین اور دنیا کی جستجو کرین۔ یاد رکھو کہ محمد صلعم قریش سے تھے اور اونکی خلافت کے لئے اونہین کی قوم زیبا ہے۔ اور وہ ہی اولی اور احق ہے مجھے خدا کی قسم ہے کہ مین اون سے اس معاملہ مین کبھی جھگڑا نہ کرونگا۔ اللہ سے ڈرو اور تم لوگ اون سے مخالفت نہ کرو۔

پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ یہ عمر اور ابو عبیدہ موجود ہین۔ ان مین سے تم لوگ جس سے چاہو بیعت کر لو۔ اور ابو عبیدہ نے کہا۔ واللہ یہ کبھی نہین ہوسکتا کہ تمہارے ہوتے ہم والی بنین۔ تم افضل المہاجرین اور نماز رسول اللہ کے خلیفہ ہو اور نماز مسلمانون کے دین مین سب سے اول و افضل چیز ہے۔ جب اس مین تم خلیفہ ہوے تو اور سب جگہ تمہین کو خلیفہ ہونا زیبا ہے۔ اپنا ہاتھ پھیلاؤ ہم تمہاری بیعت کرتے ہین۔ جب ان دو نے چاہا کہ ابوبکر کی بیعت کرین اور آگے بڑھے تو بشیر بن سعد جھپٹے اور بڑھکر اون کی سب سے اول بیعت کر لی۔

جب حباب بن المنذر نے دیکھا کہ بشیر نے ابوبکر سے بیعت کر لی۔ تو اونھون نے چلا کر کہا۔ کہ تو نے رشتہ دارون کی مخالفت کی۔ اور اپنے ابن عم کی امارت کو پسند نہ کیا اور اوس سے نفسانیت کی۔ بشیر نے کہا نہین یہ بات نہین ہے بلکہ یہ بات ہے کہ مین

مہاجرین کا حق چھیننا نہین چاہتا۔

پھر جب بنی اوس نے دیکھا۔ کہ بشیر نے خزرج کی مخالفت کی۔ اور خزرج کو سعد کے امیر بنانے سے کیا مطلب ہے تو اون مین سے ایک دوسرے نے آپس مین کہا۔ جن مین اسید بن حضیر اون کے نقیب اور سردار بھی تھے واللہ اگر خزرج ایک مرتبہ والی بن گئے۔ تو اونہین اس سے تم پر ہمیشہ کو فضیلت ہوجاے گی۔ اور پھر وہ تم کو اسمین سے کچھہ بھی کبھی حصہ نہ دین گے۔ اٹھو اور چلو ابوبکر سے بیعت کرلو۔ اس سے وہ اٹھے اور اونھون نے ابوبکر سے بیعت کرلی۔ اور سعد کا اور نیز خزرج کا جو ارادہ تھا وہ سب درہم برہم ہوگیا اور چارون طرف سے لوگون نے دوڑ دوڑ کر ابوبکر سے بیعت کرلی۔

۶ سعد بن عبادہ کا ابوبکر سے بیعت نہ کرنا اور علی اور زبیر وغیرہ بنی ہاشم کا اون سے بیعت کرنا۔

پھر سعد بن عبادہ اپنے گھر کو پلٹ کر چلے گئے اور اوسکو کتنے ہی دن گذر گئے۔ پھر حضرت ابوبکر نے اون کے پاس آدمی بھیجا کہ جیسے اور لوگون نے اون کی بیعت کرلی ہے چاہئے وہ بھی اونکی بیعت کرلین سعد نے کہا واللہ مین تو اوس وقت تک بیعت نہ کرونگا کہ جب تک میرے ترکش مین تیر موجود ہین۔ اگر تم زبردستی کروگے۔ تو مین تم پر اپنے تیر چلاؤنگا۔ کہ ترکش خالی ہوجاے۔ اور اپنے رمح کے سنان کو خون مین رنگونگا۔ اور پھر تلوار لونگا اور اپنے اہل بیت اور توابع کو لیکر تم سے لڑونگا گو تمہارے ساتھ تمام جن و انس جمع ہوجائین مین تو تم سے خدا کے پاس جانے تک بیعت کرنے والا نہین۔ حضرت عمر نے کہا کہ سعد سے بیعت لینا چاہئے

بشیر بن سعد نے کہا۔ کہ سعد اب ضد پر آگیا ہے۔ اور انکار کر رہا ہے۔ وہ مارا جائے گا مگر بیعت نہ کرے گا اگر وہ مارا گیا۔ تو اوس کے ساتھ اوس کے اہل بیت اور عشیرہ والے بھی مارے جائینگے۔ اگر تم اون کو اپنی حالت پر رہنے دو تو کوئی حرج نہین ہے وہ ایک اکیلا شخص ہے۔ اس لئے قریش نے اونہین بے بیعت لئے چھوڑ دیا۔

بنی اسلم نے بھی آکر حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی۔ اس سے اونہین بڑی قوت حاصل ہوگئی۔ اور پھر اور لوگون نے بھی اون کی بیعت کر لی۔

کہتے ہین کہ عمرو بن الحریث نے سعید بن زید سے پوچھا۔ کہ حضرت ابوبکر کی لوگون نے کب بیعت کی۔ سعید نے کہا جب رسول اللہ کی وفات ہوئی۔ لوگون نے اس امر کو مکروہ سمجھا کہ ایک دن بھی بغیر امیر کے رہین۔ اور اسی لئے اوسی روز اون سے بیعت کر لی۔ تاکہ جماعت مین کچھہ فرق نہ آئے۔

زہری نے بیان کیا ہے کہ علی اور بنی ہاشم اور زبیر نے حضرت ابوبکر سے چھہ مہینے تک بیعت نہ کی جب بی بی فاطمہ کا انتقال ہوگیا۔ تو اوس کے بعد اونہون نے بھی حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی۔

حضرت ابوبکر کی عام بیعت اور اونکا خطبہ

جب حضرت ابوبکر سے لوگون نے بیعت کی تو دوسرے روز منبر پر جا کر بیٹھے۔ اور عام لوگون نے آکر اون سے بیعت کی پھر اونہون نے خطبہ کیا۔ اور پہلے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر کہا بھائیو مین تمہارے اوپر والی مقرر ہوا ہون۔ اگر مین اچھے کام کرون تو تم میری اعانت کرو۔ اور اگر مین کچھہ برائی کرون تو تم مجھے سیدھا راستہ بتادو۔ کیونکہ صدق ایک امانت ہے

اور اوس کے برخلاف کذب خیانت ہے اگر مین تم مین سے کسیکا حق نہ دون تو وہ کتنا ہی ضعیف کیون نہو میرے نزدیک قوی ہے۔ اور اگر کسی سے مین حقدار کا حق نہ لاؤن تو وہ کیسا ہی قوی کیون نہو میرے نزدیک ضعیف ہے انشاءاللہ تعالے تم مین سے کسیکو نہ چاہئے کہ جہاد سے منہ پھیرے۔ کیونکہ کوئی قوم ایسی نہین ہے کہ وہ جہاد کو چھوڑے اور خدا اوس کو ذلیل نہ کرڈالے جبتک مین خدا و رسول کی اطاعت کرون۔ اوس وقت تک تم بھی میری اطاعت کرو اور جب مین اللہ و رسول کی نافرمانی کرون تو اوسوقت میری اطاعت تم پر فرض نہین ہے۔ اٹھو آؤ نماز پڑھین اللہ تم پر رحمت کرے۔

نبی صلعم کی تجہیز و تکفین

۸ رسول اللہ کا غسل اور کفن اور قبر کا مقام اور عمر وغیرہ۔

جب حضرت ابوبکر کی بعیت ہو چکی تو لوگ رسول اللہ صلعم کی تجہیز و تکفین کی طرف متوجہ ہوے۔ اور سہ شنبہ کے روز آپ کو دفن کر دیا۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کا جنازہ تین روز تک بغیر دفن کے رکھا رہا۔ مگر اول روایت زیادہ صحیح ہے رسول اللہ کے غسل مین علی اور عباس اور عباس کے دو نو بیٹے فضل اور قثم اور نیز اسامہ بن زید اور شقران رسول اللہ کے مولی شریک تھے۔ اور انکے ساتھ اوس بن خولی الانصاری بھی آ گئے تھے جو صحابہ بدری تھے۔ عباس اور اون کے بیٹے تو رسول اللہ کو کروٹین بدلاتے اور اسامہ اور شقران پانی ڈالتے تھے۔ اور حضرت علی اونہین نہاتے جاتے تھے۔ اور رسول اللہ قمیص پہنے ہوے تھے اور علی کہتے جاتے تھے بابی انت و امی ما اطیبک حیاً و میتاً رسول اللہ مین کسی نے کوئی ایسی نجاست وغیرہ کی چیزین نہ دیکھین

جیسے مردون مین ہوا کرتی ہین - جب نہلانے کی تجویز ہوئی تو اوس امر مین اختلاف
ہوا - کہ آیا رسول اللہ کو آپ کے کپڑون مین ہی غسل دیا جائے یا برہنہ کرلیا جائے
اس مین سب پر ایک خواب کا سا عالم چھا گیا - اور کسی کہنے والے نے کہا کہ رسول اللہ
کو آپ کے کپڑون مین ہی غسل دو - چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا - مگر اس کہنے والے
کا حال نہ معلوم ہوا کہ کون تھا - اور رسول اللہ کو کفن تین کپڑون کا دیا گیا - دو
صحاری تھے اور ایک چادر حبرہ (یمنی چھینٹ) کی تھی (صحار یمن مین ایک قریہ
ہے وہان کے کپڑے مشہور تھے) ان کپڑون مین آپ کو لپیٹ دیا تھا - پھر
جب دفن مین بھی لوگون کی رائے مین اختلاف ہوا - تو حضرت ابوبکر نے کہا مین نے
رسول اللہ کو کہتے ہوے سنا ہے کہ نبی جہان وفات پایا کرتے ہین وہین اون کو
دفن کیا جاتا ہے - اس لئے فرش اٹھا کر جہان آپ کی وفات ہوئی تھی اوسی
جگھ آپ کو دفن کر دیا گیا - آپ کی قبر ابو طلحہ انصاری نے کھودی تھی - اور نماز
کے لئے اول مردون کے گروہ گروہ آئے اور نماز پڑہی - پہر اسی طرح عورتین
پھر لڑکے پہر غلام آئے - اور سب نے نماز ادا کی - آپ کو چار شنبہ کی شب کو دفن
کیا تھا - اور قبر مین علی بن ابی طالب اور فضل اور قثم عباس کے بیٹے اور شقران
اترے تھے - اس پر اوس بن خولی الانصاری نے علی سے کہا - کہ رسول اللہ صلعم
سے ہم بھی توفیض اٹھانے کے حقدار ہین - ہم کو بھی قبر مین اترنے کی اجازت
دیجئے - علی نے اونہین بھی اجازت دی - اور وہ بھی قبر مین اترے -

مغیرۃ بن شعبہ دعوی کیا کرتے تھے - کہ مین رسول اللہ کے زمانہ مین سب سے
چھوٹا تھا - مین نے عمداً اپنی انگوٹھی قبر مین ڈالدی - اور اوس کے نکالنے

کے واسطے اندر اُترا۔ (کہ مین بھی ثواب مین داخل ہوجاؤن) اس کی نسبت حضرت علی سے عراق والون نے سوال کیا۔ اونہون نے کہا مغیرہ محض جھوٹ کہتا ہے ہم سب مین چھوٹے اوسوقت قثم بن عباس تھے۔

اس باب مین بھی اختلاف ہے کہ جس روز رسول اللہ مرے ہین تو آپ کی عمر کیا تھی۔ ابن عباس اور بی بی عائشہ اور معاویہ اور ابن المسیب نے بیان کیا، کہ آپ کی عمر تریسٹھ برس کی تھی۔ اور نیز ابن عباس نے اور دغفل بن حنظلہ نے کہا ہے کہ پینسٹھ برس کی عمر تھی۔ اور عروۃ بن الزبیر کا قول ہے کہ آپ کی عمر ساٹھ برس کی ہوئی تھی۔

اسامہ بن زید کے لشکر کی روانگی

۹ حضرت ابوبکر کا اسامہ کے لشکر کو روانگی کے لئے تیار کرانا۔

ہم یہ اوپر ذکر کر چکے ہین۔ کہ نبی صلعم نے اسامہ بن زید کو امیر لشکر مقرر کیا تھا اور اونہین حکم دیا تھا۔ کہ وہ اوسے لیکر شام کو جائین۔ اور اس لشکر مین مدینہ والے اور اوس کے گرد کے لوگ جمع کئے تھے۔ جن مین حضرت عمر بن الخطاب بھی تھے ابھی لشکر جانے نہین پایا تھا۔ کہ اسی مین نبی صلعم کی وفات ہوگئی۔ اور عرب کا ہر ایک قبیلہ عامۃً یا خاصتہً مرتد ہوگیا۔ اور منافقین کا نفاق کھل گیا۔ اور یہود اور نصرانیون نے بھی شرارت شروع کی۔ اور نبی صلعم کے فقدان اور مسلمانون کی قلت تعداد اور اعدا کی کثرت سے مسلمانون کا ایسا حال ہوگیا۔ کہ جیسے بارش کی رات مین بکریون کا حال ہوتا ہے۔ اسواسطے جب لوگون نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر بدستور سابق اسامہ کی روانگی کی طرف مائل ہین تو اونہون نے اون سے کہا۔

کہ یہ لوگ یعنی اسامہ کا لشکر ہی اسلام کی فوج ہین اور عرب کی جو حالت ہو رہی ہے اوسے آپ دیکھتے ہین۔ کہ وہ آپکے برخلاف سرکشی پر مستعد ہین آپ کو یہ مناسب نہین ہے کہ مسلمانون کی جماعت کو اس نازک وقت مین کہین متفرق کر دین۔ اور اپنے سے دور انہین بہیجدین۔ حضرت ابوبکر نے کہا۔ واللہ اگر مجھے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اسامہ کے لشکر کے جانے سے مجھے کوئی درندہ پھاڑ ڈالیگا تب بھی تو مین اسامہ کے لشکر کو ضرور ہی بہیجون گا۔ اور رسول اللہ نے جس بات کا حکم دیا ہے اوسے پورا ہی کر کر رہون گا۔

پہر آکر لوگون کے سامنے خطبہ کیا۔ اور اونہین غزا کے واسطے تیار ہونے کا حکم دیا۔ اور کہا۔ کہ جو اسامہ کے لشکر کے آدمی ہین اپنے لشکر گاہ جرف کی طرف چلے جائین۔ وہ سب اون کے حکم کے بموجب نکل کر لشکر مین شامل ہو گئے۔ اور حضرت ابوبکر کے پاس وہ ہی باقی رہ گئے جو ان قبائل مین سے اپنے اپنے ملکون کو ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ وہ لوگ اپنے اپنے قبائل کے گردگشت کرتے رہے کیونکہ اونکی تعداد بہت ہی تہوڑی سی تھی۔

۱۰ اسامہ کے لوٹنے کی اور انصار کا اسامہ کی بجائے کسی سن رسیدہ شخص کے تقرر کی درخواست کرنا

جب لشکر کے سب آدمی اپنے لشکرگاہ جرف مین جمع ہو گئے۔ اور اونکی تعداد پوری ہو گئی تو اسامہ نے حضرت عمر بن الخطاب کو جو اون کے ساتھ لشکر مین تھے حضرت ابوبکر کے پاس بہیجا۔ اور یہ کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ مین ان سب کو لیکر آپ پاس لوٹ آؤن۔ اور یہ کہا کہ میرے ساتھ بڑے بڑے لوگ ہین اور تمام اکابر اس لشکر مین شریک ہین مجھے خلیفہ رسول اللہ اور حرم رسول اللہ کا اور نیز مسلمانون کا

بڑا اندیشہ ہے کہ کہین مشرکین آکر اونہین تباہ و برباد نہ کرڈالین۔

سوائے اس کے جو لوگ اسامہ کے ساتھ انصار مین سے تھے اونہون نے عمر بن الخطاب سے یہ بھی کہدیا کہ آپ جائیے اور حضرت ابو بکر خلیفہ رسول اللہ سے ہماری طرف سے کہئے کہ ہم چاہتے ہین کسی ایسے کو ہم پر امیر لشکر مقرر کیجئے جو اسامہ سے عمر مین زیادہ ہو۔

پھر حضرت عمر اسامہ کی اجازت سے حضرت ابو بکر کے پاس گئے۔ اور جو کچھ اسامہ نے کہا تھا وہ اون سے بیان کیا۔ حضرت ابو بکر نے کہا۔ کہ اگر مجھے یہ بھی خوف ہو کہ مجھے کتے اور بھیڑیے پھاڑ کر کھا جائین گے تب بھی تو مین اسامہ کو ضرور بھیجون گا۔ اور جو حکم نبی صلعم نے کیا ہے اوسے کبھی رد نہ کرونگا۔ چاہئے میرے پاس اس شہر مین میرے سوا ایک آدمی بھی نہ رہے۔

پھر حضرت عمر نے کہا انصار چاہتے ہین کہ آپ کسی ایسے شخص کو امیر لشکر مقرر کیجئے جو اسامہ سے عمر مین بڑا ہو۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر بیٹھے سے اوچھل پڑے اور حضرت عمر کی داڑھی پکڑ کر کہا تیری مان تجھے روئے ابن الخطاب رسول اللہ نے تو اسامہ کو امیر لشکر کیا ہے اور تو مجھ سے کہتا ہے کہ مین اوسے معزول کر دون یہ کبھی نہین ہو سکتا ہے۔ لشکر کا امیر اسامہ ہی رہے گا۔

۱۱ حضرت ابو بکر کا اسامہ کو روانہ کرنا اور حضرت عمر کو اون سے مانگ لینا

پھر حضرت ابو بکر مدینہ سے نکلکر لشکر مین آئے۔ اور اونہین روانہ کیا۔ اور اونکی مشایعت کی خود تو پیدل چلتے تھے اور اسامہ سوار تھے۔ اسامہ نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ یا تو آپ سوار ہو جائیے یا مجھے اجازت دیجئے کہ مین اتر پڑون۔ حضرت ابو بکر نے کہا

واللہ نہ تو مین تجھے اترنے دونگا۔ اور نہ مین سوار ہوؤنگا۔ میرا کیا نقصان ہے کہ ایک ساعت کے لئے اپنے قدم فی سبیل اللہ گرد آلود کرلون۔ غازی کے واسطے ہر قدم پر جو وہ غزا کے لئے رکہتا ہے سات سو نیکیان لکہی جاتی ہین۔ اور سات سو درجہ اوس کے بلند ہوتے ہین۔ اور سات سو بدیان اوسکی نامہ اعمال سے محو کردی جاتی ہین۔

پہر حضرت ابوبکر لوٹنے لگے تو اسامہ سے کہا۔ کہ اگر تمہارے نزدیک مناسب ہو تو عمر کو میری اعانت کے لئے میرے پاس چھوڑ دو۔ اسامہ نے اونکو اجازت دیدی۔

پہر حضرت ابوبکر نے اسامہ کو وصیت کی۔ کہ تم کسی امر مین کسی سے خیانت نہ کرو۔ اور نہ کسی سے غدر و فریب کرو۔ اور نہ اپنے کامون مین حد سے بڑہ جاؤ۔ اور نہ کسی کے ناک کان کاٹو۔ اور نہ بچون بڑے بوڑہون اور عورتون کو قتل کرو۔ اور نہ خرماستان کو کہودو۔ اور جلاؤ اور نہ کسی پہلدار درخت کو کاٹو۔ اور نہ بکری گاے اور اونٹون کو ذبح کرڈالو۔ قریب ہے کہ تمہارا گزر ایسے لوگون پر ہوگا کہ جو صوامع اور معابد مین عزلت گزین ہوگئے ہین۔ چاہئے کہ اون سے اور اون کے مال و اسباب وغیرہ سے کچھہ پرخاش نہ کرو۔ اور تم لوگ اسی طرح ایسے لوگون سے بھی ملوگے جو اپنے سرون کے درمیان منڈاتے ہون گے۔ اور گرد کے بال پگڑی کی طرح چھوڑتے ہون گے۔ اونہین تم تلوارون سے مارو تاکہ وہ اللہ کے نام کی برکت سے مندفع ہوجائین۔ اور اسامہ کو یہ بھی وصیت کی کہ وہ سب باتین بجالانا جو رسول اللہ صلعم نے تم سے کرنے کو کہا تھا۔

۱۴ اسامہ کی واپسی اور اوس سے مسلمانون کا فائدہ	پہر اسامہ روانہ ہوئے۔ اور بنی قضاعہ کے اون

قبائل سے لڑے جو مرتد ہو گئے تھے۔ اور اونہین خوب لوٹ کھسوٹ کر آئے
کوئی چالیس روز اور بعض کے نزدیک ستر روز اونہین اس جانے اور آنے
مین لگے۔ اس اسامہ کے لشکر کی روانگی سے مسلمانون کا نہایت ہی بڑا فائدہ
ہوا۔ کیونکہ جب عربون نے اون کی لشکر کشی کا حال سنا تو وہ کہنے لگے کہ
اگر مسلمانون مین قوت نہ ہوتی تو وہ اس لشکر کو باہر نہ بھیجتے۔ اور اس وجہ سے
اونہون نے وہ بہت سی مخالفتین نہ کین جن کے کرنے کا وہ ارادہ کر رہے تھے

اسود عنسی کے حالات مین

۱۳ رسول اللہ کے عمال یمن و حضرموت مین — اس شخص کا نام عیہلہ بن کعب بن عوف العنسی بنو
تھا۔ عنس قبیلہ مذحج کا ایک بطن ہے۔ اور اوس کا لقب ذوالخمار (اوڑھنی والا)
تھا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ایک عمامہ باندھے رہتا اور ایک چادر اوڑھے رہتا تھا۔
جس وقت باذان اور یمن والے مسلمان ہو گئے تو نبی صلعم نے تمام
یمن کی حکومت اوسے ہی دیدی تھی اور تمام مخالیف (یمن کے قریون اور
اضلاع) پر اوسے ہی امیر بنا دیا تھا۔ چنانچہ وہ اسی طرح اپنے مرنے تک وہان کا
حاکم رہا۔ لیکن جب باذان مرگیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنے امرا یمن مین جا بجا
بھیجدیے اور نجران پر عمرو بن حزم کو اور نجران اور زبید کے درمیان کے
علاقہ پر خالد بن سعید بن العاص کو اور ہمدان پر عامر بن شہر کو اور صنعا پر شہر
بن باذان کو اور عک اور اشعریین پر طاہر بن ابی ہالہ کو اور مارب پر ابو موسیٰ کو
اور جند پر یعلی بن امیہ کو مقرر کر دیا۔ اور معاذ کو معلم بنایا۔ کہ وہ یمن اور حضرموت

کے علماقون مین جا بجا پہرا کرتے تھے اور نیز رسول اللہ نے حضرموت کے علاقہ
پہر زیاد بن لبید الانصاری کو اور سکاسک اور سکون پر عکاسہ بن ثور کو اور بنی
معاویہ بن کندہ پر عبداللہ یا مہاجر کو عامل کیا تھا۔ مگر اس عبداللہ یا مہاجر کے تقرر
کے قریب ہی رسول اللہ بیمار ہو گئے۔ اور اون کا جانا ملتوی رہگیا۔ آخر کو حضرت
ابوبکر نے اونہین اپنی جگہہ پر روانہ کیا۔ غرض جسوقت رسول اللہ نے وفات
پائی ہے تو اوسوقت یمن اور حضرموت مین آپکے عامل یہی لوگ تھے۔

۱۴ اسود کا ملک یمن سے مسلمانون کو نکالکر تمام ملک کا مالک ہو جانا۔

اول جو اسود کا ذب متعرض ہوا وہ شہر اور فیروز اور داودیہ تھے۔ جب وقت رسول اللہ صلعم
اپنے حجۃ الوداع سے واپس آئے۔ اور اس سفر کی ماندگی سے کچہہ بیمار ہو گئے۔
اور اوسکی خبر اوس کو ہوئی تو اوسی وقت اوس نے نبوت کا دعوی کیا۔ یہ شخص
بڑا شعبدہ باز تھا اور اپنے لوگون کو عجیب عجیب کرتب دکہایا کرتا تھا۔ اس سے
مذحج اس کے مطیع ہو گئے۔ جو ردتین اسلام مین ہوئین ہین اون مین اسود کی ردت
سب سے اول ہوئی ہے۔ اور یہ واقعہ خاص رسول اللہ صلعم کے عہد کا ہے۔

یہ اسود نجران پر چڑہ آیا۔ اور وہان سے عمرو بن حزم اور خالد بن سعید کو نکالدیا
اور (اس کا وزیر) قیس بن عبد یغوث بن مکشوح بھی فروہ بن مسیک پر چڑہ دوڑا
جو مراد پر عامل تھے اور اونہین وہان سے نکالدیا۔ اور جہان وہ رہا کرتے تھے
وہ رہنے لگا۔ ادہر اسود نجران سے صنعا کو روانہ ہوا۔ یہان شہر بن باذان نے
اوس کا مقابلہ کیا۔ مگر اسود کے خروج سے پچیس دن کے بعد شہر مارا گیا۔ یہ دیکہکر
معاذ وہان سے بہاگے۔ اور مارب مین جاکر ابوموسی سے مل گئے۔ یہان سے

ابوموسی اور معاذ دونون حضرموت کو چلے گئے۔ اب رہے وہ لوگ جو مذحج مین سے اپنے اسلام پر قایم رہے وہ فردہ کے پاس چلے آئے۔ اور یمن کا ملک کل اسود کے قبضہ مین چلا گیا۔ اور وہان جو امیر تھے وہ طاہر بن ابی ہالہ کے پاس چلے گئے مگر عمرو اور خالد مدینہ کو چلے آئے۔ اور طاہر کوہستان عک اور کوہستان صنعا مین چلے گئے۔ اور اسود مشرق مین صحرائی حضرموت سے مغرب مین طائف تک اور شمال مین بحرین احسا تک اور جنوب مین عدن تک کا مالک ہوگیا۔ اور اوس کی حکومت ملک مین اسقدر جلد پھیل گئی۔ کہ جیسے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک آگ لگ جاتی ہے۔ جس روز اوسکی لڑائی شہر سے ہوئی ہے اوس روز اوس کے ساتھ صرف سات سو سوار تھے۔ اور ان کے علاوہ سانڈنی سوار بھی کچھ اور اوس کے ساتھ تھے۔ مگر اب اوسکی حکومت خوب مضبوط ہوگئی۔ مذحج مین اوس کا خلیفہ عمرو بن معدی کرب تھا اور جند پر قیس بن عبد یغوث کو اوس نے مقرر کر رکھا تھا۔ اور فیروز اور داذویہ کو ابنائے فارس کی حکومت سپرد تھی۔ اور اسود نے شہر بن باذان کے مارے جانے کے بعد اوسکی بی بی سے نکاح کر لیا تھا۔ جو فیروز کے چچا کی بیٹی تھی۔

۱۵ مسلمانون کی کمزوری اور جشنش قیس اور فیروز اور داذویہ کی سازش اسود کے قتل کے لئے

اب جو مسلمان حضرموت مین تھے اون کو یہ خوف ہوا کہ کہین اسود اون پر کچھ فوج نہ بھیجدے۔ یا کوئی اسود کے ہی طرح اور کذاب وہان بھی نہ اٹھہ کھڑا ہوا۔ اس لئے معاذ نے یہ حکمت کی کہ قبیلہ سکون مین نکاح کر لیا۔ جس سے وہ لوگ ان کے ساتھ عطوفت سے پیش آنے لگے۔

اسی مین سکون کے اور اون مسلمانون کے پاس جو یمن مین تھے رسول اللہ کا فرمان آیا جس مین آپ نے اسود سے قتال کے لئے حکم دیا تھا۔ اس لئے معاذ اوسکی تعمیل کرنے کے لئے مستعد ہوے اور مسلمانون کے دل قوی ہو گئے یہ فرمان نبی صلعم کے پاس سے وبر بن یحنس الازدی لایا تھا۔ جشنش دیلمی نے بیان کیا ہے کہ جب ہمارے یعنی جشنش فیروز اور داودیہ کے پاس نبی صلعم کے فرامین آئے۔ جس مین آپ نے فرمایا تھا کہ اسود کو یا تو لڑ کر قتل کر دین یا دہوکہ سے مار ڈالین۔ اور اون لوگون سے جو اپنے دین پر برقرار ہین خط وکتابت کرین۔ تو ہم نے ان پر عمل کیا۔ مگر معاملہ بڑا ٹیڑہا ہو گیا تھا۔

اسی مین معلوم ہوا۔ کہ اسود قیس بن عبد یغوث سے کچھہ بدظن ہو گیا ہے۔ ہم نے آپس مین کہا۔ کہ قیس کو اپنی جان کا اوس سے اندیشہ ہو گیا ہے۔ اگر ہم اوس سے بات چیت کرین تو وہ ہم سے فوراً مل جائے گا۔ اس لئے ہم نے اوسے ہمارا شریک ہونے کے لئے کہا۔ اوس نے فوراً منظور کر لیا۔ اور ہم نے اور لوگون سے بھی خط وکتابت کی۔ اسود کو اوس کے شیطان نے اس کی کچھہ خبر دیدی۔ اوس نے قیس کو بلایا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ اوس کے شیطان نے کہا ہے کہ قیس کو مار ڈال۔ کیونکہ وہ دشمنون سے مل گیا ہے۔ اس واسطے قیس نے قسم کہائی۔ کہ آپ کی عظمت میرے دل مین اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ ایسی باتون کا مجھے کبھی خیال بھی ہونا دشوار ہے۔

اس کے بعد قیس ہمارے پاس آیا۔ اور بولا۔ اے جشنش اے فیروز اے داودیہ اور جو جو باتین کہ اسود سے اور اوس سے ہوئی تھیں وہ سب اوس نے

ہم سے کہدین۔ ہم تو یہان یہ باتین کر ہی رہے تھے کہ اسی مین اسود نے ہمین بلایا۔ اور ہمین دھکیان دین۔ مگر ہم نے اوس سے بڑی عذر و معذرت کی۔ اور جیسے تیسے اوس سے اپنا پیچہا چہڑالیا۔

ابھی تک اوس کا شبہ ہماری طرف سے رفع نہین ہوا تھا۔ اور ہم اوس سے اندیشناک ہو رہے تھے کہ اسی مین ہمارے پاس عامر بن شہر اور ذی زود اور ذوالکلاع اور ذی ظلیم کے پاس سے خطوط آئے۔ جن مین اونہون نے لکہا تھا کہ ہم تمہاری امداد و نصرت کو موجود ہین۔ ہم نے بھی اونہین خط لکھے اور اون سے کہا کہ اوسوقت تک کوئی کام نہ کرو کہ ہم اپنا کام مضبوط کرلین۔ اون کے پاس رسول اللہ صلعم کے فرمان آئے تھے۔ اسی سبب سے اونہون نے ہمین بھڑکایا تھا۔ اور اسیطرح رسول اللہ نے نجران والون کو بھی لکھا تھا۔ اونہون نے بھی اوس کی تعمیل کرنے کا ارادہ کرلیا تھا۔ جب یہ بات اسود کو معلوم ہوئی تو اوسکو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوگیا۔

۱۶ جشنس کا آزاد زوجہ اسود کو بھی سازش مین شریک کرنا۔

جشنس کہتے ہین کہ مین اسود کی بی بی آزاد کے پاس گیا جس سے اسود نے اوس کے شوہر شہر بن باذان کے قتل کے بعد نکاح کرلیا تھا۔ اور اوس کو مین نے اپنے ساتھ اس سازش مین شریک ہونے کے لئے کہا۔ اور اوس کے شوہر کے قتل اور اوس کے خاندان کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ اور اوس کے قبیلہ کی عورتون کی فضیحت و رسوائی کا بیان کیا۔ اس سے وہ بھی ہماری شرکت کے لئے راضی ہوگئی۔ اور کہنے لگی۔ واللہ اللہ تعالی نے کوئی آدمی ایسا نہین پیدا کیا جو مجھے اسود سے

بڑھکر برا لگتا ہے۔ وہ کم بخت نہ تو کوئی خدا تعالی کا ہی حق ادا کرتا ہے اور نہ اوسے کسی محرم سے ہی پرہیز ہے۔ تم جو کچھہ کرنا چاہتے ہو اوس کا مجھے حال بتانا مین تمہاری مدد کرونگی۔ جشنس کہتے ہین کہ مین وہان سے نکل کر آیا اور فیروز اور داودیہ اور قیس کو اس کی خبر دی۔

وہ کہتے ہین کہ اسی مین اسود کے پاس سے ایک آدمی آیا اور قیس کو بلایا۔ قیس مذحج اور ہمدان کے دس آدمی لیکر اسود کے پاس گیا۔ اس سے اسود کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان دس آدمیون کے ہوتے ہوئے وہ قیس کو مار ڈالے اور اوس سے کہنے لگا کہ کیا مین نے تجھہ سے سچ سچ نہین کہدیا۔ مگر تو مجھہ سے جھوٹ ہی کہتا ہے وہ یعنی اوس کا شیطان کہتا ہے کہ تو قیس کا ہاتھہ مت قطع کر وہ تیری گردن ماریگا قیس نے کہا یہ تو حق نہین ہے تیرا ساتھی اور تو اللہ کا رسول ہے جو تجھے منظور ہے اوس کا مجھے حکم کر مین اوسکی تعمیل کرونگا۔ نہین تو مین اپنے کو ہلاک کر ڈالونگا۔ کیونکہ ایک موت بہت موتون سے کہین آسان ہے۔ مین اکیلا اگر مرجاؤن تو اس سے بہتر ہے کہ تو اور تیرے ساتھی وغیرہ مارے جائین اس سے اسود کا دل نرم پڑ گیا۔ اور اوسے چھوڑ دیا۔ قیس وہان سے نکل کر باہر آیا۔ اور ہمارے پاس ہوتا ہوا گیا۔ بیٹھا نہین مگر یہ کہہ گیا کہ تم اپنا کام کرو۔

پھر اسود کچھہ آدمیون کے ساتھہ نکل کر باہر آیا۔ اور ہم اوس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے۔ دروازہ پر کوئی سو گائین اور اونٹ تھے اونہین اوس نے ذبح کیا۔ پھر فیروز کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ فیروز جو بات کہ تیری نسبت مین نے سنی ہے کیا وہ سچ ہے۔ اور حربہ اوس کے برابر کر کے کہا۔ میرا ارادہ تھا

کہ مین تجھے ذبح کر ڈالون - فیروز نے کہا - تونے تو ہمین اپنا سسرالی بنایا اور اوس سے ہمین فضیلت بخشی ہے اگر تو نبی نہ ہوتا تو ہم اپنے نصیب پر ہاتھ بڑی سی بڑی قیمت کو بھی کبھی فروخت نہ کرتے - تیری اطاعت مین دین اور دنیا ہمین دونو حاصل ہوتے ہین - اسود نے کہا کہ تو اس کی قسم کہا کہ تو سچ کہتا ہے - اس لئے اوس نے قسم کہائی - اسی مین کسی شخص نے اسود سے فیروز کی چغلی کہائی - فیروز اس بات کو سن رہا تھا اور اسود کہہ رہا تھا کہ مین اوسے اور اوس کے رفیقون کو کل مار ڈالون گا - پہر منہ جو پہیرا دیکہتا کیا ہے کہ وہان تو فیروز بھی موجود ہے - فیروز نے اوسے قسم یاد دلائی - پہر اسود تو اندر چلا گیا اور فیروز لوٹ آیا اور ہم سے سارا حال بیان کر دیا -

پہر قیس کو ہم نے بلایا - اور جب وہ آیا تو ہم سب نے یہ مشورہ کیا - کہ مین اسود کی عورت کے پاس جاؤن اور اوس سے اپنے ارادہ کا حال بیان کرون - اور اوس مین جو وہ رائے دے - اوسے معلوم کرون - چنانچہ مین اوس کے پاس گیا - اور اوس سے اپنے ارادہ کا حال ظاہر کیا - اوس بی بی نے کہا - کہ اسود خوب ہوشیار ہے قصر مین کوئی جگہہ اس مکان کے سوا ایسی نہین ہے کہ جہان پہرہ چوکی والے نہ ہون - اس مکان کی پشت فلان فلان طرف کو ہے - اگر تم اس طرف شام کو آو - اور وہان سے نقب لگاؤ - تو وہان تمہین کوئی آدمی نہ ملے گا - اوسوقت تم جو چاہو کر سکتے ہو - کوئی اوسکا بچانے والا نہ ہوگا - اور وہان تم کو چراغ اور ہتیار بھی رکھے ہوے ملین گے -

اسی مین اسود اپنے کسی کمرہ سے نکل کر باہر آیا - اور مجھے اوس نے دیکھہ لیا -

اور پوچھا کہ تو یہان کیون آیا۔ اور میرے سر پر ایک ایسا دہکا مارا کہ جس سے مین گر گیا۔ وہ بڑا طاقت ور شخص تھا۔ یہ دیکھتے ہی اوس کی بی بی ایسی چلا پڑی کہ وہ حیران ہو گیا۔ اوس کی بی بی نے کہا۔ کہ یہ میرے چچا کا بیٹا ہے۔ اور مجھ سے ملنے کو آیا ہے تو اوس کے ساتھ اس طرح پیش آتا ہے۔ اس سے اسود نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور مین اپنے دوستون کے پاس چلا آیا۔ اور اون سے سارا حال بیان کر دیا۔ کہ اب اپنا بچاؤ ضرور ہے اور بھاگنے کا سامان کرنا چاہئے

اسوقت ہم تو اپنی ان باتون کا ذکر کر رہے تھے۔ اور نہایت پریشانی کی حالت مین تھے۔ کہ آزاد کا آدمی میرے پاس آیا۔ اور مجھہ سے کہا کہ جو بات میرے اور تیرے درمیان قرار پاگئی ہے اوس مین سستی نہ کرنا۔ مین نے اوس کے جواب مین کہدیا کہ ہرگز سستی نہ کرین گے۔ اور اوسکی ہر طرح تشفی کر دی

۱۷ ان سازش کرنے والون کا مکان مین نقب لگا کر اندر جانا اور فیروز کا اسود کو قتل کرنا

پھر ہم نے فیروز سے کہا۔ کہ آزاد کے پاس چل اور تو اوس سے بالمشافہ چلکر تو بھی اس بات کو پکا کر لے۔ چنانچہ وہ گیا۔ اور اوس سے بات چیت کی۔ جب آزاد نے اوس سے بھی وہ باتین کین جو مجھہ سے کی تھین تو اوس نے کہا کہ ہم ان اندرونی مکانون مین نقب لگائین گے۔ جب فیروز اندر گیا۔ اور آزاد کے پاس ملاقاتی کے طور پر جا کر بیٹھا تو اتنے مین اسود بھی وہان آ گیا۔ اور دوسرے مرد کو اپنی بی بی کے پاس بیٹھا دیکھکر اوسے غیرت آ گئی۔ اس پر اوسکی بی بی نے اوس سے کہا کہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ اور میرے قریب کا رشتہ دار اور محرم ہے اس پر اسود نے اور تو کچھہ نہ کہا۔ مگر فیروز کو وہان سے نکالدیا۔

جب شام ہوئی تو ہم نے اپنا کام شروع کیا - اور اپنے ساتھیون کو
اوس سے خبردار کردیا - اور ہدا ہیون اور حمیریون نے جو ہمین لکھا تھا اوسکے
سبب سے ہم نے جلدی کی - اور مکان مین نقب لگایا - اور اوسمین گھس گئے
وہان چراغ ایک کونڈے کے نیچے رکھا ہوا تھا - اسوقت ہم سب کو
فیروز پر بڑا بھروسہ تھا کیونکہ ہم سب مین وہ ہی بڑا زبردست اور قوی تھا
اوس سے ہم نے کہا اب جو کچھہ کرنا ہے جلدی سے کر وہ ہمارے ساتھہ سے
آگے بڑھا - اسوقت ہم ایسے موقع پر ٹھہرے رہے کہ پہرہ والون کے اور
اوس کے درمیان مین تھے - تاکہ اوسکو کچھہ نقصان نہ پہونچے - جب وہ
دروازہ کے قریب گیا تو اوسے بڑے زور کے خراٹون کی آواز آئی -
اور دیکھا کہ آزاد وہان بیٹھی ہوئی ہے - جب فیروز دروازہ پر جاکر کھڑا ہوا -
تو اسود کو اوس کے شیطان نے اوٹھا کر بٹھا دیا - اور وہ اپنے شیطان
کی طرف سے بولنے لگا - کہ فیروز مجھہ سے اور تجھہ سے کیا واسطہ ہے جو تو یہان
آیا ہے - فیروز کو اسوقت یہ اندیشہ ہوا کہ اگر اسوقت موقع کو چھوڑ کر لوٹ آیا -
تو وہ بھی ہلاک ہوجائے گا اور وہ عورت بھی مارے جائے گی -
اس لئے اوس نے پھرتی کی - اور بعجلت تمام اسود سے لپٹ گیا - فیروز
ایک اونٹ کی طرح لمبا جوان تھا اوس نے اسود کا سر پکڑکر اوسے مارا اور
گردن توڑدی اور اوس کی پیٹھہ پر اپنا گھٹنا ایسا مارا کہ اوسکی پیٹھہ توڑ ڈالی
پھر اٹھا - کہ نکل کر باہر آئے - آزاد نے اوس کا دوڑکر دامن پکڑ لیا - وہ یہ
سمجھی ہوئی تھی کہ فیروز نے ابھی اوسے قتل نہین کیا ہے - فیروز نے اوس سے

کہا کہ مین نے اوسے مارڈالا ہے۔ اور نیز ایچھا اوس سے چہڑا دیا ہے پہر فیروز نکلا اور ہم سے کہا کہ مین نے اسود کو مارڈالا۔ اس پر ہم بھی اندر دوڑے دیکہا تو ایسے خرخر کرتا ہے کہ جیسے بیل ڈکارتا ہو۔ مین نے چہری سے اوس کا سر کاٹ لیا۔

یہ گڑبڑ سن کر محل کے پہرہ والے دوڑے۔ اور پوچہا کہ یہ کیا ہے آزاد نے کہا کہ پیغمبر پر وحی نازل ہوئی اس سے وہ خاموش ہو کر چلے گئے۔

۱۸ مسلمانون کی اور اسودیون کی آپس مین لوٹ کہسوٹ اور صنعا مین مسلمانونکا تسلط

اب مین نے اور فیروز دادویہ اور قیس نے بیٹھکر آپس مین مشورہ کیا کہ اپنے باقی رفیقون کو اس کی کیونکر خبر دین۔ اور یہ تجویز کی کہ اس کی ندا کرین۔ جب صبح ہوئی تو ہمارے اور ہمارے اصحاب کے درمیان جو شعار تھا اوس کی ندا کی۔ اس سے مسلمان اور کافر دونو گہبرا اٹھے۔ پہر ہم نے اذان کہی۔ اور مین نے کہا اشهد ان محمدا رسول الله وان عيهلة كذاب (یعنی محمدؐ خدا تعالی کے سچے رسول ہین اور عیہلہ جہوٹا ہے) اور اونکی طرف اسود کا سر پھینک دیا۔

اسپر اسود کے لوگون نے اور اوس کے پہرہ والون نے ہمین گہیر لیا اور لوٹنا کسوٹنا شروع کردیا اور بہت بچے ہمارے پکڑ لئے اور مال لوٹ لیا۔ اس پر ہم نے بھی صنعا والون سے کہدیا کہ اون کے پاس اسود کے آدمیون مین سے جو لوگ ہون وہ اونہین پکڑ لین۔ چنانچہ اونہون نے بھی پکڑ لئے۔ جب اوس کے اصحاب نکل کر باہر گئے۔ تو اون کے ستر آدمی مفقود تھے۔

اس لئے اونہون نے ہمارے پاس اون کے دینے کا پیغام بھیجا۔ اور ہم نے بھی اپنے بچون کے واپس کرنیکے لئے اون سے کہا۔ کہ اگر تم اونہین چھوڑ دو گے تو ہم بھی تمہارے آدمیون کو چھوڑ دین گے۔ چنانچہ طرفین نے ایک دوسرے کے آدمی چھوڑ دئے۔ اور وہ ہم سے کچھ بھی نہ لیسکے اور یہان سے نکل کر صنعا اور نجران کے درمیان پھرنے لگے۔ اور نبی صلعم کے اصحاب اپنے اپنے علاقون مین پھر بدستور سابق چلے آئے۔ اسوقت نماز ہمین معاذ بن جبل پڑہایا کرتے تھے۔

۱۹ اسود کے قتل کی خبر رسول اللہ کو پہونچنا

پھر ہم نے رسول اللہ صلعم کو یہ سب حال لکھکر بھیجا۔ یہ واقعہ آپکے ایام حیات کا ہی تھا۔ وہان آپ کو اوسی رات خبر پہونچ گئی تھی۔ جب ہمارے قاصد مدینہ پہونچے تو رسول اللہ وفات پا چکے تھے۔ اوسکا جواب ہمین حضرت ابوبکر نے دیا۔ ابن عمر کہتے ہین۔ کہ جس رات کو اسود مارا گیا تھا۔ رسول اللہ کو اللہ تعالی کے یہان سے اوسی رات خبر ہوگئی تھی۔ چنانچہ آپنے فرمایا تھا۔ کہ عنسی مارا گیا۔ اوسے ایک مبارک شخص نے جو مبارک خاندان سے ہے قتل کیا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ اوسے کس نے قتل کیا ہے آپنے فرمایا فیروز نے۔

کہتے ہین کہ اس عنسی کا جھگڑا اول سے آخر تک سب تین مہینے رہا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ چار مہینے کے قریب قریب اوسکا جھگڑا باقی رہا تھا۔ بشیر مدینہ مین اوسکے قتل کی خبر لیکر آخر ربیع الاول مین پہونچا۔ اسوقت رسول اللہ کی وفات ہوچکی تھی۔ حضرت ابوبکر کو یہ پہلی ہی بشارت پہونچی تھی۔ اسوقت وہ مدینہ مین ہی تھے

فیروز نے بیان کیا ہے کہ جب ہم نے اسود کو قتل کیا تو ہماری عملداری بدستور سابق پھر ہوگئی۔ اور ہم نے معاذ بن جبل کو بلایا۔ اور انہوں نے آکر ہم کو نماز پڑھائی اسوقت ہم سب خوشی منارہے تھے کہ اب کوئی ایسی بات نہ رہی جسے ہم برا سمجھتے ہین۔ صرف یہی چند سوار اسود کے باقی ہین جن کو اب ہم ٹھکانے لگا دین گے۔ مگر اسی مین ہمین خبر آئی کہ رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا۔ اس خبر کے پہونچتے ہی تمام معاملہ درہم وبرہم ہوگیا۔ اور تمام ملک مین گڑبڑی پھیل گئی۔

۲۰ بی بی فاطمہ اور عبد اللہ بن ابی بکر کی وفات اور یزدگرد کی تخت نشینی اور اسلم مولی عمر بن الخطاب

سنہ ۱۱ ہجری مین بی بی فاطمہ بنت نبی صلعم کی وفات بھی تیسری رمضان کو ہوگئی۔ اسوقت اون کی عمر کوئی انتیس برس کی تھی کہتے ہین کہ وہ نبی صلعم کی وفات کے تین مہینے بعد اور بعض کے قول کے بموجب چھ مہینے بعد مری ہین۔ اونہین حضرت علی اور اسما بنت عمیس نے غسل دیا۔ اور عباس بن عبد المطلب نے نماز پڑھائی۔ اور قبر مین عباس اور اون کے بیٹے فضل اور علی نے اتارا تھا۔

اسی سنہ مین حضرت عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق کا بھی انتقال ہوگیا۔ اون کے طائف مین ایک تیر آکر لگا تھا (جس کا ذکر اوپر آچکا ہے) اسوقت وہ رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ یہ تیر اون کے ابو محجن نے مارا تھا۔ اسوقت اوسی زخم نے عود کیا۔ اور شوال مین اونکا انتقال ہوگیا۔

اسی سال مین جسمین حضرت ابو بکر خلیفہ ہوے ہین بلاد فارس مین یزدگرد بادشاہ ہوا تھا۔

اور اسی سنہ مین حضرت عمر بن الخطاب نے اپنے مولی اسلم کو مکہ مین اشعریون سے مول لیا تھا۔

رِدّۃ (یعنی اسلامی بغاوت) کے حالات

۲۱ حضرت ابوبکر کا وجود اسلام کیلئے ایک نعمت ہونا — عبداللہ بن مسعود کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم کے بعد ہماری ایسی حالت ہوگئی تھی کہ اگر اللہ تعالی کی عنایت سے اوسوقت حضرت ابوبکر نہ ہوتے تو ہم سب تباہ و ہلاک ہوجاتے۔ حضرت ابوبکر نے یہ ارادہ کرلیا۔ کہ ہم اونٹ کے بچون اور دودہ کے جانورون کے لئے نہ لڑین بلکہ ہم عربی کہانے کہائین۔ اور اوسوقت تک کہ ہمین یقین کامل ہو (یعنے مرتے دم تک) ہم اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہین۔ پہر اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر کا دل اس بات پر جمادیا کہ وہ مرتدون سے لڑین۔ حضرت ابوبکر اون سے خطہ مُخزیہ اور حرب مجلیہ کے سوا اور کسی طرح راضی نہ ہوے۔ خطہ مُخزیہ سے یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ اس امر کا اقرار کرین کہ جو اون مین سے مارا گیا وہ فی النار ہوا۔ اور جو ہم مین سے مارا گیا وہ جنت مین گیا۔ اور جو ہمارے آدمی مارے گئے اونکی وہ دیت دین۔ اور جو کچہہ ہم نے اون سے لیلیا ہے وہ ہمارے لئے مباح ہے اور لوٹ مین آیا ہے۔ اور جو اونہون نے ہم سے لیا ہے وہ سب ہمین پہیر دین۔ اور حرب مجلیہ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے دیار سے نکل جائین۔

۲۲ عرب کا ارتداد اور اسد غطفان اور طی کا طلیحہ کے تابع ہونا۔ — رہے ردّۃ (یعنی بغاوت) کے حالات تو وہ اس طرح ہین کہ جب رسول اللہ صلعم کی وفات

ہوگیئی۔ اور حضرت ابو بکر نے اسامہ کے لشکر کو روانہ کیا۔ تو تمام عرب مرتد ہوگئے
اور ملک مین فساد کی آگ چارون طرف پہیل گئی۔ اور قریش اور ثقیف کے
سوا ہر ایک قبیلہ یا تو بالکل مرتد ہوگیا یا اوس کے خاص خاص لوگ مرتد ہوگئے
بجز قریش اور ثقیف کے کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نہ تھا کہ اوسمین کوئی نہ کوئی
مرتد نہ ہوا ہو۔ ان مین مسیلمہ اور طلیحہ کا معاملہ بہت بڑہ گیا۔ اور طلیحہ کے پاس
طی اور اسد کے عوام لوگ جمع ہوگئے۔ اور غطفان بھی عُیینہ بن حصن کے
سبب مرتد ہوگئے۔ کیونکہ عُیینہ کہتا تھا کہ اوس کے دونو حلیفون اسد او
غطفان مین سے اگر کوئی نبی ہو تو قریش کے نبی سے بہت اچھا ہے
سوا اس کے محمدؐ تو مر گئے ہین اور طلیحہ زندہ ہے۔ اسواسطے عُیینہ اوسکا
تابع ہوگیا۔ اور غطفان بھی اوسکو دیکھکر طلیحہ کی طرف رجوع ہوگئے تھے۔

اس وقت یمامہ اور بنی اسد وغیرہ کی طرف سے نبی صلعم کے رسول آئے۔
آپ کی وفات ہوچکی تھی۔ اونہون نے اپنے خطوط اس لئے حضرت ابو بکر کو
دئے۔ اور مسیلمہ اور طلیحہ کا سارا حال بیان کیا۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ
ابھی تم مت جاؤ۔ اور اپنے امراء وغیرہ کے رسولون کو بھی آنے دو۔ وہ اس
سے بڑہکر مصیبت کی خبرین لائینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ہر طرف سے
نبی صلعم کے امیرون کے خطوط آئے۔ کہ عرب مرتد ہوگئے اور عموماً یا خصوصاً
سب قبیلون مین بغاوت پہیل گئی ہے۔ اور مسلمانون پر اون کا تسلط ہوگیا
اسپر حضرت ابو بکر نے اون سے اسی بنا پر محاربہ اور قتال کیا کہ جس پر
رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے اور اون کے رسولون کو اپنے حکم سے

واپس کیا۔ اور اون کے پیچھے اپنے قاصد بھی روانہ کئے۔ اور اسامہ کے آنے کا انتظار کیا۔ کہ جب وہ آجائین تو دشمنون سے لڑائی کیجائے۔

۲۳ قضاعہ کلب اور قین اور سعد ہذیم پر رسول اللہ کے عامل اور اسامہ کا اونہین لوٹنا

رسول اللہ کے عمال مین سے قضاعہ اور کلب پر امرالقیس بن الاصبع الکلبی اور قین پر عمرو بن الحکم اور سعد ہذیم پر معاویہ الوالبی عامل تھے۔ ودیعۃ الکلبی اپنے توابع کے ساتھ مرتد ہوگیا۔ مگر امرالقیس اپنے اسلام پر جمے رہے۔ زجیل بن قطبتہ القینی بھی مرتد ہوگیا۔ ان مین سے عمرو اپنے اسلام مین مضبوط رہے۔ مگر معاویہ سعد ہذیم مین سے اپنے کچھہ توابع کے ساتھ مرتد ہوگیا۔ اسواسطے حضرت ابوبکر نے امرالقیس کو لکھا۔ جو سکینہ بنت الحسین کے نانا تھے اور امرالقیس اون کے حکم کے بموجب ودیعہ کو ساتھہ لیکر عمرو کے پاس گئے۔ اور زجیل کے مقابلہ مین جاکر قیام کیا۔ اور نیز معاویۃ العذری کے پاس بھی گئے۔ وہان حضرت اسامہ کے سوار بلاد قضاعہ مین پہونچے اور اونہین خوب لوٹا۔ اور غنیمت لے کر صحیح وسالم لوٹ آئے۔

طلیحۃ الاسدی کا حال

۲۴ طلیحہ کی نبوت اور اوسکی اتباع اور شورش

طلیحہ بن خویلد الاسدی بنی اسد بن خزیمہ سے تھا اور رسول اللہ صلعم کے حین حیات ہی نبی بن بیٹھا تھا۔ اس لئے رسول اللہ صلعم نے طلیحہ کے پاس ضرار بن الازور کو بھیجا۔ اور بنی اسد پر اونہین عامل مقرر کیا اور اونہین حکم دیا۔ کہ جو لوگ مرتد ہوگئے ہین اون کا انتظام کرین۔ اس سے

طلیحہ کی قوت مین ضعف آگیا۔ اور اوس مین کچھہ باقی نہ رہا۔ صرف اتنی ہی کسر رہ گئی۔ کہ اوسے پکڑ کر تلوار سے مار دیا جائے مگر تلوار نے اوسپر کچھہ اثر نہ کیا۔ اس سے لوگون مین یہ مشہور ہو گیا۔ کہ ہتیار طلیحہ پر اثر نہین کرتے ہین۔ اس شہرت سے اوسے یہ فائدہ ہوا۔ کہ لوگ اوس کے پاس بکثرت جمع ہو گئے۔ اوسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا۔

اب تو طلیحہ کی ہمت بڑہ گئی۔ اور وہ کہنے لگا کہ میرے پاس جبرئیل آیا کرتے ہین۔ اور کچھہ اکاذیب بھی اپنے طرف سے جوڑ جاڑ کر اون کو مسجع کیا۔ اور کہنے لگا کہ نماز مین سجدہ نہ کرو۔ اللہ تعالی کو تمہارے منہون کے خاک پر رگڑنے سے کچھہ فائدہ نہین ہوتا۔ اور نہ اوسے تمہاری پشت کے خم کرنے کی کوئی ضرورت ہے اللہ تعالی کو کھڑے ہو کر یاد کرنا اور اوسکی پرستش کرنا ہی کافی ہے۔ اور اور بھی کتنی ہی باتین اس طرح کی اوس نے بنالی تھین۔ اور عرب قومی عصبیت کے سبب سے اوس کے ساتھہ مل گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اوسکی اتباع اکثر بنی اسد اور غطفان اور طی سے تھی۔

جب طلیحہ کی اتباع بکثرت ہو گئے۔ تو فزارہ اور غطفان طیبہ کے جنوب کی طرف بڑہ آئے۔ مگر طی اپنے علاقہ کے حدود پر اور اسد سمیرا ہین ہی مقیم رہے۔ اور عبس اور ثعلبہ بن اسد اور مرہ ربذہ کے پاس ابرق مین مجتمع ہوے۔ اور بنی کنانہ کے کچھہ آدمی آکر اون سے مل گئے۔ اس سے ان لوگون کی اوس ملک مین گنجائش نہ رہی۔ اور اونہین دو فریق مین منقسم ہونا پڑا۔ ایک فریق تو ابرق ہین ہی ٹھیرا رہا۔ اور دوسرا فریق ذی القصہ کو چلا آیا۔ اس فریق کی جو ذی القصہ آگیا تھا

طلیحہ نے مدد کی۔ اور اپنے بھائی حبال کو اون پر بھیجدیا۔ یہ حبال ان لوگون کا امیر بنا اور اون کے ساتھ جو لوگ ذُبل اور لیث اور مدلج کے تھے اونکا بھی امیر مقرر ہوا

۲۵ مرتدین کا زکوۃ دینے سے انکار۔ اور اوسپر حضرت ابوبکر کا اون سے لڑنا اور مرتدین کا حملہ مدینہ پر اور مسلمانون کا اونہین شکست دیکر تعاقب کرنا۔

اب ان لوگون نے مدینہ مین پیغام بہیجا۔ کہ نماز تو پڑہین گے مگر زکوۃ نہ دینگے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ اگر وہ لوگ ایک عقال کے دینے سے بھی انکار کرینگے تو مین اون پر جہاد کرونگا۔ (عقال کے معنی رسی کے ہین۔ یعنی اگر وہ زکوۃ کے اونٹون کی رسی دینے سے بھی انکار کرینگے تب بھی مین اون سے لڑونگا مفسرین نے اس کے معنی مین اختلاف کیا ہے۔ اوسکا لکھنا یہان کچھہ ضرور نہین ہے مگر علامہ ابن اثیر کہتے ہین کہ) عقال اوس صدقہ کو کہتے ہین جو صدقہ والون کے ہی خرچ مین آئے۔

پھر حضرت ابوبکر نے اون کے قاصدون کو واپس کردیا۔ اور اون کے ایلچی لوٹ کے چلے گئے۔ اور اپنے لوگون سے جاکر کہا۔ کہ مدینہ مین لوگ بہت تھوڑے ہین۔ اور اونہین اس امر کی طمع دلائی۔ کہ وہ مدینہ پر حملہ کرین ادہر جب ایلچی واپس چلے گئے تو حضرت ابوبکر نے مدینہ کے انصار پر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور ابن مسعود کو افسر مقرر کیا۔ اور دشمن کے اور اوسکی تاخت کے قرب کے خوف سے تمام اہل مدینہ کو حکم دیا۔ کہ وہ مسجد مین حاضر رہا کرین۔

تین دن ہی گزرے تھے۔ کہ دشمنون نے مدینہ پر شام آکر حملہ کیا۔ اور کچھہ لوگ ذی حسی امین بھی اپنی امداد کے لئے چھوڑ آئے۔ اور رات کے وقت

انقاب مین چڑہ آئے ۔ وہان حضرت ابوبکر کے سپاہی موجود تھے ۔ اونہون نے دشمنون کو روکا ۔ اور حضرت ابوبکر کو اونکی خبر پہونچی ۔ ابوبکر اہل مسجد کو نواضح (پانی لانے والے اونٹون) پر سوار کرا کر وہان پہونچے ۔ اور دشمنون کو پسپا کر کے ذی حسی تک اونکا تعاقب کیا ۔

ذی حسی مین اون کی امدادی فوج نکل پڑی ۔ اور زمین پر مشکین لڑکا دین کہ جن مین اونہون نے ہوا بھر رکہی اور اونہین رسیون سے باندہ رکہا تھا ۔ اس سے مسلمانون کے اونٹ بھڑک گئے جن پر مسلمانون کے سپاہی سوار تھے ۔ اونٹ اونہین لیکر ایسے بھاگے ۔ کہ مدینہ ہی مین آکر دم لیا ۔ اسوقت کوئی مسلمان مارا تو نہین گیا ۔ مگر کفار کے دل مین یہ خیال آگیا کہ مسلمانون کا کام بگڑ گیا ۔ اس لئے اونہون نے اپنے اون آدمیون کو جو ذی القصہ مین تھے کہلا بھیجا ۔ کہ مسلمانون کو شکست ہوگئی ۔ وہ سنتے ہی اپنے رفیقون کے پاس کو دوڑ آئے ۔

ادہر حضرت ابوبکر نے رات بھر مسلمانون کے سپاہیون کا انتظام کیا اور ترتیب کے ساتھ پیادہ نکلے ۔ اسوقت ابوبکر کے میمنہ پر نعمان بن مقرن اور میسرہ پر عبداللہ بن مقرن اور چنداول پر سوید بن مقرن تھے ۔ ابھی اچھی طرح صبح ہونے بھی نہین پائی تھی کہ مسلمان دشمنون کے سر پر جا پہونچے ۔ اور اونہین اوسوقت خبر ہوئی کہ مسلمان اوس ٹیلے پر پہونچ گئے جس پر کہ دشمن پڑے ہوے تھے ۔ اور اونہون نے کفار کو قتل کرنا شروع کردیا ۔ اس فرتی کا یہ نتیجہ ہوا ۔ کہ آفتاب کی کرنین پہوٹنے سے بھی پہلے دشمن پیٹھہ پہیر کر چلدئے اور مسلمان اون پر ایسے غالب ہوگئے ۔ کہ اون کے پیچھے رہے ہوے مال و اسباب کو بھی لیلیا ۔ اور پس ماندونکو

قتل کرڈالا۔ اور پھر حضرت ابوبکر نے ذی القصہ تک اون کا تعاقب کیا۔ اور وہان جاکر قیام کیا۔ اور پھر نعمان بن مقرن کو کچھہ آدمی دیکر وہان مقرر کرکے مدینہ لوٹ آئے یہ حضرت ابوبکر کی سب سے اول فتح تھی۔ اس سے مشرک بہت ذلیل وخراب ہو گئے۔ اسوقت اون سے اور تو کچھہ نہ ہوسکا۔ مگر بنی عبس اور ذبیان نے اپنے قبائل کے مسلمانون کو پکڑا۔ اور اونہین قتل کرڈالا۔ جب یہ بات حضرت ابوبکر نے سنی تو اونہون نے قسم کہاکر کہا۔ کہ جن مشرکون نے مسلمانون کو قتل کیا ہے اونہین کے برابر بلکہ اون سے بھی زیادہ مین اون مشرکون کو قتل کرڈالونگا۔

۲۶ اسامہ کی واپسی اور ابوبکر کا ابرق مین جاکر بنی عبس اور بنی ذبیان کو شکست دینا

اب مسلمانون کی قوت وثبات کو ترقی ہوگئی اسی وقت اون لوگون کے پاس سے جو وصول صدقات پر مقرر تھے اور جن مین صفوان اور زبرقان بن بدر اور عدی بن حاتم بھی تھے مدینہ مین صدقہ آئے۔ اسوقت اسامہ کو مدینہ سے نکلے ہوے پورے ساٹھہ روز نہ ہوے تھے۔ اس سے تین روز بعد اسامہ بھی آگئے بعض نے کہا ہے کہ اسامہ کے جانے اور آنے مین چالیس دن لگے تھے۔

غرض جب اسامہ آگئے۔ تو حضرت ابوبکر نے اونہین مدینہ پر اپنا خلیفہ کیا اور جو لشکر اون کے ساتھہ گیا تھا اوسے بھی اون کے پاس چھوڑا۔ کہ اسمین اونکا لشکر اور لشکر کے اونٹ آرام کرلین۔ پھر اپنے آدمیون کو ساتھہ لیکر نکلے اگرچہ مسلمانون نے اونہین بہت کچھہ منع کیا۔ اور قسمین بھی دین۔ مگر اونہون نے نہ مانا۔ اور کہا کہ مین خود اس کام کو اس لئے کرتا ہون۔ کہ تم لوگ مجھے دیکھکر میری اقتدا کرو۔ اور پھر ذی حسی اور ذی القصہ کو گئے اور بڑھکر ابرق مین جاکر ڈیرہ ڈالے

اور وہان دشمنون سے لڑے - اللہ تعالیٰ نے مشرکون کو شکست دی - اور ابوبکر نے حُطَیئہ کو قید کر لیا - اور بنی عبس اور بنی بکر بھاگ گئے - اور ابوبکر ابرق مین تین روز ٹھیرے رہے - اور بنی ذبیان پر ایسے غالب ہوگئے کہ اون کا ملک مسلمانون کے قبضہ مین آگیا - اور اون کے حما مین مسلمانون کے جانور چرنے لگے - اور اونکے صدقات بھی مسلمانون کے ہاتھہ لگ گئے -

یہ عبس اور ذبیان جب یہان سے بھاگے - تو طلیحہ کے پاس پہونچے جو اسوقت سمیرا سے نکل کر بزاخہ مین آگیا تھا - اور وہان ٹھیرا ہوا تھا - اس کے بعد حضرت ابوبکر مدینہ لوٹ آئے -

۲۷ حضرت ابوبکر کا فوج کو امراء مین منقسم کرکے مرتدین کی تنبیہ کے لئے روانہ کرنا اور مرتدین کو اسلام لانیکے لئے فرمان بھیجنا -

جب اسامہ اور اون کے لشکر نے آرام لیلیا - اور گرد نواح سے مسلمانون کے پاس صدقات بھی اس کثرت سے آگئے - کہ اونکی ضرورتون سے بھی فاضل بچ رہے تو حضرت ابوبکر نے بعوث (یعنی فوج کے دستہ) بنائے - اور اون کے لوا (جھنڈے) تیار کئے - چنانچہ اون کے گیارہ لوا ہوے -

اول لوا خالد بن الولید کو دیا - اور انہین حکم دیا کہ طلیحہ بن خویلد کی طرف جائین اور جب وہان سے فارغ ہو جائین تو بطاح مین مالک بن نویرہ اگر سرکشی کرے تو اوسکی گوشمالی کرین -

دوسرا لوا عکرمہ بن ابی جہل کو دیا - اور انہین مسیلمہ کی طرف روانہ کیا - تیسرا لوا مہاجر بن ابی امیہ کو دیکر اسود عنسی کے لشکر پر بھیجا - اور فرمایا کہ قیس بن مکشوح کے مقابلہ مین اَبنا کی معاونت کرنا - (ابنا اون لوگون کو کہتے ہین جو یمن مین اہل فارس کی

اولاد کے لوگ تھے) اور یہ بھی اوس سے کہا۔ کہ وہان سے آگے بنی کندہ کی طرف بھی جائے جو حضرموت مین تھے۔ چوتھا لوا خالد بن سعید کا تھا۔ جسے اونہون نے مشارف الشام پر بھیجا تھا پانچوان لوا عمرو بن العاص کو دیا۔ اور اونہین بنی قضاعۃ پر بھیجا۔ چھٹا حذیفہ بن محصن الغلفانی کو عنایت کرکے دبا کے باشندون کی طرف بھیجا۔ اور ساتوان عرفجہ بن ہرثمہ کو دیا۔ اور مہرہ مین جلنے کا اونہین حکم دیا۔ اور ان دونو کو فرمایا کہ دونو ملکر ایک دوسرے کے مشورہ سے کام کیا کرین۔ اور شرجیل بن حسنہ کو عکرمۃ بن ابی جہل کے پیچھے روانہ کیا۔ اور کہا کہ جب یمامہ سے فراغت حاصل ہوجائے تو تم قضاعہ مین چلے جانا۔ اور اپنے سوارون کو لیکر مرتدین سے لڑنا۔ نوان لوا معن بن حاجز کو دیا۔ اور کہا۔ کہ بنی سلیم پر جو ہوازن کے لوگ اون کے ساتھ ہین اونکی جاکر تنبیہ کرے۔ دسوان سوید بن مقرن کو دیا۔ اور یمن کے تہامہ کو اوسے روانہ کیا۔ گیارہوان آخری لوا علاء بن الحضرمی کو دیکر بحرین کو جانیکا حکم دیا۔

جب لشکر اس طرح مرتب ہوگیا۔ تو ذی القصہ سے ہی یہ سب امیر اپنی اپنی منزل مقصود کو چلدیے۔ اور ہر ایک امیر کے ساتھ اوس کا لشکر روانہ ہوا۔ اور ہر ایک امیر کو حضرت ابوبکر نے نصیحتین کرکے اون سے اون پر عمل کرنے کا عہد بھی لیا اور تمام مرتدین کو خواہ کسی قبیلہ اور ملک کے ہون سب کے نام ایک ہی فرمان تحریر فرمایا اور اوس مین اون سے کہا۔ کہ پھر اسلام کی طرف رجوع کرین۔ ورنہ اسکا نتیجہ اچھا نہوگا اور یہ فرمان اپنے قاصدون کے ہاتھ اون کے پاس روانہ کئے

٢٨ خالد کا بنی طی پر جانا اور تاخت کی دہمکی دینا اور عدی کی وساطت سے اونہین پھر مسلمان کرنا

جب عبس اور ذبیان بھاگ گئے۔ اور بزاخہ کے مقام پر طلیحہ کے پاس پہونچے تو اوس نے بنی طی

کے بطون جدیلہ اور غوث کے پاس آدمی بھیجے۔ کہ وہ اوس سے آکر ملحق ہو جائین۔ چنانچہ اون مین کے کچھہ لوگ جلدی جلدی اوس کے پاس جا پہونچے اور طلیحہ نے اپنے لوگون سے بھی کہا۔ کہ وہ بھی اوس کے پاس آکر شامل ہو جائین۔ چنانچہ وہ بھی آ گئے۔ اور طلیحہ کے پاس جمع ہو گئے۔

ادہر حضرت ابوبکر عدی بن حاتم کو خالد سے پیشتر ہی طی کے طرف بھیج چکے تھے اب اسوقت خالد کو اوس کے پیچھے بھیجکر اونہین حکم دیا تھا۔ کہ کاروائی بنی طی سے ہی شروع کرین۔ اور اون سے فراغت حاصل کر کے بزاخہ کی طرف جائین۔ اور جب یہان سے بھی فارغ ہو جائین۔ تو دوسری جگہہ کو جانے کے واسطے اذن حاصل کرین۔ بلا اذن نہ جائین۔

خالد کی روانگی کے بعد حضرت ابوبکر نے یہ مشہور کیا۔ کہ وہ خود بھی لشکر لیکر خیبر کی طرف جاتے ہین۔ کہ خالد سے جا کر ملجائین۔ اس شہرت سے دشمن کو خوف دلانا منظور تھا۔

ادہر عدی جب طی مین پہونچے۔ تو اونہون نے جا کر اونہین اسلام کی دعوت دی۔ اور سرکشی کے نتیجے سے خوف دلایا۔ اس لئے طی نے اونکی بات مان لی۔ اور اون سے کہا کہ تم خالد کے لشکر مین جاؤ۔ اور اوسے یہان سے پیچھے ہٹا دو۔ تا کہ ہم طلیحہ کے پاس سے نکلین۔ اگر خالد کا لشکر پاس ہوگا اور ہم نکلین گے تو طلیحہ ہمین قتل کر ڈالیگا اسواسطے خالد کے پاس گئے۔ اور اون سے جا کر اس کا ذکر کیا اور لشکر ہٹانے کے لئے اونکو راے دی خالد نے اپنا لشکر کچھہ دور پیچھے ہٹا لیا۔ اسپر طی کے لوگون نے اپنے اون بھائی بندون کے پاس آدمی بھیجے جو طلیحہ کے پاس تھے

اور اونہین اپنے پاس بلا لیا۔ پہر طی مسلمان ہوکر حضرت خالد کے پاس چلے آئے
پھر خالد نے جدیلہ پر جانے کے ارادہ سے کوچ کیا۔ عدی نے کہا کہ ذرہ ٹہیرو۔
اور پھر عدی اون کے پاس گئے۔ اور اون سے کہا۔ کہ مسلمان ہو جاؤ۔ بنی جدیلہ
نے عدی کے کہنے کو مان لیا۔ اور مسلمان ہو گئے۔ اور عدی نے آکر خالد کو
اون کے مسلمان ہو جانے کی خبر دی۔ پہر ان جدیلہ کے لوگون مین سے ہزار سوار
بھی حضرت خالد کے لشکر مین آکر شامل ہو گئے۔ عدی بنی طی کے ملک مین سب سے
اچھے شخص تھے۔ اور یہ طی کی خوش قسمتی تھی کہ وہ اون مین پیدا ہوئے تھے
جس کے باعث اونکی قوم مین نہایت خیر و برکت اللہ تعالی نے دی۔ (مگر آیندہ
فقرہ سے قیاس چاہتا ہے کہ بنی طی کا اسلام حضرت خالد کی دانشمندی سے تھا
نہ عدی کی دانائی سے عدی محض سیدہے دیندار تھے معاملہ فہم نہ تھے اور
خالد حقیقت کار کو خوب جانتے تھے)

۲۹ عکاشہ اور ثابت کی شہادت اور خالد کا بنی طی سے مدد لینا اور عدی کی سادہ مزاجی

اب حضرت خالد نے عکاشہ بن محصن اور ثابت بن ارقم انصاری کو کچہہ فوج دی۔ اور طلیعے کے طور پر طلیحہ کی طرف آگے روانہ کیا۔ اُدہر سے طلیحہ نے اپنے بھائی حبال کو اون کے مقابلہ پر بہیجا۔ اونہون نے اوسے مار ڈالا۔

جب یہ خبر طلیحہ کو پہونچی۔ کہ حبال مارا گیا۔ تو وہ خود فوج لیکر عکاشہ کے مقابلہ کو نکلا۔ اور اپنے بھائی سلمہ کو بھی ساتہہ لیا۔ اور پہر لڑائی مین طلیحہ نے عکاشہ کو اور اوس کے بھائی سلمہ نے ثابت کو مار ڈالا۔ اور پھر اپنے مقام کو دونو لوٹ گئے
جب خالد اپنی فوج کو لیکر آگے گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ عکاشہ اور ثابت دونو

مارے گئے ہین۔ مسلمانون کو ان کے قتل سے بڑا رنج ہوا۔ خالد اون کو لیکر طی کے طرف واپس چلے آئے۔ اور مدد کے لئے اون سے درخواست کی۔ بنی طی نے اون سے کہا کہ بنی قیس کے مقابلہ کے واسطے تو ہم کافی ہین اور اون سے لڑین گے رہے بنی اسد جو طلیحہ کے ساتھ ہین وہ ہمارے حلیف ہین اون سے ہم نہ لڑین گے۔ خالد نے کہا جس فریق سے چاہو تم لڑو۔ مین تمہین تمہاری مرضی پر چھوڑتا ہون۔ لیکن عدی نے کہا نہین۔ اگر یہ لشکر اون لوگون کے مقابلے کو جائے جو قریب کے رشتہ دار ہین تو مین اپنے قریب کے ہی رشتہ دارون پر جہاد کرون گا۔ اور حلف کے سبب سے تو مین بنی اسد کے جہاد سے کبھی باز نہ رہون گا۔ خالد تو معاملات کی حقیقت کو سمجھتے تھے اور بڑے مدبر آدمی تھے اونہون نے عدی سے کہا کہ کسی فریق سے بھی لڑو جہاد دونو پر ہوگا۔ اس لئے تمہین چاہئے کہ اپنی قوم کی رائے کی مخالفت نہ کرو۔ جس فریق سے وہ لڑنے کے واسطے خوش ہون اوس سے لڑو۔

۳۰ خالد کی چڑہائی طلیحہ پر اور عیینہ کا طلیحہ کی جھوٹی نبوت کو دیکھ میدان جنگ سے چلدینا اور مرتدین کی شکست

پھر خالد نے دشمن سے لڑائی کے لئے تیاری کی۔ اور اوسکی طرف کوچ کیا۔ بزاخہ مین فریقین کا سامنا ہوا۔ بنی عامر بھی وہین قریب تھے۔ اور یہ انتظار کر رہے تھے کہ کس کی فتح و شکست ہوتی ہے۔ انجام کار یہ جس کا پلہ بھاری دیکھین گے اوسی طرف ہو جائین گے۔

پھر بزاخہ مین فریقین کی لڑائی ہوئی۔ عیینہ بن حصن اپنے بنی فزارہ کے سات سو آدمی لئے طلیحہ کے ساتھ تھا۔ جب لڑائی کی خوب گرما گرمی ہوئی۔

توطلیحہ اوسوقت نبوت کا اظہار کرنیکے لئے چادر لپیٹ کر بیٹھا اور بولا کہ اب مجھہ پر وحی آئے گی۔ اس لڑائی کی شدت کو دیکھکر عُیینہ طلیحہ کے پاس گیا۔ اور اوس سے پوچھا۔ کہ کیا جبرئیل تیرے پاس آیا۔ طلیحہ نے کہا ابھی تو نہین۔ عیینہ نے کہا۔ تو کب تک نہین آئے گا۔ واللہ ہمارا تو کام ہو چلا پھر لوٹ گیا اور میدان جنگ مین جاکر خوب جوش سے لڑنے لگا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد طلیحہ کے پاس تیسرے مرتبہ آیا۔ اور پوچھا کیا اب بھی جبرئیل آیا یا نہین۔ طلیحہ نے کہا ہان آیا ہے۔ پوچھا کہ کیا خبر لایا اور تجھہ سے کیا کہہ گیا۔ کہا جبرئیل مجھہ سے کہہ گیا ہے کہ اِنَّ لک رحیً کرحاہ وحدیثاً لا تنساہ (تیرے لئے لڑائی کی سختی ایسی ہی ہوگی جیسی کہ اوس (خالد) کیلئے ہوگی۔ اور ایک معاملہ ایسا گزریگا۔ کہ تو اوسے کبھی فراموش نہ کرے گا) عیینہ نے یہ سن کر اپنے لوگون سے کہا۔ کہ اللہ جانتا ہے کہ ہم تم سے بھی ایسا ہی معاملہ گزرے گا جسے ہم کبھی نہ بھولین گے۔ بنی فزارہ چلو اپنے گھرون کو لوٹ چلو۔ طلیحہ بڑا جھوٹا ہے۔ پھر وہ لوگ لوٹ گئے۔ اور دشمنون کو شکست ہو گئی۔

۱۱۱ طلیحہ کا اسد اور غطفان کے اسلام لانے پر اور عیینہ کا گرفتار ہو کر مسلمان ہونا اور طلیحہ کی بیعت حضرت عمرؓ سے اور شہادت

طلیحہ نے ایک گھوڑا اپنے لئے اور ایک اونٹنی اپنی بی بی نوار کے لئے پہلے ہی سے تیار کر رکھی تھی۔ جب مسلمان اوس پر پہونچ گئے۔ تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور عورت کو بھی ساتھ لیا۔ اور بھاگ کر اون کے ہاتھہ سے بچ گیا۔ اور بنی فزارہ سے کہہ گیا۔ کہ جس کسی سے ممکن ہو تو وہ ابھی ایسے ہی اپنی عورت کو لیکر اڑ جائے۔ پھر وہ شام کے ملک مین چلا گیا۔ اور کلب مین جاکر رہنے لگا

مگر جب اوس نے سنا کہ اسد اور غطفان مسلمان ہو گئے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ اور حضرت ابو بکر کی وفات پانے تک وہین کلب مین ہی رہا۔ ایک مرتبہ اسی زمانہ مین عمرہ کی نیت سے مکہ کو جاتا تھا کہ اسی مین مدینہ کے قرب وجوار مین ہوکر اوسکا گزر ہوا۔ لوگون نے حضرت ابو بکر سے عرض کیا کہ طلیحہ جاتا ہے ابو بکر نے کہا مین کیا کرون۔ وہ تو اب مسلمان ہو گیا ہے۔

پھر حضرت عمر کے زمانہ مین وہ اون کے پاس آیا۔ اور اون کے خلیفہ ہونے پر بیعت کرنا چاہا حضرت عمر نے کہا تو عکاشہ اور ثابت کا قاتل ہے۔ مین تو تجھ سے کبھی راضی نہین ہونگا۔ بولا کہ امیر المومنین آپ کو اون دونو کی طرف سے کیون غم ہوا۔ اونہین اللہ تعالی نے میرے ہاتھ سے شہید کر کے اکرام اور امتیاز بخشا اور اون کے ہاتھ سے مجھے تباہ نہ ہونے دیا۔ اسپر حضرت عمر نے اوسکی بیعت قبول کر لی اور پوچھا بولو ابھی کچھ کہانت اور بھی باقی ہے۔ کہا ایک دو سانسین۔ پھر اپنی قوم مین لوٹ گیا۔ اور ہمیشہ اونہین مین مقیم رہا۔ اخیر وقت مین عراق کے لشکر کے ساتھ گیا۔ اور حضرت عمر کے ہی زمانہ خلافت مین جنگ نہاوند مین شہید ہوا۔

جب طلیحہ کے لشکر کو ہزیمت ہو گئی۔ تو اس کے بعد عیینہ بن حصن گرفتار ہو گیا۔ اور حضرت ابو بکر کے پاس پکڑا آیا۔ جب مدینہ کے بچون نے اوسے دیکھا کہ مشکین بندھی ہوئی ہین۔ اور پہلے اوسکی بڑی عزت واکرام دیکھ چکے تھے تو وہ کہنے لگے اے دشمن خدا تو ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گیا یہ کیا غضب کیا اوس نے کہا مین مسلمان ہی کب ہوا تھا۔ مگر حضرت ابو بکر نے اسپر بھی اوسکی

جان بخشی کردی۔

ایک اور شخص طلیحہ کے ہمراہیون مین سے پکڑا گیا تھا جو اوس کے حالات سے خوب واقف تھا خالد نے اوس سے پوچھا کہ طلیحہ اپنی نبوت کی کیا کیا باتین کہا کرتا تھا۔ کہا جو وحی اوسپر آیا کرتی تھی اوسمین سے ایک یہ بات بھی اوسنے کہی تھی

وَالحمامِ وَالیمامِ وَالصُّرَدِ الصَّوامِ قد صُمنَ قبلکم باعوامِ لیبلغنَّ ملکنا العراقَ وَالشام

(قسم ہے کنٹھ دار پرندون اور جنگلی کبوترون اور ترستی کی جو خشک زمین مین رہتی ہی اور چڑیون کا شکار کرتی ہے) کہ سالہاے دراز سے زمانہ گزشتہ مین یہہ ٹھہر چکا ہے کہ ہمارا ملک عراق اور شام تک پھونچے گا)

ان لوگون کی لوٹ مین سے سبایا نہین ہاتھہ آرہے تھے۔ کیونکہ اونہون نے پہلے ہی اپنے حریم کی حفاظت کرلی تھی۔ اور جب وہ بھاگ گئے تو اس خوف سے کہ کہین اون کے بال بچون کو مسلمان گرفتار نہ کرلین وہ سب مسلمان ہوگئے۔ اور اس طرح اسلام والون کی لوٹ سے صاف بچ گئے۔

بنی عامر اور ہوازن اور سلیم کا ارتداد

۴۳ بنی عامر کی دورنگی اور علقمہ کا ارتداد اور اسلام اور قعقاع کی اوسپر تاخت اور اوس کے اہل عیال کی گرفتاری

اس زمانہ مین بنی عامر کی حالت دورنگی ہو رہی تھی۔ کوئی تو اون مین مرتد ہو جاتا تھا۔ اور کوئی اون مین سے اسلام پر ہی قائم رہتا تھا اور اس بات کا وہ انتظار کر رہے تھے کہ اسد و غطفان کیا کرتے ہین۔ اون کی جو حالت ہوگی ہم بھی خیر کو وہ ہی اختیار کرین گے۔

بنی عامر مین سے کعب اور اون کے ساتھیون پر قرۃ بن ہبیرہ سردار تھا

اور کلاب اور اون کے ساتہیون پر علقمہ بن علاثہ سردار تھا۔ یہ علقمہ پہلے مسلمان ہوگیا تھا۔ مگر رسول اللہ صلعم کے ہی زمانہ مین مرتد ہوکر شام کو چلا گیا تھا یہ واقعہ فتح طائف سے پچھلے کا ہے۔ جب رسول اللہ کی وفات ہوگئی۔ تو بڑی تیزی اور سرعت کے ساتہہ شام سے دوڑا آیا۔ اور بنی کعب مین آکر لشکر ڈالا

جب اس کی خبر حضرت ابوبکر کو پہونچی تو آپ نے قعقاع بن عمرو یا قعقاع بن سور کو کچہہ فوج دیکر علقمہ کی سرکوبی کو روانہ کیا۔ اور کہا علقمہ پر جا کر تاخت کرو تعجب نہین کہ تم اوسے قتل کر ڈالو۔ یا گرفتار کر لاؤ۔

قعقاع اوس چشمہ پر پہونچا جہان علقمہ پڑا ہوا تھا۔ اور اوس پر حملہ کیا۔ علقمہ کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ ہر وقت مستعد رہتا تھا وہ یہ دیکھتے ہی گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگ چلا۔ اور مسلمانون نے بھی گھوڑے جہپٹائے مگر وہ اون سے آگے نکل کر بچ گیا۔ مگر اپنے اہل وعیال کو چھوڑ گیا۔ قعقاع نے اونہین پکڑ لیا۔ اور حضرت ابوبکر کے پاس اونہین پکڑ لایا مگر اونہون نے کہا کہ علقمہ نے جو کچہہ کیا اوسمین ہمارا کیا قصور ہے علقمہ جانے اور اوس کے افعال جانین اوسکا جواب اوس سے لیجئے۔ ہم نے تو دین اسلام سے سرمو تجاوز نہین کیا ہے۔ ادہر یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر کے پاس اس قسم کی کوئی خبر نہین آئی ہے۔ کہ اوس کے اہل وعیال اپنے گھرون سے نکلکر کہین گئے ہون اس لئے حضرت ابوبکر نے اونہین بے قصور ثابت ہونے پر چھوڑ دیا۔ پہر علقمہ مسلمان ہوگیا۔ اور ابوبکر نے اوس کے اسلام کو قبول کر لیا۔

۳۳ بنی عامر کا اسلام اور بنی اسد غطفان وغیرہ کے مجرمون کو حضرت خالد کا سزائین دینا۔

پہر جب بزاخہ والون کو شکست ہوگئی۔ تو بنی عامر

آگے بڑہے اور حضرت خالد کے پاس آکر کہنے لگے کہ جس دین سے ہم نکل گئے تھے اوسی مین پھر داخل ہونا چاہتے ہین - اور اللہ اور اوس کے رسول پر ایمان لاتے ہین - خالد نے اون سے اوسیطرح بیعت لی - جیسے بزاخہ والون سے لی تھی - اور اونہون نے اسلام کی اطاعت مین اپنی گردنین جہکا دین - اونکی بیعت یہ تھی - کہ خالد اون سے کہتے تھے - اللہ تعالے سے تم عہد و میثاق کرو کہ اللہ اور اوس کے رسول پر تم ایمان لاتے ہو - اور نماز پڑہو گے - اور زکوۃ دو گے - اور اسی طریق پر تمہاری اولاد اور عورتین بھی رہین گی وہ لوگ کہتے تھے بہت اچھا ہان ایسا ہی کرین گے -

بنی اسد اور غطفان اور طی اور سلیم اور عامر نے ردۃ کے وقت مسلمانون پر بڑی سختیان کی تھین - اور مسلمانون کو جلایا تھا اور اون کے ناک کان کاٹے تھے - اب جب یہ لوگ مطیع ہو گئے - تو حضرت خالد نے اون کی اطاعت اوسوقت تک قبول نہین کی - کہ جب تک اونہون نے اپنے قبائل کے اون لوگون کو پکڑ کر حاضر نہ کر دیا - کہ جنہون نے یہ زیادتیان مسلمانون پر کی تھین - ہرچند اونہون نے عذر کئے - مگر خالد نے ایک نہ سنی - جب وہ مجرم لوگ پکڑے آئے تو خالد نے اون کے ناک کان کاٹے - اور اون کو جلایا - اور اون کے پتھرون سے سر کچلے - پہاڑون پر سے اونہین گرایا - اور کنوؤن مین اون کو ڈالا (غرض بڑی سختیون سے اون کو اونکی بدافعالیون کی سزا دی تاکہ دوسرون کے لئے عبرت ہو اور آیندہ پہر کوئی ایسا نہ کرے) اور ان سب معاملات کی کیفیت بھی حضرت ابوبکر کے پاس بہیجدی -

اور پھر قرہ بن ہبیرہ کو اور اوس کے ساتھہ اور کتنے ہی آدمیون کو باندھکر اور بغیر زہیر کو حضرت ابو بکر کے پاس روانہ کر دیا۔

۳۴ ام زمل کا ارتداد اور عظمت و شوکت اور خالد کا لڑکر اوسے قتل کرنا۔

اب اُمِ زمل کا حال سنئے۔ اوس کے پاس غطفان طی سلیم ہوازن وغیرہ کے بچے کھچے بھگوڑے آوارہ لوگ کچھہ جمع ہو گئے تھے۔ اور اوس کا نام ام زمل سلمی بنت مالک بن حذیفہ بن بدر تھا۔ اس کی مان ام قرفہ بنت ربیعہ بن بدر تھی۔ اور یہ ام زمل اپنی مان ام قرفہ کے زمانہ مین گرفتار ہو کر آئی تھی۔ اور بی بی عائشہ کے حصہ مین آئی تھی۔ لیکن بی بی عائشہ نے اوسے آزاد کر دیا تھا۔ اور وہ اپنی قوم مین لوٹکر چلی گئی تھی۔ اور وہان جاکر مرتد ہو گئی تھی۔ اور بھگوڑے اوس کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ اونہین لیکر اٹھی۔ اور اونہین لڑنے کا حکم دیا۔ اس سے اوسکے پاس آدمی بکثرت فراہم ہو گئے۔ اور اوسکی عظمت و شوکت بہت بڑہ گئی۔

جب یہ کیفیت حضرت خالد کو پہونچی۔ تو وہ اوس کی طرف روانہ ہوے اور جب فریقین کا مقابلہ ہوا تو بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اسوقت ام زمل اوس اونٹ پر سوار کھڑی تھی۔ جو اوسکی مان کا تھا۔ اور اوسکو بھی اسوقت وہ ہی عزت و شوکت حاصل ہو گئی تھی جو اوسکی مان ام قرفہ کو حاصل تھی۔ آخر لڑائی مین مسلمانون کے آدمی اونٹ تک پہونچ گئے۔ اور اوسکی کونچین کاٹ دین۔ اوس ام زمل کو مار ڈالا۔ اس کے اونٹ کے گرد سو آدمی مارے گئے تھے۔ پھر جب فتح ہو گئی۔ تو اوسکا حال خالد نے حضرت ابو بکر کی خدمت مین روانہ کیا۔

۳۵ فجاءۃ کا ارتداد اور طریفہ کا اوسے گرفتار کرنا اور ابو بکر کا اوسے جلوانا۔

اب فجاءۃ السلمی کا حال لیجئے۔ اس کا نام ایاس

بن عبد یالیل تھا یہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا تھا۔ اور اون سے کہا تھا کہ مجھے کچھ ہتیار دیجئے ۔ مین مرتدین پر جہاد کرونگا۔ حضرت ابوبکر نے اوسے ہتھیار دئے اور اوسے امیر بنا دیا جب وہ یہان سے نکلکر چلا گیا۔ تو جاکر مسلمانون کے برخلاف ہو بیٹھا۔ اور فوج لیکر اہل اسلام سے لڑنے کے لئے چلا۔ اور آکر جوا مقام مین فرو کش ہوا۔ اور بنی شرید کے ایک شخص نُجبَة بن ابی المیثار کو آگے روانہ کیا۔ اور مسلمانون سے لڑنے کا اوسے حکم دیا۔ اس نے آکر اون مسلمانون کو لوٹنا کھسوٹنا شروع کیا۔ جو بنی سلیم اور عامر اور ہوازن مین اسلام لائے ہوئے تھے۔ جب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی۔ تو اونہون نے طریفہ بن حاجز کو بلایا۔ اور حکم دیا کہ اپنے آدمی جمع کرے۔ اور فجاءۃ کی طرف جائے۔ اور طریفہ کی مدد کے واسطے عبداللہ بن قیس الحاشی کو بھی روانہ کیا۔ یہ دونو اوسکی طرف روانہ ہوے۔ اور اوسکی جستجو کرنے لگے۔ لیکن اوس نے کنارہ کرنا شروع کیا۔ آخر کار جوا مین ان دونو نے اوسے جا لیا۔ وہان لڑائی ہوئی۔ نجبہ مارا گیا۔ اور فجاءۃ بھاگ گیا۔ مگر طریفہ نے ایسی تیزی سے اوسکا تعاقب کیا۔ کہ اوسے گرفتار کر لیا۔ اور قید کر کے حضرت ابوبکر کے پاس بھیجدیا۔ جب وہ مدینہ آیا تو حضرت ابوبکر نے اوس کے واسطے مصلائی مدینہ مین آگ جلوائی۔ اور ہاتھہ پانو بند ہوا کر اوسے اوسمین ڈالوا دیا۔

۳۵ ابو شجرہ کا ارتداد اور اسلام

ابو شجرہ بن عبد العزی السلمی کا حال بھی سنئے اِسے ابن الخنسا بھی کہتے ہین۔ یہ بھی سلیم کے اور آدمیون کے ساتھہ مرتد ہو گیا تھا۔ اور اون کے کچھہ آدمی معن بن حاجز کے ساتھہ اپنے اسلام پر

قایم رہے تھے - جو حضرت ابوبکر کی طرف سے اون پر امیر تھا - جب خالد طلیحہ کی طرف گئے - تو اونہون نے معن کو ایک خط لکھا - کہ بنی سلیم کے جو لوگ تمہارے پاس مسلمانون سے ہین اونہین لیکر میرے پاس چلے آؤ معن نے اسواسطے اپنے کام پر اپنے بھائی طریفہ بن حاجز کو مقرر کیا - اور خود خالد کے پاس چلا آیا یہ ابو شجرہ جب مرتد ہوا ہے تو اوس نے یہ شعر کہتے تھے -

صَحَا القَلبُ عمّ هو هَواهُ وأقصَرا ۔۔۔ وطَاوَعَ فِيهَا العاذلين فأبصَرا

جس کسی کو دل کبھی چاہتا تھا اوس سے سیر ہو کر اب پھر گیا ہی اور اوس نے ملامت کرنیوالون کی بات مان لی اور ہشیار ہوگیا ہی

الا ایُّها المُدلي بِكثرةِ قَومِهِ ۔۔۔ وحظك منهم أن تُضامَ وتُقهَرا

اے وہ شخص جسکے قوم بہت کثرت سے ہی اور اوسی سے وہ فخر کرتا ہی حالانکہ اون لوگون سے اوسکے نصیب مین یہی ہی کہ وہ لوگ اوسپر ظلم و قہر کرتے رہین

سلِ النّاسَ عنّا كلَّ يومِ كريهةٍ ۔۔۔ اذا ما التقَينا دارعين وحُسَّرا

تو لوگون سے ہمارا حال اوس مکروہ دن مین دریافت کر جب کہ ہم دشمن سے زرہین پہنے یا بغیر زرہین پہنے مقابل ہون

ألسنا نُعاطي ذا الطماح لجامَهُ ۔۔۔ ونَطعَنُ في الهيجا اذا الموتُ أقفَرا

کیا ہم اوس بڑے سرکش گھوڑے کو لگام نہین دیتے اور جب موت کا بازار گرم ہوتا یا وہ نیا کو ادجاتی ہوتی ہی تو اوس وقت لڑائی مین برچھے نہین مارتے ہوتے ہین

فرَوَّيتُ رُمحي من كتيبةِ خالدٍ ۔۔۔ واني لأرجو بعدها ان أُعمَّرا

مین نے لشکر خالد کے خون سے اپنے نیزہ کو سیراب کیا اور اگر آیندہ مین زندہ رہا تو پھر بھی مجھے اسکے اوسکی امید ہے کہ پھر مسلمانون کو قتل کرونگا

یہ ابو شجرہ مسلمان ہوگیا - جب حضرت عمر خلیفہ ہوگئے تھے - تو یہ مدینہ کو آیا تھا - اوس نے دیکھا کہ عمر مساکین کو کچھہ تقسیم کر رہے ہین - اس نے بھی اون کے پاس جا کر سوال کیا - کہ مین بھی غریب و محتاج ہون مجھے بھی کچھہ دیجیے

حضرت عمر نے پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا مین ابو شجرہ بن عبد العزی السلمی ہون۔ کہا دشمن خدا تجھے تو مین کچھہ نہ دونگا کیا تو نے یہ نہین کہا تھا۔

فَرَوَّيْتُ رُمْحِي مِنْ كَتِيبَةِ خَالِدٍ	وَإِنِّي لَأَرْجُو بَعْدَهَا أَنْ أُعَمَّرَا

اور پھر اونہون نے اوس کے سر پر درہ اٹھایا۔ ابو شجرہ یہ دیکھتے ہی بھاگا۔ اور دوڑ کر اپنے ناقہ پر سوار ہو گیا۔ اور اپنی قوم مین جا ملا۔ اور یہ کہا۔

ضَنَّ عَلَيْنَا أَبُو حَفْصٍ بِنَائِلِهِ	وَكُلُّ مُخْتَبِطٍ يَوْمًا لَهُ وَرَقُ

حضرت عمر ابو حفص نے ہمین بخشش دینے مین بخل کیا۔ تو کرنے دو ہمین خدا دیگا کیونکہ جو شخص درخت سے پتے جہاڑتا ہے اوسے ایک نہ ایک دن مل ہی جاتا ہے

عمرو بن العاص کا عمان سے آنا

۷۳ قرہ کا انکار زکوۃ اور عمرو کا مدینہ مین اوس کے ارتداد کی خبر بیان کرنا اور علی وعثمان وغیرہ کا خوف اور قرہ کی گرفتاری و اسلام

جس وقت رسول اللہ صلعم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تھے تو اوس وقت آپ نے عمرو بن العاص کو جیفر کی طرف بھیجا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا ہے تو اوسوقت عمرو وہین عمان مین ہی تھے اس کے بعد عمرو مدینہ کو چلے۔ اور راستہ مین بحرین مین پہونچے۔ وہان دیکھا تو منذر بن ساوی مر رہا تھا۔

پھر اس کے بعد وہان سے جب آگے چلے۔ تو بلاد بنی عامر مین آئے۔

اورقرہ بن ہُبیرہ کے پاس فروکش ہوے۔ اس قرہ کے آدمیون کا حال اسوقت
یہ ہو رہا تھا۔ کہ کوئی مرتد ہوتا تھا۔ اور کوئی کہتا تھا کہ مین مسلمان ہی رہون گا اور
اوس کے پاس بنی عامر کے آدمیون کا ایک لشکر تھا۔ قرہ نے عمرو کی بڑی
خاطرداری کی۔ اور دعوت کے لئے اونٹ ذبح کیا۔

جب عمرو چلنے لگے۔ تو قرہ اونہین خلوت مین لے گیا۔ اور کہنے لگا کہ
عرب لوگ تم کو خراج دینے سے راضی نہین ہین۔ اگر تم اونہین خراج گزاری سے
معاف کردو۔ تو وہ تمہاری باتین مانین اور اطاعت کرین گے اور اگر تم ایسا
نہ کروگے۔ تو وہ تمہین چھوڑکر الگ ہوجائین گے۔ عمرو نے کہا۔ کہ قرہ کیا تو
کافر ہوگیا۔ کیا تو عربون سے ہمین ڈراتا ہے۔ واللہ مین تیری مان کے حفش مین بھی
اپنی سوار لاکر داخل کردون گا۔ احفاش اون گھرون کو کہتے ہین جہان عورتین
نفاس کی حالت مین رہا کرتی ہین۔

پھر عمرو مسلمانون کے پاس مدینہ مین آئے۔ تو انہون نے قرہ کا حال
وہان بیان کیا۔ لوگ اس خبر کے سننے کو اون کے گرد جمع ہوگئے۔ اور پوچھنے لگے
اونہون نے کہا دبا سے لیکر مدینہ تک ان لوگون کی فوجین پڑی ہوئی ہین۔

جب لوگون نے مدینہ مین یہ خبر سن لی۔ تو عمرو کے پاس سے جاکر الگ
الگ حلقون مین بیٹھ گئے۔ اتنے مین حضرت عمر بھی آئے۔ کہ عمرو سے سلام علیکم
کرلین۔ اور راستہ مین اوس حلقہ پر گزرے جسمین علی عثمان طلحہ زبیر عبدالرحمن
اور سعد بیٹھے ہوے تھے۔ جب حضرت عمر ان کے قریب پہونچے۔ تو یہ لوگ
چپ ہوگئے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کیا باتین کررہے تھے۔ اس کا ابھی خبر نہ ہونے پائے

سبب سے کسی نے جواب نہ دیا۔ مگر حضرت عمر سمجھہ گئے۔ اور اونہون نے خود ہی کہا۔ کیا تم ایسی باتین کر رہے تھے کہ جن سے ہمین خوف ہو کہ عرب قریش کو کچھہ نقصان پہونچائین گے۔ اونہون نے کہا ہان یہی بات تھی۔ حضرت عمر نے کہا تو تم اون سے کچھہ مت ڈرو۔ واللہ مجھے تمہاری طرف سے عربون پر اندیشہ ہے نہ کہ عربون سے مجھے تمہارے نسبت کچھہ خوف و خطر ہے۔ اے معاشر قریش اگر تم کسی سوراخ مین بھی گھسو گے تو عرب لوگ تمہارے پیچھے اوس سوراخ مین گھس جائین گے۔ اس لئے تم کو چاہیے کہ اللہ سے دعا مانگو کہ قریش ٹھیک رہین یہ کہکر پھر حضرت عمر چلے گئے۔

پھر جب قرہ بن ہبیرہ قید ہو کر حضرت ابوبکر کے پاس آیا۔ تو اوس نے کہا مین مسلمان تھا۔ اور اس بات کے عمرو بن العاص گواہ ہین۔ حضرت ابوبکر نے اونہین بلایا۔ اور اون سے پوچھا۔ اونہون نے وہ سب باتین بیان کین جو قرہ نے اون سے کہی تھین۔ اور کہتے کہتے وہ زکوۃ کے حال تک پہونچے۔ اسپر قرہ نے کہا عمرو ٹھہر جاؤ بس گواہی ہو چکی۔ اونہون نے کہا ابھی نہین ہو چکی۔ مین وہ سب معاملہ بیان کرونگا جو گزرا ہے مگر پھر بھی حضرت ابوبکر نے قرہ کی خطا معاف کر دی۔ اور اوس کا اسلام قبول کر لیا۔

بنی تمیم اور سجاح

اب بنی تمیم کا حال سنئے۔ رسول اللہ نے اپنے عمال کو اونمین بھیجا تھا۔ انمین جو لوگ کہ وہان	**۳۸** بنی تمیم مین قیس کا ارتداد اور زبرقان و صفوان کا اسلام کی تائید کرنا۔

بہیجے گئے تھے یہ یہ لوگ تھے۔ زبرقان سہیل بن منجاب قیس بن عاصم صفوان بن صفوان سبرہ بن عمرو وکیع بن مالک مالک بن نویرہ۔

جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ رسول خدا صلعم نے وفات پائی۔ تو صفوان بن صفوان بنی عمرو کے صدقات لیکر ابوبکر کے پاس آیا۔ اور قیس بن عاصم وہین ٹہیرا رہا۔ اور یہ انتظار کرنے لگا کہ زبرقان اسوقت کیا کارروائی کرتا ہے۔ اوسکا ارادہ تھا کہ وہ جو کارروائی کریگا اوس کے مین خلاف کرونگا۔ مگر جب زبرقان اوس کے پاس آیا اور جہان اپنے مقام پر کام مین تھا وہین رہا۔ تو قیس نے کہا ابو العکلیہ پر افسوس (عکلیہ غالباً زبرقان کی مان کا نام ہوگا) واللہ مین نہین جانتا کہ اسوقت مجہے کیا کارروائی کرنا چاہئیے۔ اگر مین صدقات ابوبکر کے پاس بہیجتا ہون۔ اور اوس سے بیعت کرتا ہون۔ تو جو کچہہ اوس کے پاس ہے وہ بنی سعد کو دیدیگا۔ اور اونمین وہ میرا منہ کالا کریگا۔ اگر مین نے یہ صدقہ بنی سعد کو دیدیا۔ تو وہ ابوبکر کے پاس چلا جائیگا۔ اور اوس کے سامنے میرا منہ کالا کریگا۔ اس لئے اوس نے مقاعس اور بطون پر اوس صدقہ کو تقسیم کردیا

اس کے بعد زبرقان بہی اپنے عمل پر سے واپس ہوکر اون کے پاس آیا۔ اور صفوان بن صفوان کا اتباع کیا اور رباب اور عوف اور ابنا کے جو تمیم کے بطن ہین صدقات لیکر حضرت ابوبکر کے پاس گیا۔ رباب ضبتہ بن اد بن طابخہ اور عدی اور تیم اور عکل اور ثور بنی عبد مناۃ بن اد کو کہتے ہین۔ غرض اس سے قیس دل مین بہت پچتایا۔ کہ مین نے کیا کیا۔ اس لئے جب علا ابن الحضرمی کا اوس کے پاس گزر ہوا۔ تو وہ بہی صدقات لیکر نکلا۔ اور علا ابن الحضرمی سے آکر ملا۔ اور اوس کے

همراه روانه هوا۔

اسوقت بنی تمیم آپس مین الجهہ رہے تھے۔ اور ثمامہ بن اثال الحنفی کے پاس تمیم کے جانب سے مدد پہونچتی تھی۔ مگر جب یہ قصہ مشہور ہوا۔ تو اس سے ثمامہ کو بڑی مضرت پہونچی۔ جو مسیلمہ الکذاب سے اسوقت لڑ رہا تھا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل کے پہونچنے سے پہلے اوس کے مقابلہ پر جا ہوا تھا۔

۳۹ سجاح نبیہ کا بنی تغلب بنی نمر بنی ایاد بنی شیبان وغیرہ کو لیکر بلاد تمیم پر آنا اور مالک اور وکیع کا ارتداد اور رباب پر تاخت

یہان تو بلاد تمیم مین یہہ جھمیلے ہو رہے تھے۔ اور اون کے مسلمان اون لوگون سے مقابلہ پر جمے تھے جو اون سے مرتد ہو گئے تھے یا اسلام کی طرف سے شک مین پڑے ہوئے تھے۔ کہ اسی مین سجاح بنت الحارث بن سوید بن عقفان التیمیہ اونکی طرف آئی۔ یہ پہلے جزیرہ مین تھی۔ اور نبوت کا دعوی کرتی تھی۔ جزیرہ سے جب یہ آئی تو اس کے ساتہہ اسکے قبیلہ والے اور اوس کے ننہیالی تغلب بھی تھے جنہون نے کچہہ ربیعہ کے غیر لوگون کو بھی اپنے ساتہہ لے لیا تھا۔ اور سجاح کے ساتہہ ہذیل بن عمران بنی تغلب کو لئے ہوئے تھا یہ شخص پہلے نصرانی تھا۔ مگر اپنا دین چھوڑ کر سجاح کا تبع ہو گیا تھا۔ اور اوس کے ساتہہ عقہ بن ہلال بنی نمر کو اور زیاد بن فلان بنی ایاد کو اور سلیل بن قیس بنی شیبان کو لئے ہوئے تھے۔ بنی تمیم مین جب یہ آئے تو اونمین جو اختلاف کی آفت برپا تھی یہ بلا اون کے لئے اوس سے بھی بڑہکر نازل ہوئی۔

سجاح کا ارادہ تھا۔ کہ حضرت ابو بکر پر چڑہائی کرے۔ پہر اسی مین اوس نے مالک بن نویرہ کی طرف اپنے آدمی بہیجے۔ اور اوس سے مصالحت کی درخواست کی

مالک بن نویرہ نے اوس سے صلح کرلی۔ مگر اوسکو حضرت ابوبکر پر حملہ کرنے سے روک دیا۔ اور اوسے مشورہ دیا کہ بنی تمیم کے احیا پر تاخت کرے۔ سجاح نے اسکو مان لیا۔ اور کہنے لگی مین تو بنی یربوع کی ایک عورت ہون۔ اگر کچہہ ملک ہاتھہ آئیگا تو وہ تمہارے ہی لئے ہوگا۔

سجاح کے خوف سے عطارد بن حاجب اور بنی مالک اور حنظلہ کے کتنے ہی سردار بنی العنبر کی طرف بھاگ گئے اور وکیع نے جو اوس سے مصالحت کرلی تھی اوسے اونہون نے پسند نہ کیا۔ اور ایسے ہی انہین کے اشباہ و امثال بنی یربوع مین سے بھی اوس سے بھاگ گئے۔ اور جو طریق مالک بن نویرہ نے اختیار کیا تھا اوس کو اونہون نے برا سمجھا۔

پھر مالک اور وکیع اور سجاح سب ایک جگہہ جمع ہوگئے۔ اور سجاح نے کچہہ سجع گڑہ کر اونہین سنائے۔ اور کہا اعدوا الرکاب واستعدوا للنہاب ثم اغیروا علی الرباب فلیس دونہم حجاب (سواریان تیار کرو اور نہب و غارت کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ پہر قبائل رباب پر تاخت کرو اوسوقت تمہارے اور اون کے درمیان کوئی پردہ نہ رہیگا)

اسپر یہ لوگ تیار ہوکر قبائل رباب پر روانہ ہوے۔ ضبہ اور عبد مناۃ اونکے سامنے ہوگئے۔ اور بہت کثرت سے قتل ہوے۔ اور بہت لوگ اون مین کے قید بھی ہوگئے۔ لیکن آخر کو باہم صلح ہوگئی۔

پھر قیس بن عاصم نے کچہہ شعر کہے۔ جنمین اوس نے اس پر اپنی ندامت کا اظہار کیا۔ کہ اوس نے صدقہ ابی بکر کے پاس نہ بھیجا۔ اور اونکی خدمت مین آکر شرف اندوز نہ ہوا

پھر سجاح اپنے جزیرہ کے لشکر کو لیکر اور آگے بڑھی - اور رفتہ رفتہ نباج تک آگئی - یہان اون لوگون پر اوس بن خزیمۃ الہجیمی نے بنی عمرو کو لیکر تاخت کی اور ہذیل اور عقہ کو گرفتار کرلیا - پھر فریقین نے اس امر پر اتفاق کیا کہ سجاح کے قیدی چھوڑ دئے جائین - اور وہ اوس کے اور اون کے ساتھیون کے ملک مین نہ آئے -

۴۰ سجاح کا ارادہ یمامہ پر اور مسیلمہ کا اوسکی خاطرداری کرنا اور مسیلمہ کی شریعت

پھر سجاح نے اپنا لشکر لیا - اور یمامہ کا قصد کیا اور اپنے لوگون سے یہ سجع کہا - علیکم بالیمامہ ودفوا دفیف الحمامہ فانہا غزوۃ صرامہ لا یلحقکم بعدہ ملامہ (چلو چلکر یمامہ کو لو اور وہان ایسی تیزی سے پہونچو جیسے تیز کبوتر اڑ کر جاتا ہے کیونکہ وہ بڑی دلیری اور چالاکی کی چڑھائی ہے - اس کے بعد پھر تم پر کچھہ ملامت نہ رہیگی)

پھر اوس نے بنی حنیفہ کا قصد کیا - اور مسیلمہ کو اسکی خبر پہونچی - تو اوسے یہ اندیشہ پیدا ہوا - کہ اگر اوس نے سجاح کو روکا - اور اوسکی لڑائی مین مشغول ہوا تو ثمامہ اور شرحبیل بن حسنہ اور جو قبائل کہ اوس کے گرد نواح مین رہتے ہین حجر پر جسے یمامہ بھی کہتے ہین قابض ہوجائین گے - اور جو کام اوسکا اسوقت بنا ہوا ہے وہ سب بگڑ جائے گا - اسواسطے مسیلمہ نے سجاح کو تحفہ اور ہدایا بھیجے - اور اوسے خوش کیا -

پھر اوس کے پاس آدمی بھیجا - اور درخواست کی کہ اگر مجھے امن دے تو مین تیرے پاس بلاواسطہ ملاقات کو آتا ہون - پھر جب اوس نے اوسے امن دیدی - تو وہ بنی حنیفہ کے چالیس آدمی لیکر سجاح کے پاس گیا - اور مسیلمہ نے

اوس سے کہا۔ کہ عرب کا نصف ملک ہمارا تھا۔ اور نصف قریش کا تھا بشرطیکہ وہ انصاف سے چلتے۔ چونکہ قریش نے نصف ملک کو رد کر دیا۔ اس لئے وہ نصف اللہ تعالی نے تجھے عنایت کیا ہے اوسے تو لے لے۔

اس مسیلمہ نے اپنے لوگون کے واسطے یہ شرعی حکم جاری کیا تھا۔ کہ جس شخص کے ایک بیٹا پیدا ہو جائے تو وہ پھر عورتون کے پاس اوس وقت تک نہ جائے کہ یہ لڑکا مر نہ جائے۔ اور پھر اوس کے مرنیکے بعد عورتون سے اوسوقت تک مباشرت کرے کہ ایک لڑکا نہ پیدا ہو جائے۔ جب کوئی لڑکا پیدا ہو جائے تو پھر عورتون سے مخالطت چھوڑ دے۔

۱۸ سجاح کا حملہ یمامہ پر اور مسیلمہ سے نکاح اور اوس کا مہر اور آخری وقت مین اوسکا اسلام

مگر بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ مسیلمہ سجاح کے آنے پر متحصن ہو گیا تھا سجاح نے اوس سے کہا کہ قلعے سے نکل کر میرے پاس آ اوس نے کہا۔ کہ تو اپنے آدمیون کو الگ کر دے تو مین آتا ہون۔ جب اوس نے اپنے آدمیون کو الگ کر دیا۔ تو مسیلمہ آیا۔ اور اوس کے واسطے قبہ نصب کرایا۔ اور وہان بخور سلگائے۔ اور خوشبو سے اونہین معطر کیا کہ جس سے جماع کے خیال کو تحریک ہو۔ پھر وہان اوس سے ملاقات کی۔ سجاح نے اوس سے پوچھا۔ کہ تجھ پر اللہ تعالی نے کیا وحی نازل کی ہے کچھ اوسمین سے مجھے سنا۔ مسیلمہ نے کہا اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ فَعَلَ بِالْحُبْلٰى اَخْرَجَ مِنْهَا نَسَمَةً تَسْعٰى بَيْنَ صِفَاقٍ وَحَشًى (کیا تو اپنے پروردگار کو نہین دیکھتا ہے کہ حاملہ عورتون سے کیا کام کرتا ہے۔ اون سے چلتے پھرتے جاندار نکالتا ہے جو نکلتے وقت پردون اور جھیلون کے درمیان ہوتے ہین) اس پر سجاح نے

کہا۔ بھلا اور بھی کچھ سنا۔ مسیلمہ نے کہا۔ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ لِلنِّسَاءِ اَفْرَاجًا
وَجَعَلَ الرِّجَالَ لَھُنَّ اَزْوَاجًا فَتُولِجُ فِیھِنَّ اِیْلَاجًا ثُمَّ نُخْرِجُھَا
اِذَا نَشَاءُ اِخْرَاجًا فَیُنْتِجْنَ لَنَا سِخَالًا اِنْتَاجًا (اللہ تعالی نے عورتون
کو ذی فرج پیدا کیا ہے۔ اور مردون کو اون کا جوڑا بنایا ہے۔ پس وہ
اون کی فرج مین اچھا دخول کرتے ہین۔ پھر ہم جب چاہتے ہین اون سے
اولاد کو نکالتے ہین۔ اور وہ عورتین ہمارے لئے ننھے ننھے بچے جنتی ہین)
اسپر وہ اٹھہ بولی۔ کہ اَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ (مین گواہی دیتی ہون کہ تو نبی ہے)
مسیلمہ نے کہا۔ تو اچھا ہم تم نکاح کرلین اور مین اپنی قوم والون اور تیری قوم والون کو
لیکر تمام عرب کو کھا جائین۔ سجاح نے کہا اچھا۔ تب مسیلمہ نے ان اشعار مین
اپنا مطلب چاہا۔

اَلَا قُومِی اِلَی النَّیکِ ——— فَقَد ھُیِّئَ لَکِ المَضجَعُ
تو اچھا ہم بستری کے واسطے اٹھہ۔ بستر تیرے لئے تیار ہے

فَاِنْ شِئْتِ فَفِی البَیْتِ ——— وَاِنْ شِئْتِ فَفِی المَخْدَعِ
اگر تو چاہتی ہے تو گھر مین کرین گے۔ اور اگر تجھے منظور ہے تو چھوٹے کمرون مین چل

وَاِنْ شِئْتِ سَلَقْنَاکِ ——— وَاِنْ شِئْتِ عَلَی اَرْبَعِ
اور جو تو چاہے تو چت لٹا کر اور اگر تو چاہے تو چار ہاتھہ پیرون پر کھڑا کر کے

وَاِنْ شِئْتِ بِثُلْثَیْہِ ——— وَاِنْ شِئْتِ بِہِ اَجْمَعِ
اور اگر تو کہے تو دو ثلث اوس کا (اندر کرون) اور اگر تو چاہے تو سب کا سب

سجاح بولی کہ سب کا سب۔ کیونکہ سب بہت بڑی چیز ہے مسیلمہ نے
کہا ہان یہی تو مجھ پر وحی آئی ہے۔ پھر وہ اوس کے پاس تین روز رہی۔
اس کے بعد وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئی۔

اونہون نے پوچھا کہ کس طرح گذری۔ سجاح نے کہا کہ مسیلمہ کو مین نے
حق پر پایا۔ اس لئے اوس کا مین نے اتباع کیا۔ اور اوس سے نکاح کر لیا۔
اونہون نے کہا۔ تو تجھے کچھ مہر بھی دیا۔ کہا کچھ نہین۔ کہا تو تو اوس کے
پاس پھر جا اور اپنا مہر اوس سے مانگ۔ سجاح اس لئے لوٹ کر آئی۔ مگر مسیلمہ
نے دیکھتے ہی حصن کا دروازہ بند کر لیا۔ اور پوچھا کہ کیون آئی ہے۔ سجاح نے
کہا میرا مہر دے۔ مسیلمہ نے کہا تیرا موذن کون ہے۔ کہا شبث بن ربعی الریاحی
مسیلمہ نے اوسے بلایا۔ اور کہا۔ کہ اپنے لوگون مین جا کر یہ منادی کر دے۔ کہ
مسیلمہ رسول اللہ نے وہ دو نمازین فجر اور عشاے آخرہ کی جو محمدؐ خدا کے یہان سے
لایا ہے تم کو معاف کر دین۔ جب یہ مہر ادا ہو گیا تو وہ لوٹ گئی۔ اور اوس کے
ساتھہ اوس کے اصحاب بھی لوٹ گئے۔ جنمین عطارد بن حاجب اور عمرو بن الاہیم
اور غیلان بن خرشہ اور شبث بن ربعی بھی تھی۔ اس پر عطارد بن حاجب نے کہا۔

اَمسَت نَبِیَّتُنَا اُنثیٰ نَطُوفُ بِھَا		وَاَصبَحَت اَنبِیَاءُ النَّاسِ ذُکرَانَا

ہماری نبیہ تو ایک عورت ہے جس کے گرد ہم گھوما کرتے ہین اور مخلوق کے انبیا مرد ہوا کرتے ہین

اور مسیلمہ نے اوس سے اس بات پر صلح کر لی۔ کہ وہ یمامہ کا ایک سال کا غلہ
نصف تو آپ لے لے۔ اور کسی شخص کو اوس کے پاس چھوڑ جائے جو وہان سے

باقی نصف غلہ وصول کرلے۔ سجاح نے نصف غلہ تو لے لیا اور جزیرہ کو لوٹ گئی اور ہذیل اور عقہ اور زیاد کو چھوڑ گئی۔ کہ وہ باقی نصف غلہ لے لین۔ پھر اونکو یکایک یہ خبر ملی۔ کہ خالد اون کے پاس آپہونچے۔ اس لئے وہ سب کچھہ چھوڑ چھاڑ کر چلدئے۔

پھر اس کے بعد سجاح بنی تغلب مین رہی۔ اور کہین نہ گئی۔ جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا۔ تب اونہون نے ان لوگون کو عام المجاعہ مین وہان سے علیحدہ کیا۔ اوسوقت سجاح بھی اون کے ساتھہ آئی۔ اور یہ سب لوگ اچھے مسلمان ہوگئے اور وہ بھی پکی مسلمان ہوگئی۔ اور بصرہ کو چلی گئی۔ اور وہین مرگئی۔ اوس کے جنازہ کی نماز سمرۃ بن جندب نے پڑھی تھی۔ جو حضرت معاویہ کی طرف سے وہان کا عامل تھا۔ اسوقت تک زیاد خراسان سے وہان کا آکر عامل نہ ہوا تھا۔ اور بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ جب مسیلمہ مارا گیا۔ تو سجاح اپنے ننہیال مین یعنے بنی تغلب مین چلی گئی تھی جو جزیرہ مین رہتے تھے۔ وہین وہ مرگئی۔ اور اوس کے بعد اوس کا کسی نے کچھہ ذکر نہین سنا۔

مالک بن نویرہ

۴۲ مالک کی پشیمانی اور وکیع و سماعہ کا مکرر اسلام مین داخل ہونا

جب سجاح جزیرہ کو لوٹ گئی تو مالک بن نویرہ کے خیالات پلٹے۔ اور کئے پر پشیمان ہوا اور سوچ مین ہوا کہ اب کیا کرے۔ اور وکیع اور سماعہ بھی اپنے کئے کی خرابی کو جان گئے۔ اس لئے وہ بھی نیکی کی طرف رجوع ہوے۔ اور ضد و نفسانیت

کو چھوڑ دیا۔ اور صدقات لئے۔ اور حضرت خالد کے پاس دو لوآئے۔

۴۴ انصار کی نافرمانی خالد کی اطاعت سے اور بددلی سے ساتھ جانا

بعد اس کے خالد جب فزارہ غطفان اسد اور طی سے فارغ ہو گئے تو اونہون نے بطاح کا ارادہ کیا۔ جہان کہ مالک بن نویرہ تھا۔ اور جو اپنے معاملہ مین متردد ہو رہا تھا۔

اسوقت انصار جو حضرت خالد کے لشکر مین تھے اونہین چھوڑ کر الگ ہو گئے اور کہنے لگے۔ کہ خلیفہ نے ہم سے یہ کہا ہے کہ جب ہم بزاخہ سے فارغ ہو جائین تو وہان اوسوقت تک ٹھیرے رہین۔ کہ خلیفہ ہمارے پاس کوئی دوسرا حکم نہ بھیجین۔ خالد نے کہا کہ اونہون نے مجھ سے کہا ہے کہ مین آگے جاؤن مین تم پر امیر ہون تم میرا حکم مانو۔ اگرچہ خلیفہ کا فرمان نہین آیا ہے۔ مگر یہ فرصت اور موقع کا وقت انتظار کرنے مین ہاتھ سے نکل جائے گا اگر مین خلیفہ کو اس کی اطلاع دیتا تو خلیفہ کے پاس سے فرمان ضرور آجاتا۔ لیکن مین نے اونہین اطلاع نہین دی۔ اس لئے کوئی حکم نہین آیا ہے۔ اگر ہم پر کوئی بلائے ناگہانی آپڑے۔ کہ جسمین خلیفہ نے کوئی حکم نہ دیا ہو تو کیا اوسوقت جو بہتر ہمکو معلوم ہوگا وہ ہم نہ کرین گے۔ اور اسی واسطے مین اور جو لوگ میرے ساتھ ہین مالک کی طرف جاتے ہین اور انصار پر ہم زبردستی نہین کرتے۔ اونہین اختیار ہے چاہے جائین چاہے نہ جائین۔ یہ کہا اور خالد چلدئے اس کے بعد انصار دلون مین نادم ہوے۔ اور کہنے لگے کہ اگر ان لوگون کو فتح ہوئی تو جو مال غنیمت ملے گا اوس سے ہم محروم رہین گے۔ اور اگر ان کی

شکست ہوگئی۔ تو لوگ ہم سے بے اعتبار ہو جائینگے۔ اور ہم سے الگ بھاگین گے اس لئے انصار بھی اون سے جا ملے۔

۴۴ خالد کا بطاح مین جانا اور مالک کا اپنی فوج توڑ دینا۔

پھر خالد چلے۔ اور رفتہ رفتہ بطاح مین پہونچے لیکن اونہین کوئی لڑنیوالا نہ ملا کیونکہ اونہین مالک بن نویرہ نے منتفرق کر دیا۔ اور اون کو مجتمع ہونے سے منع کر دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ بنی یربوع ہم سے اسلام مین داخل ہونے کو کہا گیا تھا۔ مگر ہم نے اوسمین شامل ہونے مین دیر کی۔ جس سے ہم ترقی مین پیچھے رہ گئے۔ مین نے اس معاملہ مین غور کیا ہے۔ تو اوس سے مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ اہل اسلام کا کام خود بخود بنتا چلا جاتا ہے۔ اور جب تم دیکھو کہ تمہارے لوگ کام پر جی نہین لگاتے تو پھر اوس قوم کا مقابلہ کرنا نہ چاہئے کہ جس کا کام بن رہا ہے۔ اس لئے تمہین چاہئے کہ متفرق ہو جاؤ۔ اور اونکی شریعت مین داخل ہو جاؤ۔ اسواسطے وہ لوگ متفرق ہوگئے تھے۔

۴۵ مالک کی گرفتاری اور ایک دہوکہ سے اوس کا قتل۔

جب خالد بطاح مین پہونچ گئے۔ تو اونہون نے چارون طرف فوجین بھیجنا شروع کین۔ اور اونہین حکم دیا کہ مخلوق کو اسلام کی طرف بلائین۔ اور جو لوگ ملین اونہین ہمارے پاس لے آئین۔ اگر کوئی آنے سے انکار کرے تو اوسے قتل کر دین۔ حضرت ابوبکر نے اون لوگون سے کہدیا تھا کہ جہان کہین تم جاؤ وہان دیکھو کہ وہ لوگ اذان دیتے ہین یا نہین۔ اگر وہ لوگ اذان دیتے ہون۔ تو اون سے کچھہ مت کہو۔ اور اگر اذان کی آواز وہان نہ سنو تو اون سے قتال کرو۔ اور اون پر تاخت کرو۔

اگر وہ اس طرح اسلام کو مان لین۔ تو اون سے زکوٰۃ طلب کرو۔ اگر وہ اسپر راضی ہون تو اونکا اسلام قبول کرلو۔ اور اگر اس پر راضی نہون تو اون سے لڑائی لڑو۔

چنانچہ اسی قاعدہ کے بموجب خالد نے لڑائی کرنا شروع کی۔ اور اون کے سوار مالک بن نویرہ وغیرہ بنی ثعلبہ بن یربوع کے کچھہ لوگون کو پکڑ لائے۔ جہان سریہ گئے ہوئے تھے۔ ان سریون مین ابوقتادہ بھی تھا (اور یہ اونہین انصار مین سے تھا جنہون نے خالد کی نافرمانی کی تھی اور بددلی سے اون کے ساتھہ گئے تھے) اور نیز یہ اون گواہون مین سے تھا جنہون نے کہا تھا کہ مالک بن نویرہ کے ساتھیون نے اذان دی اور نماز پڑہی تھی۔ جب ان گواہون مین اختلاف ہوا اور کسی نے کہا اذان دی تھی اور کسی نے کہا کہ نہین دی تھی۔ تو خالد کے آدمیون نے اونہین سردی کی رات مین جہان کوئی مقام کا بچاؤ نہ تھا قید کردیا۔ پھر خالد کے حکم سے منادی نے یہ ندا کی۔ کہ دافئوا اسرأکو (اپنے اپنے قیدیون کو گرم کپڑے پہناؤ) مگر اس کے اصطلاح بنی کنانہ مین یہ معنی تھے۔ کہ قیدیون کو قتل کردو۔ چونکہ یہی لوگ اون کے اکثر نگران تھے۔ اونہون نے سمجھا کہ خالد نے اون کے قتل کا حکم دیا ہے حالانکہ اونہون نے (از راہ ترحم) صرف گرم کپڑے پہنانے کو کہا تھا۔ اسواسطے قیدیون کے محافظون نے قیدیون کو قتل کردیا۔ ضرار بن الازور (کنانی) نے مالک کو قتل کیا تھا۔ جب خالد نے اس قتل کا شور وغوغا سنا تو وہ فوراً مکان سے نکلے۔ کہ دیکھین یہ کیا بلا پیش آئی ہے۔ مگر جب معلوم ہوا۔ تو اوسوقت لوگ اونہین مار چکے تھے۔ اس لئے خالد نے کہا

اللہ کو جو کام کرنا ہوتا ہے تو وہ پھر ہو ہی کر رہتا ہے۔ جب مالک مارا گیا تو خالد نے اوس کی بی بی ام تمیم سے نکاح کر لیا۔

۴۶ مالک کے قتل کے باعث عمر کی شکایت خالد کی نسبت اور خالد کا عذر

(خالد حضرت عمر کے قریبی رشتہ دار تھے۔ جب اونہون نے یہ حال سنا تو اس خیال سے کہ بد اندیش خالد کے گناہ کی معافی کو حضرت عمر کے دباؤ پر محمول نہ کرین۔ اور اس سے اسلام مین کوئی فساد نہ پیدا کر دین اونہون نے خود اس معاملہ کو ہاتھ مین لیا اور) عمر نے ابو بکر سے کہا۔ کہ خالد کی تلوار مسلمانون پر چل رہی ہے۔ اور اس باب مین حضرت ابو بکر سے بہت جوش کے ساتھ گفتگو کی۔ اور جب اس معاملہ مین اونکا مبالغہ حد سے گزر گیا۔ تو حضرت ابو بکر نے کہا۔ کہ خالد نے اس معاملہ مین کچھ تاویل کی ہوگی۔ اور اوس مین اوس نے خطا کی ہے۔ خالد کی نسبت تم اپنی زبان کو روکو جس تلوار کو اللہ تعالیٰ نے کفار پر نکلوایا ہے مین اوسے میان مین کبھی نہ ڈالون گا اور مالک کے وارثون کو اوس کی دیت دیدی۔ اور خالد کو اپنے پاس بلایا۔

جب خالد آئے تو مسجد مین داخل ہوئے۔ وہ اسوقت ایک قبا پہنے ہوئے اور عمامہ مین تیر لگائے ہوئے تھے۔ وہان عمر آئے۔ اور اٹھکر اون کے تیر نکال لئے اور اونہین توڑ ڈالا۔ اور اون سے کہا کہ تونے ایک مسلمان کو قتل کر ڈالا۔ اور پھر اوس کی عورت سے مجامعت کی۔ واللہ مین تیرے ہی پتھرون سے تجھے سنگسار کرون گا۔ خالد اسوقت خاموش تھے۔ زبان سے کچھ نہ کہتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ابو بکر کی رائے بھی ایسی ہی ہوگی۔

پھر وہ ابو بکر کے پاس پہونچے۔ اور جو حال تھا وہ سب اونہین سنایا۔

اور جو کچھہ عذر تھا وہ سب اون کے روبرو بیان کیا۔ حضرت ابوبکر نے اون کا عذر قبول کیا۔ اور اون کے قصور سے تجاوز کیا۔ مگر اس تزویج پر اون کو ملامت کی۔ جسے ایام حرب مین عرب لوگ کراہیت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ پھر اس کے بعد خالد ابوبکر کے پاس سے باہر نکلے۔ عمر دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ خالد نے اونہین دیکھکر کہا۔ "آئیے ابن ام سلمہ کیا کر سکتے ہو"۔ اس سے عمر جان گئے کہ ابوبکر اونسے راضی ہو گئے۔ اس لئے عمر نے اونہین کچھہ جواب نہ دیا۔

بعض لوگون نے اس روایت کو اس طرح بھی بیان کیا ہے۔ کہ جب مسلمانون نے ایک رات مین جاکر مالک کو اور اوس کے اصحاب کو گھیرا تو اونہون نے بھی ہتیار اٹھائے۔ اسپر اون لوگون نے کہا ہم تو مسلمان ہین۔ مالک کے لوگون نے کہا کہ ہم بھی مسلمان ہین۔ خالد کے آدمیون نے کہا تو ہتیار رکھدو۔ پھر جب اونہون نے ہتیار رکھدئے۔ اور نماز پڑھی اس حالت مین خالد نے اوس کے قتل کی نسبت جو عذر کیا وہ یہ تھا کہ مالک بن نویرہ نے اثنائے گفتگو مین کہا مین نہین خیال کرتا کہ تمہارے صاحب نے ایسا ایسا کیا ہو (صاحب سے مراد اوسکی رسول اللہ صلعم سے ہے) اس پر خالد نے کہا کہ کیا تو اون کو ہمارا صاحب بتاتا ہے اور اپنا صاحب نہین کہتا۔ کیا وہ تیرے صاحب نہ تھے۔ اسی پر اوس کی گردن ماردی۔

۴۷ ابوبکر کا متمم کو دیت دینا اور حضرت عمر کا اوس کی تسلی کرنا۔

متمم بن نویرہ ابوبکر کے پاس آیا۔ اور اپنے بھائی کے خون کا دعوی کیا۔ اور جو سبایا اوس کی قوم کے تھے وہ اون سے طلب کئے۔ حضرت ابوبکر نے سبایا کی واپسی کا حکم دیدیا۔ اور متمم کو اوس کے بھائی کے قتل کی بیت المال سے دیت دلائی۔

جب یہ متمم حضرت عمر کے پاس آیا۔ تو اونہون نے اوس سے پوچھا۔ کہ تجھے اپنے بھائی پر کس قدر رنج ہوا۔ کہا مجھے ایک برس اوس پر روتے گزر گیا حتیٰکہ میری پھوٹی ہوئی آنکھہ نے میری اچھی آنکھہ کو رونے مین مدد دی مین برابر اوسپر روتا ہی رہا۔ مین جب کبھی کہین راستہ مین آگ جلتی دیکھتا ہون تو حسرت سے مین قافلہ کے پیچھے رہ جانے کے قریب ہو جاتا ہون کیونکہ وہ ہمیشہ رات کو اس غرض سے آگ جلائے رہتا تھا کہ کہین کوئی مسافر آوے اور اندہیری رات کے سبب سے اوس کے مکان تک نہ پہونچ سکے۔ حضرت عمر نے کہا کہ مالک کے کچہہ اوصاف بیان کرو متمم نے کہا اوس کی عادت تھی وہ بڑے سرکش گھوڑون پر سوار ہوتا۔ اور ایک اونٹ پر دو ملیب توشہ دان لادتا جنین کھانا مچاچ بھرا ہوتا تھا۔ اور سردی کی راتون مین ایک چھوٹا سا شملہ باندہے اور خطلی نیزہ ٹانگ کے نیچے دبائے رات بہر پہرا کرتا تھا۔ اور کھانا لوگون مین تقسیم کیا کرتا تھا اور صبح کو لوٹ آتا تھا اور اوس کا چہرہ چاند کا ٹکڑا تھا۔ حضرت عمر نے کہا اوس کی نسبت کچہہ تو نے اشعار کہے ہون تو مجھے سنا۔ اس پر اوس نے اپنا یہ مرثیہ سنایا۔

وکنا کندمانی جذیمة حقبة	من الدهر حتی قیل لن یتصدعا
اور ہم دو نو بھائی جذیمہ کی دونو ندیمون کی طرح ایک مدت دراز تک ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ کبھی جدا نہ ہون گے	
فلما تفرقنا کأنی ومالکا	لطول اجتماع لم نبت لیلة معا
مگر جب مدت تک اجتماع اور ساتھ رہنے کے بعد جدا ہو گئے۔ تو ایسے ہو گئے کہ مین اور مالک کبھی ایک رات بھی ساتھ نہین رہے تھے	

اسپر حضرت عمر نے کہا کہ اگر مجھے شعر کہنا آتا تو مین بھی اپنے بھائی زید کا

مرثیہ کہنا۔ متمم نے کہا امیر المومنین میرے اور آپکے بھائی کی برابری نہین ہوسکتی۔
اگر میرا بھائی بھی اسی طرح مارا جاتا جیسا آپ کا بھائی مارا گیا ہے تو مین اوس پر کبھی
نہ روتا۔ حضرت عمر نے کہا جس طرح تو نے میری تسلی کی ہے آج تک کسی نے میری
تسلی نہین کی۔

اس لڑائی مین ولید اور ابو عبیدہ عمارۃ بن الولید کے دو نو بیٹے مارے گئے تھے
جو خالد کے بھائی کے بیٹے تھے۔ اور رسول اللہ کے اصحاب مین سے تھے۔

مسیلمہ اور اہل یمامہ

۴۸ عکرمہ کی شکست مسیلمہ سے اور ابوبکر کا اوسے اور شرجبیل کو دشمنون پر بھیجنا

یہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ مسیلمہ نبی صلعم کے
پاس آیا تھا۔ پھر جب نبی صلعم نے وفات پائی
اور حضرت ابوبکر نے مرتدین پر فوجین بھیجین تو عکرمہ بن ابی جہل کو لشکر دیکر مسیلمہ کیطرف
روانہ کیا۔ اور شرجبیل بن حسنہ کو بھی اوس کے پیچھے بھیجا۔ عکرمہ نے اس وقت بڑی
جلدی کی۔ اور اون سے لڑ پڑا۔ جس سے دشمنون نے اوسے شکست دیدی۔
جب یہ خبر شرجبیل کو معلوم ہوئی تو راستہ مین جہان تھا وہین ٹھہر گیا۔ اور عکرمہ نے
ابوبکر کو لکھا کہ یہان ایسا ایسا حال گزرا ہے۔ حضرت ابوبکر نے اوسے لکھا۔ کہ مین
تجھے ہرگز دیکھنا نہین چاہتا اور نہ تجھے چاہئیے کہ مجھے تو دیکھے۔ تو اگر یہان لوٹ کر
آئیگا تو لوگون کو شکستہ دل کردیگا۔ چاہئیے کہ تو آگے جاکر حذیفہ اور عرفجہ سے مل جائے
اور عمان اور مہرہ والون سے لڑے۔ پھر تو اور تیرا لشکر ان لوگون سے الگ ہوکر
آگے بڑھے۔ اور جاکر یمن اور حضرموت مین مہاجر بن ابی امیہ سے مل جائے۔

اور شرحبیل کو حکم لکھہ بھیجا۔ کہ خالد کے آنے تک وہین راستہ مین ٹھیرا رہے۔ اور جب مسیلمہ سے فراغت ہوجائے تو عمرو بن العاص کے پاس جا کر بنی قضاعہ کے مقابلہ مین اونہین مدد دے۔

۹۴ خالد کی روانگی مسیلمہ پر اور شرحبیل کی مسیلمہ سے شکست اور اہل بدر کی عظمت

پہر جب حضرت خالد بطاح سے لوٹ کر حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اون سے اپنے الزام کا عذر کیا۔ تو اوسے ابوبکر نے قبول و منظور کر لیا۔ اور اون سے راضی ہوگئے اور اونہین مسیلمہ کی طرف روانہ فرمایا۔ اور مہاجرین اور انصار کو کثرت سے اون کی مدد کے لئے بہیجدیا۔ اسوقت انصار پر ثابت بن قیس بن شماس اور مہاجرین پر ابوحذیفہ اور زید بن الخطاب امیر تھے۔

جب تک یہ مدد خالد کے پاس پہونچی۔ اوسوقت تک وہ بطاح مین قیام پذیر رہے۔ پہر جب یہ لوگ اون کے پاس پہونچ گئے تو وہ یمامہ کو روانہ ہوے۔ بنی حنیفہ کی تعداد اوسوقت بہت بڑی تھی۔ چالیس ہزار سپاہی تک اونکے پاس جمع ہوگئے تھے۔

(مگر عکرمہ کی طرح شرحبیل نے بھی دشمن کی قوت کا اندازہ نہ کیا) اور شرحبیل بن حسنہ نے بھی جلدی کی۔ اور خالد کے آنے سے پہلے ہی مسیلمہ سے لڑائی کی ٹھیرادی۔ مسیلمہ نے اوسے بھی نیچا دکھایا۔ خالد نے شرحبیل کو اس پر ملامت کی۔ اور ابوبکر نے خالد کے لئے مدد بہیجی۔ اور سلیط کو آدمی دیکر اون کے پاس بہیجا۔ کہ اونکی تائید کے لئے پیچھے رہے۔ تاکہ دشمن خالد کے پیچھے سے کچھہ تکلیف نہ پہونچائے۔

حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ مین بدر والون کو لڑائی کے لئے نہین بہیجون گا۔

اونہین اس سے اوسوقت تک الگ رکہون گا۔ کہ وہ اپنے نیک اعمال کے ذریعہ
خدا تعالی سے جاکر نہ مل جائین۔ کیونکہ اللہ تعالی اون کے اور نیز اور صالحین کی وجہ
سے اکثر آفات و مصائب کو رفع کردیتا ہے۔ اور لڑائی مین اون کے انتصار کی
اسقدر ضرورت نہین ہے۔ مگر حضرت عمر کی رائے تھی کہ اون کو لشکر وغیرہ کی امارت
پر مقرر کیا جاوے۔

۵۰ مسیلمہ کی نبوت کیلئے نہار الرجال کی گواہی اور مسیلمہ کی نبوت کی باتین۔

مسیلمہ کے ساتھہ نہار الرجال بالجیم یا بالحا بن عنفوہ بھی تھا جو پہلے نبی صلعم کے پاس ہجرت کرکے
آیا تھا۔ اور قرآن پڑہ گیا اور مسائل فقہ بھی سیکھہ گیا تھا۔ اور رسول اللہ نے اوسے
یمامہ والون کے پاس بطور معلم کے بہیجا تھا۔ اور خیال کیا تھا کہ وہ مسیلمہ کے برخلاف
لوگون کو بھڑکائے گا۔ مگر اس شخص نے بنی حنیفہ مین مسیلمہ سے بہت زیادہ فتنہ برپا کیا
اوس نے جاکر وہان گواہی دی۔ کہ محمد صلعم کہتے تھے کہ مسیلمہ نبوت مین میرا شریک
ہے۔ اس کی گواہی کو بنی حنیفہ نے سچ سمجھا اور مسیلمہ کی نبوت کو اسواسطے مان لیا
اور اسی وجہہ سے مسیلمہ اس کا بہت کچھہ کہنا مانتا تھا۔ اور مسیلمہ کا موذن عبداللہ
بن النواحہ تھا۔ اور جو شخص اوسکی اقامت کیا کرتا اوس کا نام حجیر بن عمیر تھا۔ حجیر
کہا کرتا تھا۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (مین گواہی دیتا ہون
کہ مسیلمہ اپنے آپ کو رسول اللہ سمجھتا ہے) اس پر مسیلمہ نے اوس سے کہا۔ کہ اَفْصِحْ
حُجَيْرُ فَلَيْسَ فِي الْمَجْمَجَةِ خَيْرٌ (حجیر صاف صاف کہو بات کے اول بدل کر
کہنے مین کچھہ عمدگی نہین ہوتی) یہ الفاظ سب سے پہلے اسی نے کہے ہین۔ اور جو جو
باتین مسیلمہ بیان کیا کرتا اور کہتا کہ یہ مجھہ پر وحی نازل ہوئی ہے اونمین سے ایک یہ تھی

یا ضفدع بنت ضفدع نقی ما تنقین اعلاک فی الماء و اسفلک فی الطین لا الشارب تمنعین و لا الماء تکدرین (اے

مینڈکی مینڈکی کی بیٹی تو صاف کر اوسے جسے تو صاف کرتی ہے - تیرا اوپری حصہ

تو پانی مین ہے اور نیچے کا حصہ مٹی مین ہے - نہ تو پانی پینے والے کو منع کرتی ہے

اور نہ تو پانی کو گدلا کرتی ہے) اور یہ بھی اوسی کا قول ہے والمبذیات زرعا

والحاصدات حصدا والذاریات قمحا والطاحنات طحنا -

والخابزات خبزا والثاردات ثردا واللاقمات لقما -

اهالة و سمنا لقد فضلتم علی اهل الوبر و ما سبقکم اهل المدر

ریفکم فامنعوه والمعتی فاووه والباغی فناووه (قسم ہے کھیتی

کرنے والون کی اور قسم ہے کھیتی کاٹنے والون کی اور قسم ہے بھوسہ صاف

کرنے کے لے گیہون کو ہوا مین اورآنے والون کی اور قسم ہے آٹا پیسنے والونکی

اور قسم ہے روٹی پکانے والون کی اور قسم ہے سالن پکانے والون کی اور قسم ہے

تیل اور گھی کے لقمہ لینے والون کی کہ تم کو صوف والے (بادیہ نشین یا بدوے)

عربون پر فضیلت دی گئی ہے - اور مٹی (سے مکان بنانے) والے (شہری

عرب بھی) تم سے بڑھکر نہین ہین - تم اپنی سوکھی روٹی کی جو بے سالن کے ہو

حفاظت کرو - اور عاجز درماندہ کو پناہ دو - اور طالب اور مانگنے والے کو اپنے پاس ٹھہراؤ)

ایک مرتبہ ایک عورت مسیلمہ کے پاس آئی - اور کہنے لگی ہمارے نخلستان مین سبزی

نہین رہی اور کنوے خشک ہو گئے ہین - تو اللہ تعالی سے ہمارے پانی اور

نخلستان کیلئے دعا مانگ - جیسے کہ محمد صلعم نے ہزان کے رہنے والون کے واسطے

دعا مانگی تھی۔ مسیلمہ نے نہار سے پوچھا۔ کہ کیا محمد نے ہزمان والون کے واسطے دعا مانگی تھی اور مانگی تھی تو کیسی دعا مانگی تھی۔ اوس نے کہا۔ ہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی تھی۔ اور اون کے کنوؤن کے پانی کو لیکر اوس سے منہ مین غرغرہ کیا اور پہر کنوؤن مین کلی کردی تھی۔ اوس سے کنوؤن مین سے پانی ابل پڑا تھا۔ اور خرما کے ہر ایک درخت مین شاخین پھوٹ آئین۔ اور اوس کے چھوٹے چھوٹے پودون مین کلیان نکل پڑین۔ مسیلمہ نے بھی یہ سنکر ایسا ہی کیا۔ اس سے کنوؤن کا پانی اور گھٹ گیا۔ اور خرما کے درخت سوکھ گئے۔ مگر یہ بات اوس کے ہلاکت کے بعد ظاہر ہوئی۔

نہار نے مسیلمہ سے کہا تھا۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بچون پر ہاتھ پہیرا کرتے تھے۔ تو بھی بنی حنیفہ کی اولاد پر ہاتھ پہیرا کر۔ چنانچہ مسیلمہ نے اوس کے کہنے کے مطابق بچون کے سرون پر اور اونکی تھوڑیون پر ہاتھ پہیرا۔ مگر بجائے برکت کے اس کے برخلاف اثر ہوا۔ یعنی جس جس لڑکے کے سر پر اوس نے ہاتھ پہیرا وہ سب گنجے ہو گئے اور جس جس لڑکے کی تھوڑی کو چھوا وہ تتلانے لگا۔ مگر یہ بات بھی اوس کے ہلاکت کے بعد ہی ظاہر ہوئی۔

کہتے ہین کہ ایک مرتبہ اوس کے پاس طلیحہ النمری آیا تھا۔ اور اوس سے اوس کی نبوت کا حال پوچھا تھا مسیلمہ نے کہا میرے پاس شب کی تاریکی مین ایک شخص آیا کرتا ہے۔ طلیحہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ تو جھوٹا ہے۔ اور محمد سچا ہے مگر ربیعہ کا جھوٹا بنی مضر کے سچے بنی سے میرے لئے محبوب ہے یہ شخص مسیلمہ کے ساتھ جنگ عقربا مین کافر ہی مارا گیا۔

۵۱ خالد کا مسیلمہ کے پاس پہونچنا اور مجاعہ کو گرفتار کرلینا۔

غرض جب مسیلمہ کو معلوم ہوا۔ کہ خالد اوس کے قریب آپہونچے تو اوس نے بھی اپنا لشکر عقربا (مقام واقع یمامہ) مین لاکر ڈالا۔ اور لوگ اوس کے پاس آئے۔ اور مجاعہ بن مرارہ ایک سریہ لیکر نکلا۔ کہ بنی عامر مین جو اوس کا خون چاہتے ہیے اوسکا انتقام اون سے لے۔ مسلمانون نے اوسے پکڑ لیا۔ اور اوس کے ساتہیون کو بھی گرفتار کرلیا۔ حضرت خالد نے اوس کے ہمراہیون کو تو قتل کردیا۔ مگر مجاعہ کی شرافت کے سبب جو اوسے بنی حنیفہ مین حاصل تھی نہ مارا۔ یہ لوگ جنہین خالد نے قتل کیا شمار مین چالیس سے لیکر ساٹہہ تک تھے۔

اور مسیلمہ نے اپنے اموال اپنی پشت کی طرف چھوڑے تھے۔ مسیلمہ کا بیٹا شرحبیل بھی لڑائی مین تھا۔ اور لوگون سے کہتا جاتا تھا۔ اے بنی حنیفہ آج تم اپنی شرم و غیرت کے واسطے لڑو۔ کیونکہ اگر تم بھاگ گئے۔ تو تمہاری عورتین لونڈی بنائی جائینگی۔ اور بغیر خطبہ اور رسومات شادی کے اون کو دشمن گھرون مین ڈال لینگے۔ اس لئے چاہیئے کہ تم اپنے ننگ و ناموس کے واسطے لڑو۔ اور اپنی عورتون کو بچاؤ۔ چنانچہ عقربا مین اونہون نے لڑائی شروع کردی۔

۵۲ لڑائی کا آغاز اور کشت و خون کا سخت ہنگامہ

مہاجرین کا رایت اوسوقت سالم کے پاس تھا جو ابو حذیفہ کے مولی تھے۔ اور اون سے پہلے رایت عبداللہ بن حفص بن غانم کے پاس تھا جو قتل ہوگیا تھا۔ اس لئے لوگون نے سالم سے کہا۔ کہ ہمین تمہاری جان کا اندیشہ ہے۔ اونہون نے کہا۔ اگر اسوقت مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہو تو میرا حامل اور حافظ القران ہونا (بیکار ہی نہین بلکہ) بہت برا ہوجائیگا۔ اور انصار

کا رایت ثابت بن قیس بن شماس کے پاس تھا۔ اور عرب کے قبائل کے رایت اپنے اپنے قبائل کے سرداروں کے پاس تھے۔

غرض فریقین کا مقابلہ ہوا۔ اور سب سے اول مسلمانون کے مقابلہ مین نہار الرجال بن عنفوہ نکلا۔ اور مارا گیا۔ اوسے زید بن الخطاب نے قتل کیا۔ اور لڑائی اس قدر شدت سے ہوئی کہ ایسی آج تک مسلمانون سے کبھی لڑائی نہین ہوئی تھی اور آخر کو مسلمانون کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور بنی حنیفہ کو تن تنہا خالد اور مجاعہ پر جانے کا موقع مل گیا۔ اور خالد اپنا خیمہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ آئے۔ اور بنی حنیفہ اون کے خیمہ مین آ داخل ہوے۔ اسوقت مجاعہ اون کے خیمہ مین اون کی بی بی کے پاس تھا۔ خالد اوسے اپنی بی بی کے حوالہ کر آئے تھے۔ بنی حنیفہ نے چاہا کہ اون کی بی بی کو قتل کردین۔ مجاعہ نے کہا کہ اوسے قتل نہ کرو مین اوس کا جارہون۔ بنی حنیفہ نے اس لئے اونکی بی بی کو چھوڑ دیا۔ اور مجاعہ نے اون سے کہا۔ کہ مردون کی جاکر خبر لو۔ اور اونہون نے خیمہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے

پھر مسلمانون نے آپس مین ایک دوسرے کو آواز دی۔ اس پر ثابت بن قیس نے کہا اے مسلمانو تمہاری کیسی بری عادت ہوگئی ہے۔ اے اللہ یہ لوگ یعنی یمامہ والے جو کام کر رہے ہین مین اوس سے بیزار ہون اور یہ لوگ یعنے مسلمان جو کام کر رہے ہین اونکی طرف سے مین عذر کرتا ہون۔ پھر جاکر لڑائی مین گھس گیا۔ اور مارا گیا اور زید بن الخطاب نے کہا۔ اب رجال کے بعد کسی کو ذبح نہین کرونگا واللہ مین اوسوقت تک کسی سے نہ بولونگا کہ دشمنوان کو شکست نہ دیدون یا خود مارا نہ جاؤن۔ تب اوس وقت مین اللہ تعالی سے جاکر باتین کرونگا اور اپنی حجت

بیان کرون گا۔ اے لوگو تم اپنی آنکھین بند کرو۔ اور دانت بھینچ لو۔ اور دشمنون کو مارو اور آگے بڑہے چلے جاؤ۔ اور ایسے ہی ابو حذیفہ نے کہا اے قرآن والو قرآن کو اپنے نیک اعمال سے زینت دو۔ اور پہر خالد نے حملہ کیا۔ اور دشمنون کو جہان تھے وہان سے سبھی پیچھے ہٹا دیا۔ اور لڑائی خوب جوش خروش سے ہونے لگی۔ بنی حنیفہ نے بھی آپس مین ایک دوسرے کو لڑائی پر برانگیختہ کیا۔ اور خوب شدت سے لڑائی کی۔ اسوقت کبھی تو مسلمانون کا پلہ بھاری ہو جاتا۔ اور کبھی کافرون کا۔ اور اسی بار پیٹ مین سالم اور ابو حذیفہ اور زید بن الخطاب وغیرہ بڑے بڑے اولی البصائر شہید ہو گئے جب خالد نے لوگون کی یہ حالت دیکھی۔ تو حکم دیا کہ لوگو کوئی ایسا نشان قائم کرو جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ کس جی پر بلا آئی ہے۔ اور کدہر سے ہمین نقصان پہونچ رہا ہے۔ اسواسطے اونہون نے نشان قائم کیا اوسوقت لڑائی مین اہل البوادی مہاجرین اور انصار کے ساتھ ساتھ تھے۔ اور مہاجرین و انصار اون کے ساتھ ساتھ تھے جب انہون نے نشان قائم کیا۔ تو اونہون نے آپس مین ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ فرار سے آج حیا کرنا چاہئے۔ اوس روز جیسی مصیبت مسلمانون پر پڑی تھی ایسی کبھی اونہون نے اب تک نہین دیکھی تھی اور یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ فریقین مین کس پر بڑی سختی پڑ رہی ہے۔ صرف اسوقت تک اتنا ہی معلوم ہوا تھا کہ مہاجرین اور انصار اور اہل القری مین قتل بہت ہوا ہے اور ان مین اہل البوادی بہت مارے گئے۔

۵۳ حضرت خالد کی دانائی اور دلاوری سے مسیلمہ کی شکست۔

باوجود اس سخت ہنگامہ کے مسیلمہ میدان مین ثابت قدم رہا۔ اپنی جگہہ سے ذرہ نہین ہلا۔

دشمن کی فوج اوس کے گرد خوب جمع تھی۔ اور اچھی طرح وہان لڑ رہی تھی۔ اس سے
خالد نے یہ جان لیا کہ جب تک مسیلمہ کو قتل نہ کیا جائے تب تک دشمن ٹھنڈے
نہ پڑین گے اور اون کا جوش رفع نہ ہوگا۔ بنی حنیفہ کے لوگ گو بہت مارے گئے تھے
مگر اونہون نے اپنے مقتولون کی کچھہ پروا نہ کی تھی۔

پھر خالد نکلے۔ اور میدان جنگ مین اپنا مبارز طلب کیا۔ اور اپنے شعار
کا نعرہ مارا۔ اون کا شعار یا محمداہ تھا۔ پھر اون کے مقابلہ مین جو کوئی میدان
مین آیا وسے قتل کر ڈالا۔ اور مسلمانون کو غلبہ ہوگیا۔ خالد نے مسیلمہ کو پکارا مسیلمہ نے
اون کا جواب دیا۔ خالد نے چند باتین جو وہ مسیلمہ سے چاہتے تھے اوس کے روبرو
پیش کین۔ اسوقت بات کے جواب دینے مین اوس کا طرز یہ تھا۔ کہ جواب دیتے
وقت وہ منہ پھیر کر اپنے شیطان سے پہلے مشورہ لے لیتا تھا۔ چنانچہ جب اوس نے
اپنے شیطان سے میدان مین نکلنے کا مشورہ لیا تو اوس سے منع کیا۔ اس سے
اوس نے منہ پھیر لیا خالد سوار ہوکر اوسکی طرف چلے۔ اور اوسے لڑائی کے لئے
مجبور کرنا چاہا۔ مگر وہ پیٹھہ پھیر کر چلدیا۔ اور اوس کے اصحاب اپنی جگہہ چھوڑ کر
ہٹ گئے۔ ادھر خالد نے اپنے لوگون کو آواز دیا۔ اور وہ سوار ہوکر جھپٹے۔ کہ اسی مین
دشمن کو شکست ہوگئی۔

۵۴ مسیلمہ کا باغ مین پناہ لینا اور مسیلمہ اور محکم الیمامہ کا مارا جانا۔

اسوقت بنی حنیفہ نے مسیلمہ سے کہا۔ کہ تو جو ہم سے
وعدہ کرتا تھا وہ سب کہان گئے۔ اوس نے
کہا۔ کہ تم کو چاہئے اپنے ننگ و ناموس کے لئے لڑو۔ اور محکم نے پکار کر کہا اے
بنی حنیفہ باغ باغ یعنی باغ کی طرف چلو۔ اور اوسکی پناہ لو۔ اسواسطے وہ سب ایک باغ میں

گہس گئے (جس کا نام حدیقۃ الرحمان بھا) اور اوس کا دروازہ بند کرلیا۔

براء بن مالک جو اسد بن مالک کا بھائی بھا اوس کا یہ قاعدہ بھا۔ کہ جب کبھی وہ لڑائی مین جاتا تو اوسے کپ کپی چڑہ جاتی بھی اور اوس کے دفع کے واسطے اوسپر آدمی چڑہکر بیٹہا کرتے تھے۔ پہر وہ پیشاب کردیتا بھا۔ جب اوس کو پیشاب آجاتا تو اوسے جوش چڑہتا بھا۔ جیسے شیر کو جوش اٹھا کرتا ہے۔ چنانچہ اسوقت بھی اوسے کپ کپی چڑہ گئی۔ پہر جب اوس نے پیشاب کرلیا۔ تو اٹھا۔ اور کہا لوگو ادہر آؤ۔ مین براء بن مالک ہون۔ چلو چلو میرے پاس کو آؤ۔ اور بڑے جوش سے لڑائی شروع کردی۔ جب بنی حنیفہ باغ مین جا گھسے۔ تو براء نے کہا اے مسلمانو مجھے تم اس باغ کے اندر ڈالدو۔ اونہون نے کہا ہم تو تمہین اندر دشمن کے ہاتھون مین کبھی نہ ڈالینگے۔ براء نے اونہین قسم دلائی کہ مجھے تم ضرور اندر ڈالدو۔ اسواسطے اوسے اٹھا کر دیوار پر چڑہا دیا۔ اور وہان سے وہ اندر کو کود گیا۔ اور باغ کے دروازہ مین جاکر لڑنے لگا۔ اور دروازہ پر قبضہ کرکے اوسے مسلمانون کے اندر گھوسنے کے واسطے کہول دیا۔ جس سے مسلمان اندر گہس گئے۔ وہان نہایت ہی سخت لڑائی ہوئی اور دونوطرف کے لوگ بکثرت مارے گئے۔ خصوصاً بنی حنیفہ تو بہت ہی مارے گئے۔ اور اوسوقت تک برابر لڑتے رہے کہ مسیلمہ نہ مارا گیا۔

مسیلمہ کے قتل مین دو شخص شریک ہوے تھے۔ ایک تو وحشی مولیٰ جُبیر بن مُطعم کا بھا۔ اور دوسرا ایک انصاری بھا وحشی نے تو اوس پر نیزہ مارا بھا۔ اور انصاری نے اپنی تلوار ماری بھی۔ ابن عمر کہتے ہین۔ کہ ایک شخص نے چلا کر کہا

کہ اوسے تو ایک حبشی غلام نے مار ڈالا۔

پھر جب وہ مارا گیا تو بنی حنیفہ بھاگ گئے۔ اور چارون طرف سے اون پر تلوار پڑنے لگی۔ اور حضرت خالد کو بھی خبر پھونچی کہ مسیلمہ مارا گیا۔ اس پر خالد نے مسیلمہ کی لاش کی تلاش کا ارادہ کیا۔ اور مجاعہ کو جو زنجیرون مین بندھا ہوا تھا ساتھ لیا۔ کہ وہ مسیلمہ کی لاش کو پہچان کر بتائے۔ چنانچہ مقتولون کی دیکھ بھال کرنے لگے اور رفتہ رفتہ محکم الیمامہ کی لاش پر پھونچے۔ جو ایک وضعدار آدمی تھا۔ خالد نے پوچھا کہ کیا یہی مسیلمہ ہے مجاعہ نے کہا نہین۔ واللہ یہ تو بہت اچھی شکل کا شخص ہے۔ اور اوس سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ یہ محکم الیمامہ ہے پھر وہ باغ کے اندر پہونچے۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ ایک کمرو زرد رنگ اور چپٹی ناک والا شخص پڑا ہے مجاعہ نے کہا جسے تم ڈہونڈھتے ہو وہ یہ ہے تم نے اوس کا کام تمام کردیا ہے۔ اب اس کا کچھ کھٹکا نہین رہا۔ خالد نے کہا آہا یہی حضرت ہین جنہون نے تم سے ایسے ایسے کام کرائے ہین۔ محکم الیمامہ کو عبدالرحمن بن ابی بکر نے قتل کیا تھا۔ اونہون نے ایک تیر اوس کی گردن مین اوسوقت مارا تھا جب کہ وہ کھڑا ہوا خطبہ کر رہا اور بنی حنیفہ کو لڑائی کے لئے تحریص و اشتعال دیرہا تھا۔ اس تیر سے وہ مارا گیا۔

۵۵ مجاعہ کا اپنی قوم کی ہمدردی کے واسطے خالد کو دہوکا دیکر نرم شرائط پر صلح کرانا۔

پھر مجاعہ نے خالد کو دہوکہ دیا۔ اور اون سے فریب سے کہا کہ جن لوگون سے اب تک آپ لڑے ہین۔ یہ وہ لوگ ہین جو جلدی جلدی لڑنے کے لئے آگے دوڑ آئے ہین۔ ابھی بنی حنیفہ کی فوجین کی فوجین باقی ہین۔ اور اون سے قلعہ اور حصن بھرے

ہوے ہین۔ آپ کو چاہیے کہ اون لوگون سے جلدی صلح کے پیغام سلام کیجیے اور جس طرح ہوسکے اپنی حفظ جان کے لئے اون سے صلح کر لیجئے۔ اور کہا کہ مین اونکے پاس جاتا ہون اور اون سے مشورہ کرتا ہون۔ چنانچہ وہ اون کے پاس گیا۔ اسوقت قلعون مین بجز عورتون بچون اور شیوخ فانیہ اور کمزور مردون کے اور کوئی نہ تھا۔ اوس نے جاکر اونہین ہتیارون سے مسلح کیا۔ اور عورتون سے کہا کہ اپنے بال کہول دین اور قلعے کے اوپر چڑہ جائین۔ اور اوسوقت تک کہ وہ مسلمانون کے پاس سے لوٹ کرنہ آئے ایسے ہی رہین (اور یہ اوس نے اس لئے کیا تھا۔ کہ مسلمانون کو یہ نہ معلوم ہوا۔ کہ قلعون مین جنگی آدمی نہین ہین)

پھر وہ خالد کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ قلعہ والے تو آپ کی شرائط کو نہین مانتے۔ خالد کو اسوقت یقین ہوگیا تھا۔ کہ قلعون مین سپاہ بھرے ہوے ہے۔ اور مسلمان لڑتے لڑتے اسوقت لپست ہو گئے تھے اور لڑائی کو ایک عرصہ گزر گیا تھا۔ کہ روز روز ہوا کرتی تھی۔ خالد کی فوج کے آدمی چاہتے تھے۔ کہ اس فتح کے بعد لوٹ چلین۔ اور اونہین یہ نہ معلوم تھا۔ کہ دنیا مین کیا ہورہا ہے۔ مہاجرین اور انصار مدینہ کے تین سو ساٹھ آدمی مارے جاچکے تھے۔ اور مدینہ کے سوا دوسرے مہاجرین مین سے تین سو آدمی شربت شہادت پی چکے تھے اور ثابت بن قیس بن شماس بھی مارا گیا تھا۔ ایک مشرک نے اوسکی ٹانگ کاٹ ڈالی تھی۔ ثابت نے اپنی ٹانگ ہی لیکر اوس کے ایسی ماری کہ اپنے قاتل کو قتل کردیا اور بنی حنیفہ کے عقربا مین سات ہزار آدمی مارے گئے تھے اور باغ مین بھی اتنے ہی آدمی اور اسی کے قریب قریب اور اِدہر اُدہر پکڑا دیکڑی مین مارے گئے تھے

اس لئے خالد نے اس طرح صلح کر لی۔ کہ جس قدر دشمنون کے پاس سونا چاندی ور ہتھیار ہین وہ سب دیدین اور اون کے نصف آدمی اور ایک قول کے بموجب چہارم آدمی لونڈی غلامون مین لے لئے جائین

پھر جب صلح کے بعد دشمنون نے قلعہ کھول دئے۔ اور خالد وہان گئے تو معلوم ہوا۔ کہ وہان تو بچون عورتون اور کمزور آدمیون کے سوا اور کوئی نہین ہے خالد نے مجاعہ سے کہا۔ کہ تو نے کمبخت مجھے دھوکا دیا۔ کہا ہان بے شک یہ لوگ میری قوم کے لوگ ہین۔ جو کچھ مجھ سے اون کے لئے ہو سکا وہ مین نے کر دیا۔

اسی مین حضرت ابوبکر کے پاس سے فرمان آیا۔ کہ جس قدر دشمنون کے آدمی ہاتھ آئین اور وہ تابع ہون اونہین قتل کر دیا جاے۔ مگر چونکہ خالد صلح کر چکے تھے اونہون نے اوس کے خلاف کو عذر سمجھا اور صلح کے شرائط کو پورا کیا۔

جب لوگ لوٹ کر مدینہ آے۔ تو حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا جو ان لوگون کے ساتھ لڑائی مین گئے تھے کہ زید تو مارے گئے تو زندہ ہے۔ زید سے پہلے تو کیون نہین مارا گیا۔ جا میرے سامنے سے چلا جا۔ عبداللہ نے کہا کہ زید نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اوکی دعا قبول کی۔ اور اونہین شہادت نصیب کی۔ مین نے بھی کوشش کی کہ مجھے بھی شہادت ملے مگر مجھے نہ ملی۔ مین اوس سے محروم رہا۔

۵۶ حضرت ابوبکر کا قرآن کو جمع کرانا

اس یمامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر نے حکم دیا کہ قرآن شریف کو جمع کیا جاے۔ کیونکہ صحابہ بہت قتل ہو گئے تھے۔ اور یہ اندیشہ ہو گیا تھا۔ کہ کہین قرآن ہی دنیا سے نہ جاتا رہے۔ اس کا بیان تفصیل کے ساتھ ہم

سنہ ۱۲ ہجری مین کرین گے۔

۵۷ اکابر صحابہ کے نام جو یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوے اور جو لوگ صحابہ مین سے یمامہ کی لڑائی مین شہید ہوے اونمین سے عبّاد بن بشر انصاری تھے جو بدر وغیرہ کی لڑائیون مین شریک رہے تھے۔ اور عبّاد بن الحارث الانصاری بھی اسمین مارے گئے تھے۔ یہ بھی احد کی لڑائی مین شریک تھے۔ عمیر بن اوس بن عتیک الانصاری بھی اسمین مارا گیا تھا۔ یہ بھی جنگ احد مین شریک تھا۔ اور عامر بن ثابت بن سلمۃ الانصاری بھی اسمین مارا گیا تھا اور عمارہ بن حزم الانصاری جو عمرو کا بھائی تھا اور بدری تھا وہ بھی اسمین مارا گیا تھا۔ اور باقی اورون کے نام حسب ذیل ہین۔

علی بن عبید اللہ بن الحارث جو بنی عامر بن لوی سے تھا اور رسول اللہ کی صحبت مین رہا تھا۔ عائذ بن ماعص الانصاری جسے بعض لوگ کہتے ہین کہ بیر معونہ کی لڑائی مین مارا گیا تھا۔ فروہ بن النعمان جس کا نام بعض نے ابن الحارث بن النعمان انصاری بھی بتایا ہے اور جو احد کی لڑائیون مین بھی موجود تھا۔ قیس بن حارث بن عدی الانصاری جو براء بن عازب کا چچا تھا۔ اور جسے بعض لوگ کہتے ہین کہ جنگ احد مین مارا گیا تھا۔ سعد بن جماز انصاری۔ جو جنگ احد مین بھی شریک تھا۔ ابو دجانہ انصاری جو بدری تھا۔ لیکن بعض کہتے ہین کہ وہ اسوقت نہین مارا گیا تھا۔ بلکہ اس کے بعد بھی ایک مدت تک زندہ رہا۔ اور جنگ صفین مین حضرت علی کے طرفدارون مین تھا واللہ اعلم۔ سلمہ بن مسعود بن سنان الانصاری سائب بن عثمان بن مظعون الجمحی جو مہاجرین حبش سے تھا اور بدر مین موجود تھا۔ سائب بن العوام جو زبیر کا حقیقی بھائی تھا۔ طفیل بن عمرو الدوسی جو خیبر کی لڑائی مین

شریک تھا۔ زرارہ[16] بن قیس الانصاری جو رسول اللہ کی صحبت مین رہا تھا۔ مالک[17] بن
عمرو السلمی حلیف بنی عبد شمس جو بدری تھا۔ مالک[18] بن امیہ السلمی یہ بھی بدری تھا۔
مالک[19] بن عوس بن عتیک الانصاری جو احد مین شریک تھا۔ معن[20] بن عدی
بن الجد البلوی حلیف الانصار جو عقبہ اور بدر وغیرہ مین موجود تھا۔ مسعود[21] بن
سنان الاسود حلیف بنی غانم جو احد مین موجود تھا۔ نعمان[22] بن عصر یا عصر بن
الربیع البلوی بدری۔ صفوان[23] اور مالک[24] عمرو السلمی کے دونو بیٹے جو بدری تھے
ضرار[25] بن الازور الاسدی جس نے خالد کے حکم سے مالک بن نویرہ کو قتل کیا
تھا۔ عبد اللہ[26] بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی جس کی نسبت کہتے ہین کہ یہ
عبد اللہ اور اوس کا بھائی سائب طائف مین قتل ہوے تھے۔ عبد اللہ[27] بن
مخرمۃ بن عبد العزی العامری عامر قیس جو بدر وغیرہ مین شریک رہا تھا۔ عبد اللہ[28]
بن عبد اللہ بن ابی بن سلول جو بدری تھا۔ عبد اللہ[29] بن عتیک الانصاری جو
ابن ابی الحقیق کا قاتل تھا۔ اور بدری تھا۔ شجاع[30] بن ابی وہب الاسدی اسد خزیمہ
جو بدری تھا۔ ہریم[31] بن عبد اللہ المطلبی القرشی ابو اوس کا بھائی جناوہ[32] ولید[33] بن
عبد شمس بن المغیرۃ المخزومی جو خالد کے چچا کا بیٹا تھا۔ ورقہ[34] بن ایاس ابن
عمرو الانصاری بدری۔ یزید[35] بن اوس حلیف بنی عبد الدار جو فتح مکہ کے روز
مسلمان ہوا تھا۔ ابو حبہ[36] بن غزیہ الانصاری جو احد مین موجود تھا۔ ابو عقیل[37] البلوی
جو حلیف الانصار اور بدری تھا۔ ابو قیس[38] بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی
جو حبش کے مہاجرین سے تھا اور جنگ احد مین شریک تھا۔ یزید بن ثابت، جو
زید بن ثابت کا بھائی تھا۔

اہل بحرین کا ارتداد

۵۸ بحرین کے قبیلہ بکر اور عبدالقیس کا ارتداد اور جارود کے سبب سے عبدالقیس کا مسلمان ہونا

جب جارود بن المعلی العبدی نبی صلعم کے پاس آیا اور مسائل فقہی سیکھہ گیا۔ تو رسول اللہ نے اوسے اوسکی قوم عبدالقیس مین واپس بہیجدیا تھا۔ جس وقت رسول اللہ کا انتقال ہوا ہے تو یہ وہین تھا۔ اسوقت منذر بن ساوی العبدی بیمار تھا۔ اور رسول اللہ کی وفات کے چند روز بعد مر گیا تھا۔ جب منذر مر گیا تو اس کے بعد بحرین والے مرتد ہو گئے۔

ان مرتدین مین قبیلہ بکر کے لوگ تو اپنے ارتداد پر قائم رہے۔ مگر عبدالقیس کے قبیلہ کو جارود نے جمع کیا۔ چونکہ انہون نے مشہور کیا تھا۔ کہ اگر محمدؐ خدا کے سچے نبی ہوتے تو وہ مرتے نہین۔ اس لئے جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو جارود نے ادن سے کہا کہ تمہین یہ بات معلوم ہے یا نہین کہ محمدؐ سے پہلے بھی اللہ تعالی نے نبی دنیا مین بھیجے ہین۔ اونہون نے کہا ہان بھیجے ہین۔ جارود نے پوچھا تو پھر وہ کیا ہوے۔ اونہون نے کہا وہ مر گئے۔ جارود نے کہا "تو محمدؐ بھی ایسے ہی مر گئے جیسے سب انبیا پہلے مر گئے ہین۔ مین تو یہ گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین۔ اور محمدؐ خدا کے رسول ہین"۔ اس واسطے وہ سب مسلمان ہو گئے اور اپنے اسلام پر جم گئے۔

۵۹ بحرین کے مشرکین اور مرتدین کا مسلمانون کو محصور کرنا اور اون کا ابوبکر سے مدد مانگنا

اور منذر کے مرنے کے بعد اوس کے اصحاب پر مرتدین نے محاصرہ ڈالا جس سے

آخر کار علاء بن الحضرمی نے اونہین آکر نجات دلائی۔ اور جارود اور اوس کے متبعین کے سوا سبعے گئے اور لوگ بحرین مین مرتد ہوکر فراہم ہوے۔ اور بولے کہ ہم یہان کی حکومت پہر منذر بن النعمان بن المنذر کو دینگے۔ جسے غرور کہا کرتے تھے۔ اور جب یہ مسلمان ہوگیا تو اپنے آپ کو مغرور (یعنی دہوکے مین آیا ہوا) کہا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میرا نام غرور نہین ہے۔

اور حطم بن ضبیعہ نے جو بنی قیس بن ثعلبہ مین سے تھا بکر بن وائل کو لیا۔ اور جو لوگ پہلے ہی سے مشرک تھے اور مرتدین مین سے نہ تھے اونہین اکہٹا کیا۔ اور بغاوت کے لئے آمادہ ہوگیا۔ اور قطیف اور ہجر مین آکر قیام کیا۔ اور مقام خط کے قوم زط اور سابجہ کے لوگون کو بہڑکایا۔ اور دارین مقام پر فوج بہیجی اور جواثا مقام مین بھی کچھہ لشکر کو روانہ کیا جس نے جاکر مسلمانون کو وہان گھیر لیا اور اون پر نہایت سختی کے ساتھہ محاصرہ کیا۔ جس سے بھوک کے مارے مسلمان مرنے لگے۔ تب اونمین سے عبداللہ بن خذف نے یہ اشعار حضرت ابوبکر کی خدمت مین لکھہ کر بہیجے۔

الا ابلغ ابا بکر رسولا	وفتیان المدینۃ اجمعینا
حضرت ابوبکر کے پاس کوئی جاکر یہ پیغام کہدے اور تمام جوانان مدینہ کو ہمارے حال کی خبر سنادے	
فہل لکم الی قوم کرام	قعود فی جواثا محصرینا
کیا تمہین ایک قوم کرام کی بھی کچھہ یاد ہے۔ جو جواثا مین محصور پڑے ہوئے ہین ؛	
کان دماءہم فی کل فج	شعاع الشمس تغشی الناظرینا
اور اون کے خون گلی کوچون مین ایسے بھر رہے ہین جیسے آفتاب کی کرنین ناظرین کی نگاہون کو ڈہانپ لیتی ہون	
توکلنا علی الرحمن انا	وجدنا النصر للمتوکلینا
ہم نے تو اپنے اللہ رحمن و رحیم پر توکل کرلیا ہے اور ہم جانتے ہین کہ وہ متوکلین کی نصرت کیا کرتا ہے	

۶۰ حضرت ابو بکر کا علا کو مرتدین بحرین کے دفعیہ کیلئے بھیجنا اور بے آب و دانہ بیابان مین سے اون کا گذر۔

علاء بن الحضرمی نے جو بحرین کے مسلمانون کو جا کر چھڑایا اوس کا حال اس طرح پر ہے۔ کہ حضرت ابو بکر نے علا کو مرتدین بحرین کی لڑائی کے واسطے متعین کیا تھا۔ جب وہ یمامہ کے حوالی مین پہونچے۔ تو ثمامہ بن آثال الحنفی بھی بنی حنیفہ کے مسلمانون کو لیکر اون سے آملے۔ اور قیس بن عاصم المنقری بھی اون سے مل گیا۔ اور جو کچھہ اوس نے رسول اللہ کی وفات کے بعد صدقہ اپنے لوگون مین تقسیم کر دیا تھا اوس کا بدلہ آکر دیا۔ اور جس قدر قوم علاء کے پاس تھی اس قدر لوگ اون کے پاس قبائل عمرو اور ابنا اور سعد بن تمیم اور رباب کے بھی آکر ملحق ہو گئے۔

تب اونہون نے ان سب لوگون کو لیا۔ اور دہنا کے طرف روانہ ہوے (جو نجد مین ایک سرزمین کا نام ہے جو تین منزل تک طول مین چلی گئی ہے۔ اور اوس کے سات پہاڑ ہین۔ اور اون پہاڑون کے درمیان مین سرسبز ٹیلیان ہین۔ جو حزن ینبوع سے ریگستان یبرین تک چلی گئی ہین۔ مگر باقی اس تمام زمین مین کہین پانی کا نام نشان تک نہین ہے) اور رفتہ رفتہ اوس کے درمیان جا کر قیام کیا۔ اور رات کے وقت وہان لوگون کو قیام کرنے کا حکم دیا۔ مگر وہان ایک عجیب اتفاق ہوا۔ کہ اون کے لدے لدائے اونٹ سب بھاگ گئے۔ جس سے اون کے پاس نہ تو کوئی اونٹ ہی رہا۔ اور نہ دانہ پانی ہی رہا۔ اس سے مسلمانون کو ایسی تشویش ہوئی۔ کہ جس کا حال اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے اور اونہین اپنی تباہی کا کامل یقین ہو گیا۔ اور آپس مین ایک دوسرے کو وصیتین

کرنے لگے۔

جب علا نے یہ حال دیکھا۔ تو اون سب کو اکٹھا کیا۔ اور اون سے کہا کہ آپ لوگون کو اس قدر کیون رنج و غم ہو رہا ہے۔ اونہون نے کہا غم کیون نہو کل صبح ہوتے ہوتے آفتاب گرم ہونے نہین پائے گا۔ کہ ہم سب اس جہان سے رخصت ہو جائین گے۔ علا نے کہا تم لوگ مسلمان ہو اور اللہ کے کام کو جاتے ہو۔ اور اوس کے انصار ہو۔ ہرگز کچھہ اندیشہ نہ کرو۔ اللہ تعالی تم کو کبھی نہ بھولے گا خوش ہو جاؤ۔ یہ غم و غصہ سب دور کردو۔

پھر جب صبح ہوئی اور اونہون نے نماز پڑھی تو علا نے اللہ تعالی سے دعا مانگی۔ اور سب لوگون نے بھی اللہ تعالی کی جناب مین التجا کی۔ کہ اسی مین اونہین ایک طرف کو پانی کا ایک چشمہ نظر آیا۔ اور وہ اودہر گئے اور پانی پیا اور نہائے دہوے۔ ابھی کچھہ بہت دن نہین چڑہا تھا کہ اون کے اونٹ بھی اِدہر اُدہر سے آنا شروع ہوے۔ اور سب اکھٹے ہو گئے۔ لوگون نے اونٹون کو بٹھایا اور اونہین پانی پلایا۔

انہین لوگون مین ابو ہریرہ بھی تھے۔ جب اس مقام سے لشکر نے کوچ کیا۔ تو ابو ہریرہ نے ایک شخص منجاب بن راشد سے پوچھا۔ کہ اس پانی کے مقام کو تو جانتا ہے۔ اوس نے کہا ہان مین خوب جانتا ہون۔ ابو ہریرہ نے کہا تو اچھا مجھے اوس چشمہ تک لے چل۔ منجاب کہتے ہین۔ کہ مین اونہین وہان لیگیا وہان جاکر ہم دیکھین تو تالاب تو ہے۔ مگر پانی کا ایک قطرہ بھی نہین۔ مین نے اون سے کہا۔ کہ اگر یہان تالاب بھی نہ ہوتا تب بھی مین اس مقام سے

اچھا واقف ہون کہ مین اس مقام کا آپ کو نشان دے سکتا تھا۔ مین نے یہان پانی کبھی بھی اس سے پہلے نہین دیکھا۔ اسی مین نظر جو پڑی تو معلوم ہوا کہ وہان پانی کا ایک برتن بھی پانی سے بھرا رکھا ہے ابوہریرہ نے کہا۔ واللہ وہ یہی مقام ہے جہان سے ہم نے پانی پیا تھا۔ مین نے بھی اس سے پہلے کبھی نہین دیکھا۔ اور اسی واسطے مین تجھے لیکر یہان آیا ہون۔ اور اپنا برتن اسکی غرض سے بھر کر تالاب کے کنارہ رکھہ گیا ہون۔ اور مین نے دل مین کہا ہے کہ یا تو یہ ہم پر من وسلوی کی طرح نازل ہوا ہے جو حضرت موسی علیہ السلام کے زمانہ مین نازل ہوا تھا۔ یا کوئی چشمہ ہی ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت موسی علیہ السلام کے من وسلوی کا حال ہے۔ پھر انہون نے اللہ تعالی کا شکر کیا۔ اور لوٹ کر اپنے لشکر مین گئے اور جا کر ہجر مین اوس سے مل گئے

۶۱ علا کا حملہ ہجر پر اور وہان سے مسلمانون کو چھڑانا اور دشمنون کو قتل کرنا

جب علا ہجر مین پہونچ گئے تو انہون نے جارود کے پاس حکم بھیجا۔ کہ عبد القیس کے لوگون کو لیکر حطم کے مقابلہ کو نکلین۔ اور اوسی طرف سے حملہ کرین جو اون کے قریب ہے۔ جارود اپنے آدمیون کو لیکر نکلے اور ہجر کے جانب آکر اون کے سامنے قیام کیا۔ اور مشرکین تمام حطم کے ساتھ جمع ہوے۔ صرف دارین کے لوگ الگ رہ گئے۔ اور مسلمان علار کے پاس آکر سب اکٹھے ہو گئے اور مسلمانون نے اپنے گرد خندق کھود لی۔ اور مشرکین نے بھی ایسا ہی کیا۔ اور تھوڑے تھوڑے آدمی باری باری سے نکلتے۔ اور دشمنون سے لڑتے۔ اور پھر لوٹ کر اپنی خندقون مین پناہ گیر ہو جاتے تھے اسی طرح ایک مہینا گزر گیا۔

اسی مین ایک روز مسلمانون نے دشمن کے لشکر مین ایک شور سنا کہ جیسے بھاگڑ پڑ گئی ہو۔ یا کوئی لڑائی ہوتی ہو۔ علا نے اپنے لشکریون سے کہا۔ کہ کون ایسا ہے جو دشمنون کے اس ہنگامہ کی جا کر خبر لائے عبد اللہ بن حذف ایک شخص تھا اوس نے کہا مین جاتا ہون اور اس کی خبر لاتا ہون۔ پھر وہ اپنے لشکر سے نکلا۔ اور دشمنون کے خندق کے پاس پہونچا۔ وہان دشمنون نے اوسے پکڑ لیا۔ عبد اللہ کی مان عجل قبیلہ کی عورت تھی۔ اور وہان دشمنون کے لشکر مین عجل اور تیم اللات وغیرہ کے لوگ چارون طرف تھے جبھی دشمنون نے اسے پکڑا تو اوسنے دہائی دی۔ یا ابجرا۔ ابجر بن بجیر سن کر دوڑا۔ اور اوسے پہچان لیا۔ اور عبد اللہ سے پوچھا کیا بات ہے۔ اوس نے کہا مین اسواسطے یہان آیا ہون۔ اور کچھ بہانہ کر دیا۔ ابجر نے اوسے چھڑا دیا۔ اور اوس سے کہا کہ تو بہت برا بھانجا ہے جو تو اپنے مامون کے پاس ایسے وقت رات مین آیا ہے کہا یہ باتین تو اس وقت مت کر مین بھوکا ہون اور بھوک کے مارے تیرے پاس آیا ہون۔ مجھے تو کچھ کھانے کو دے۔ ابجر نے اوسے اسواسطے کھانے کو دیا۔ جب اوس نے پیٹ بھر کر کھا لیا۔ تو اوس سے کہا مجھے کچھ زاد راہ بھی دے۔ اور واپس جانے کے لئے سواری بھی دے۔ ابجر کہنے لگا کہ یہ شخص نشہ مین ہے۔ پھر اوسنے اوسے ایک اونٹ دیا اور زاد راہ بھی عنایت کیا۔ اور لشکر سے باہر نکال دیا۔ عبد اللہ وہان سے نکل کر آیا۔ اور مسلمانون کو آکر خبر دی۔ کہ دشمن اسوقت نشہ پی کر بدمست ہو رہے ہین۔ یہ بہت ہی اچھا موقع ہے اون پر فوراً چڑھائی کرنا چاہیئے۔

یہ سنتے ہی مسلمان دوڑے اور اون مدہوشون کو جس طرح چاہا تلوار سے کاٹ پھینکا اور کفار نکل کر بھاگے۔ مگر جاتے کہان۔ کچہہ تھوڑے ہی تو ادہر ادہر بھٹک بھٹکا کر بچ گئے۔ باقی یا تو قید ہوگئے یا قتل کردئے گئے۔ اور تمام دشمن کے لشکرگاہ پر مسلمانون کا قبضہ ہوگیا۔ اگر کوئی شخص اون سے بچا تو صرف اپنی جان ہی لیکر بچ گیا۔ ان مین سے ابجر تو نکل گیا ہاتھہ نہ آیا۔ مگر حطم مارا گیا۔ اوسکا پہلے تو عفیف بن المنذر تمیمی نے پانو کاٹ دیا تھا پہر اوسے قیس بن عاصم نے مار ڈالا۔

پھر مسلمانون نے مفرورون کا تعاقب کیا۔ اور عفیف بن المنذر بن النعمان بن المنذر الغرور گرفتار ہو کر آیا۔ اور مسلمان ہوگیا۔

پھر جب صبح ہوئی۔ تو علا نے مال غنیمت تقسیم کیا۔ اور جن لوگون نے بڑے بڑے کام کئے تھے اونہین انعام مین کپڑے بھی دئے۔ چنانچہ ثمامہ بن اثال الحنفی کو ایک کمبل دیا جو حطم کا تھا اور جس پر کچہہ نقش و نگار تھے اور حطم کو اوسپر بڑا فخر تھا۔ جب ثمامہ دارین کی فتح کے بعد لوٹ کر آیا تو بنی قیس بن ثعلبہ نے اوسے دیکھا اور اوس سے پوچھا کیا تو نے حطم کو مارا ہے۔ اونہون نے کہا مین نے تو نہین مارا۔ مگر مین نے یہ کمل مال غنیمت سے مول لیا ہے۔ مگر قیس کے لوگ اون پر دوڑ پڑے اور اونہین قتل کر دیا۔

۶۲ علا کا سمندر کو پایاب عبور کرکے دارین پر قبضہ کرنا۔

پھر دشمن کے بھگوڑے کثرت سے دارین کی طرف کو چلے اور کشتیون مین سوار ہو کر وہان پھونچ گئے اور باقی لوگ اپنے اپنے قبائل مین جا ملے۔ اسی لئے علا نے بکر

بن وائل کے اون لوگون کو جو اپنے اسلام پر قایم رہے تھے اور جن مین عتیبہ بن النہاس اور مثنی بن حارثہ وغیرہ بھی تھے لکھا۔ کہ دشمن کے بھگوڑے اور مرتد لوگ جہان کہین ملین اونکی خبر لین۔ چنانچہ اونہون نے اس کی تعمیل کی۔ اور اپنے قاصدون کے ہاتھ یہ حال علا سے کہلا بھیجا۔ پھر اونہون نے اون لوگون کو اپنے پیچھے آنے کا حکم دیا۔ اور لوگون کو دارین کی طرف چلنے کی منادی کردی گئی۔ اور اون سے کہا۔ کہ خشکی مین خدا تعالی نے اپنی رحمت کی نشانی تم پر ظاہر کردی ہے۔ تاکہ تم وسے دریا مین بھی یاد رکھو۔ اس لئے چاہئے کہ تم دشمنون کی طرف چلو۔ اور اونہین دریا مین بھی جالکر لو۔

اور خود کوچ کردیا۔ اور لوگ بھی اون کے ساتھ روانہ ہوے۔ اور گھوڑے اور اونٹ اور گدہے وغیرہ جانور سمندر مین ڈالدئے۔ اور پیدل بھی اون کے ساتھ ہولئے۔ اور اللہ تعالی سے علا نے اور اون کے ہمراہیون نے دعا مانگی۔ اون کی دعا کے اسوقت یہ کلمات تھے۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن یَا کَرِیْم یَا حَلِیْم یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبَّنَا چنانچہ وہ اس خلیج سے گذر گئے۔ اور اللہ تعالی کے حکم سے پار ہو گئے۔ اور اوس سمندر مین سے ایسے گئے۔ جیسے کوئی ایک ٹیلہ پر جاتا ہو جس پر کچھہ پانی آگیا ہو۔ اونٹون کے سمون تک فقط پانی آتا تھا۔ اور ساحل سمندر سے دارین تک کشتیان ایک دن رات مین پہونچتی تھین۔ وہان جاکر دشمنون سے مقابلہ ہوا اور خوب شدت سے لڑائی ہوئی۔ مسلمانون کو اللہ تعالی نے فتح و ظفر عنایت کی اور مشرک بھاگ نکلے۔ اور مسلمانون نے اونہین خوب قتل کیا۔ یہان تک کہ اونہین

اتنا ہی کوئی نہ بچا جو آن کر اپنے لوگون کو خبر بھی دے۔ اور اون کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور باقیون کو لونڈی غلام بنا لیا۔ پھر جب ادن سے فارغ ہو گئے تو لوٹے۔ اور سمندر پر عبور کر آئے۔ اور وہان اسلام خوب پھیل گیا۔ پھر علا نے حضرت ابوبکر کو ایک عرضی لکھی۔ کہ مرتدین کی شکست ہو گئی اور حطم مارا گیا۔

۶۳- ایک راہب کا اسلام لانا۔ اسوقت مسلمانون کے ساتھ ایک راہب تھا جو ہجر کے باشندون مین سے تھا وہ مسلمان ہو گیا۔ کسی نے اوس سے پوچھا تو کیون مسلمان ہو گیا۔ تو کہا تین چیزون کے سبب سے مجھے یہ اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ اگر مین مسلمان نہ ہوا تو میری صورت اللہ تعالی مسخ کر دے گا۔ ایک تو یہ کہ ریگستان مین اللہ تعالی نے مسلمانون کو پانی دیا۔ دوسرے سمندر کی موجین مسلمانون کے سمندر مین جانے کے وقت ہموار رہین۔ تیسرے سحر کے وقت اون کے لشکر مین سے ایک دعا کی آواز آئی جس کے الفاظ یہ تھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ وَالْبَدِیْعُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَالدَّائِمُ غَیْرُ غَافِلٍ اَلْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَخَالِقُ مَا یُرٰی وَمَا لَا یُرٰی وَکُلَّ یَوْمٍ اَنْتَ فِیْ شَانٍ عَلِمْتَ کُلَّ شَیْءٍ بِغَیْرِ تَعَلُّمٍ اس لئے مین نے جانا کہ جس قوم کی اعانت فرشتہ کرتے ہین وہ ضرور حق پر ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اوس سے یہ باتین مدتہائے دراز تک کہلواتے اور سنا کرتے تھے۔

عمان و مہرہ والون کا ارتداد

۶۴ مذکورہ لڑائیونکی تاریخ اور خالد کی فتح یمامہ مسلمان جوان مرتدین سے لڑے ہین اوسکی

تاریخ کی نسبت علما کا اختلاف ہے ابن اسحاق تو کہتا ہے۔ کہ یمامہ اور یمن اور بحرین کی فتح اور شام پر لشکر کشی سنہ ۱۲ھ مین ہوئی ہے۔ اور ابو معشر اور یزید بن عیاض اور جعدبہ اور ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کا قول ہے۔ کہ حضرت خالد وغیرہ کے تمام فتوحات مرتدین پر سنہ ۱۱ھ مین ہوئی ہین۔ صرف ایک ربیعہ بن بجیر کا معاملہ سنہ ۱۳ھ کا ہے۔

اور اس کا قصہ اس طرح ہے کہ حضرت خالد کو خبر ملی۔ کہ ربیعہ مضیح اور حصید مین ہے۔ اور اوس کے ساتھ مرتدین کچھ فراہم ہو گئے ہین۔ خالد اوس سے لڑے اور اونہین لوٹ لیا۔ اور پکڑ کر لونڈی غلام بنا لیا۔ اور ربیعہ کی ایک بیٹی بھی پکڑ لی۔ اور اوسے حضرت ابو بکر کی خدمت مین بھیجدیا۔ ابو بکر نے وہ لڑکی علی بن ابی طالب کو دیدی۔

۶۵ حضرت ابو بکر کا لقیط کے دفعیہ کیلئے حذیفہ اور عکرمہ کو جیفر اور عیاذ کی مدد کے واسطے بھیجنا اور عمان کی فتح۔

اب عمان کا حال سنئے۔ وہان ذو التاج لقیط بن مالک الازدی جس کا نام جاہلیت مین جلندی تھا۔ اٹھ کھڑا ہوا تھا اور اور لوگ جیسے نبی بن گئے تھے وہ بھی اوسی طرح کی لن ترانیان مارنے لگا تھا۔ اور مرتد ہو کر عمان پر قابض ہو گیا تھا۔ اور جیفر اور عیاض (جو مسلمان تھے) پہاڑون مین جا کر پناہ گیر ہوئے تھے۔ اور جیفر نے اس سب حال کو حضرت ابو بکر کے پاس لکھ کر بھیجا اور اون سے مدد چاہی تھی۔

حضرت ابو بکر نے اسواسطے حذیفہ بن محصن الغلفانی کو حمیر یون مین سے اور عرفجہ البارقی کو ازد مین سے مدد کے لئے روانہ کیا۔ حذیفہ کو حکم دیا۔ کہ عمان کو جائے

اور عرفجہ کو حکم دیا کہ مہرہ کی طرف کوچ کرے۔ اور اون سے کہا کہ دونو ملکر کاروائی کرین۔

جب یہ لوگ عمان کے قریب پہونچے۔ تو اونہون نے جیفر کو اپنے وہان پہونچنے کی اطلاع دی۔ اس لئے جیفر عمان کو روانہ ہوا۔

اس سے بیشتر ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت ابوبکر نے عکرمہ بن ابی جہل کو یمامہ کی طرف بھیجا تھا۔ اور وہان اوسے شکست ہوئی تھی۔ اب اونہون نے اوسے لکھا۔ کہ اپنے آدمیون کو لیکر حذیفہ اور عرفجہ سے جاکر مل جائے اور عمان اور مہرہ والون کے مقابلہ مین اونہین مدد دے۔ اور جب یہان سے فراغت ہو جائے تو یمن کو جائے اس لئے عکرمہ اون دونو سے جاکر عمان کے قریب مل گیا جب یہ لوگ رجام مین پہونچے جو عمان کے قریب ہے تو اونہون نے جیفر اور عیاذ کو اپنے حال سے اطلاع دی۔ اور لقیط نے بھی اپنی فوجین جمع کین اور دبا مین آکر لشکر ڈالا۔ اور جیفر اور عیاذ بھی نکلے۔ اور صحار مین مورچہ جمائے۔ اور حذیفہ اور عکرمہ اور عرفجہ کو اپنے پاس بلایا۔ یہ فوراً وہان پہونچے اور لقیط کے روسا اور سردارون سے مراسلت کی۔ اور لقیط کو چھوڑ دیا۔

پھر دبا مین فریقین کا سامنا ہوا۔ اور خوب شدت سے قتال ہوا۔ پہلے تو لقیط کو غلبہ ہوگیا۔ اور مسلمانون کی جماعت مین خلل کے آثار نظر آنے لگے۔ اور مشرکون نے جان لیا کہ اون کی فتح ہوگی۔ اسی مین یکایک بنی ناجیہ کی ایک بڑی جماعت اون کے امداد کو آگئی۔ جس کا خریت بن راشد امیر تھا۔ اور بنی عبد القیس کے لوگ بھی کچھ آگئے جن کے سیحان بن صوحان وغیرہ امیر اور سردار تھے۔

اس سے مسلمانون کو بڑی قوت ہوگئی۔ اور مشرکین پیٹھہ پھیر کر چلدئے۔ اور میدان جنگ مین دس ہزار آدمی اپنے مقتول چھوڑ گئے۔ پھر مسلمانون نے اونکا تعاقب کیا۔ اور اونہین خوب قتل کیا اور بچون کو پکڑ کر لونڈی غلام بنایا۔ اور مال غنیمت کو لوٹ کر آپس مین تقسیم کرلیا۔ اور عرفجہ کے ہمراہ خمس غنائم حضرت ابو بکر کی خدمت مین روانہ کیا۔ اور حذیفہ وہین عمان مین رہے۔ تاکہ لوگون کو تسکین دین

۶۶ عکرمہ کا سخریت کو مسلمان کرنا اور مصبح کو شکست دیکر مہرہ مین اسلام پھیلانا۔

امہرہ کا حال سنئے۔ جب عکرمہ بن ابی جہل کو عمان سے فراغت حاصل ہوگئی۔ تو وہ اونکی طرف روانہ ہوے اور جو لوگ ناجیہ اور عبد القیس اور راسب اور سعد کے اونکی مدد کو آے تھے اونہین بھی اپنے ساتھہ لیا۔ اور اون کے بلاد مین تاخت کی وہان اون کو اور دو شخصون سے معاملہ پڑا۔ ایک تو اون مین سخریت تھا جو مہرہ مین سے تھا اور دوسرا مصبح تھا جو بنی محارب سے تھا۔ اور بہت لوگ اسی کے ساتھہ تھے۔ اور یہ دونو آپس مین بھی ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ عکرمہ نے سخریت سے مراسلت کی۔ جس سے وہ مسلمان ہوگیا اس کے بعد اونہون نے مصبح سے درخواست کی۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اس سے عکرمہ اوس سے لڑے اور خوب لڑائی کے بعد مرتدین بھاگ گئے۔ اور اونکا سردار مارا گیا۔ پھر مسلمانون نے اون کا تعاقب کیا۔ اور جسے چاہا اوسے قتل کرڈالا۔ اور جس قدر چاہا اونکا مال و اسباب لوٹ لیا۔ بعد ازان سخریت کے ہاتھہ غنیمت کے مال سے خمس حصہ حضرت ابو بکر کی خدمت مین روانہ کیا۔

پھر عکرمہ کی قوت بڑھ گئی۔ اور اون کے پاس مال و متاع اور اونٹ

بہت کثرت سے ہو گئے۔ اور عکرمہ نے وہان قیام کیا۔ کہ لوگون کو اپنی خواہش کے موافق اکٹھا کرین۔ اور اون سے اسلام کی بعیت لین۔ چنانچہ اونہون نے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہو گئے۔

یمن کا ارتداد

۶۷۔ عک اور اشعریئین کا ارتداد اور عتاب اور عثمان کا جذب اور جمیعتہ کو شکست دینا

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو مکہ اور اوس کے گرد و نواح پر عتاب بن اُسید آپ کے عامل تھے۔ اور عک اور اشعریئین پر طاہر بن ابی ہالہ اور طائف پر عثمان بن ابی العاص اور مالک بن عوف النصری یعنی عثمان تو شہرون کی نگرانی کرتے اور اہل الوبر پر مالک تھے۔ اور صنعا مین فیروزا اور داد و یہ اسکا مددگار تھا اور قیس بن مکشوح بھی وہان کا عامل تھا اور جند پر لیلی بن امیہ تھا۔ اور مارب مین ابو موسی تھے۔ اور وہ حالات جو ان لوگون سے اور اسود عنسی سے گزرے ہین اوس کا ذکر اوپر ہم نے کر دیا ہے۔ جب اللہ تعالی نے اسود عنسی کو تباہ و ہلاک کر دیا تو اوس کے اصحاب مین سے کچھہ لوگ ایسے رہ گئے جو صنعا اور نجران کے درمیان اِدہر اُدہر بھٹکتے پھرتے تھے اور کسی کے پاس جمع نہین ہوتے تھے۔ اسی مین نبی صلعم نے وفات پائی۔ اوسوقت وہان کے لوگ مرتد ہو گئے۔

عتاب بن اسید نے حضرت ابو بکر کو ایک عرضی بھیجکر یہ اطلاع دی۔ کہ فلان فلان لوگ اون کے علاقہ مین مرتد ہو گئے۔ اور نیز عتاب نے اپنے بھائی خالد کو تہامہ والون کی طرف بھیجا۔ جہان مدلج اور خزاعہ اور ابنائے کنانہ کے کچہہ لوگ جمع ہو گئے تھے

کنانہ کا سردار جندب بن سلمہ تھا۔ ابارق مین دونو فریق کا مقابلہ ہوا۔ خالد نے اونہین خوب مارا۔ اور منتفرق و پراگندہ کر دیا۔ مگر انمین سے جندب بچ کر لوٹ گیا

ادہر عثمان بن ابی العاص نے بھی کچھہ فوج بنی شنوءہ کی طرف بھیجی جہان ازد و بجیلہ اور خثعم کے کچھہ لوگون نے سر اٹھایا تھا۔ اور اونکا سردار حمیضہ بن النعمان تھا۔ اور عثمان نے اس فوج کا سردار عثمان بن ابی ربیعہ کو کیا تھا فریقین کا ارض شنوءہ مین مقابلہ ہوا۔ اور کفار پٹ کر بھاگ نکلے۔ اور ادہر اُدہر منتشر ہو گئے۔ اور حمیضہ نے دوسرے علاقہ مین بھاگ کر جان بچائی۔

۶۸ طاہر کا عک کو شکست دینا اور نجران والون کے معاہدہ کی تجدید اور بجیلہ کے فساد کا فرو ہونا

اب عک کی اخابث کا حال سنئے۔ یہی عک اور اشعری ہین۔ کہ جنہون نے تہامہ مین سب سے اول نبی صلعم کے بعد فساد پہیلایا تھا۔ اور اکھٹے ہو کر اعلاب مقام مین ڈیرے ڈالے تھے۔ ان کی طرف طاہر بن ابی ہالہ روانہ ہوے۔ اور اون کے ساتھہ مسروق اور اونکی قوم عک کے وہ لوگ تھے جو مرتد نہین ہوے تھے۔ اعلاب پر فریقین کا سامنا ہوا۔ عک اور اون کے ساتھی بھاگے۔ اور بہت کثرت سے مارے گئے۔ یہ مسلمانون کو ایک عظیم الشان فتح حاصل ہوئی تھی۔

حضرت ابو بکر نے ایک فرمان لکھکر طاہر کو بہیجا تھا۔ جسمین اونھون نے اونہین عک سے لڑائی کا حکم دیا تھا۔ اور اوس مین اونہین اخابث کی لفظ سے تعبیر کیا تھا۔ اور اون کے طریق کو طریق الاخابث کہا تھا۔ اس سے یہ نام اونکا اس وقت تک چلا جاتا ہے۔

اب رہے نجران والے۔ جب اونہون نے سنا کہ رسول اللہ صلعم نے

وفات پائی۔ تو اونہون نے ایک ایلچی اپنا بھیجا۔ کہ حضرت ابوبکر کے ساتھہ عہدنامہ کی تجدید کرلے۔ حضرت ابوبکر نے اس باب مین اونہین ایک عہدنامہ لکھدیا۔

بنی بجیلہ کا یہ حال ہوا۔ کہ حضرت ابوبکر نے جریر بن عبداللہ کو واپس کرکے حکم دیا۔ کہ اوسکی قوم کے جو لوگ اسلام پر باقی رہ گئے ہین اونہین فراہم کرکے اون سے لڑے جو اسلام سے مرتد ہوگئے ہین۔ اور خثعم کی بھی خبر لے اور جو کوئی سر اوٹھائے اوس کا سر کچل دے۔ اونہین ذی الخلصہ کے مفسدین کے سبب سے غصہ آرہا تھا۔ جریر حسب الحکم وہان سے روانہ ہوا۔ اور حکم کے موافق تعمیل کی۔ مگر چند آدمیون کے سوا اوس کے سامنے کوئی نہ آیا۔ ان چند مفسدین کو اوس نے قتل کیا۔ اور اونکا تعاقب کرکے اونہین منتشر کردیا۔

یمن کا مکرر ارتداد

٦٩ قیس کا مرتد ہوکر داذویہ کو قتل کرنا اور فیروز وجشنش کا بچ کر نکل جانا۔

جن لوگون نے مکرر بغاوت کی اون مین سے ایک قیس بن عبدیغوث بن مکشوح بھی تھا۔ یہ اس طرح ہے۔ کہ جب اوس نے سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو اوس نے فیروز اور جشنش کے قتل کی تدبیر کی۔ اور حضرت ابوبکر نے عمیر ذی مران اور سعید ذی زود اور ذوالکلاع اور حوشب ذی ظلیم اور شہر ذی نیاف کے پاس فرمان بھیجے کہ اپنے دین اسلام پر قایم رہین۔ اور اللہ تعالی کے احکام بجا لائین۔ اور اونہین حکم دیا۔ کہ ابنا کی معاونت کرین۔ اور جو کوئی اون سے مزاحمت کرے اوس کے مقابلہ مین اونہین مدد دین۔ اور فیروز کی اطاعت کرین۔ مگر اس

فیروزا اور دادویہ سب آپس مین ایک دوسرے کے متساند اور معاون تھے۔

جب قیس نے یہ حال سنا تو اوس نے ذوالکلاع اور اوس کے اصحاب کو لکھا کہ آؤ ابنا کو مارڈالین۔ اور اونہین یمن سے نکالدین۔ مگر اونہون نے اوس کی بات نہ مانی۔ اور نہ ابنا کو ہی کچھہ مدد دی۔ اس لئے قیس اون کے خلاف پر مستعد ہوا اور اسود کے اصحاب سے خفیہ مراسلت کی جو ملک مین اِدہر اُدہر پھیرتے تھے اور اون سے کہا۔ کہ میرے ساتھہ ملکر کارروائی کرو۔ اس سے وہ اوسکے شریک ہوگئے۔ اور صنعا والے بھی اون سے مل گئے۔

پھر قیس نے فیروزا اور دادویہ سے ملاقات کی۔ اور دہوکہ دہی کیلئے اون سے اپنے باب مین مشورہ لیا کہ وہ اوس کے پہندے مین پھنس جائین۔ چنانچہ وہ اوس کے دانو مین آگئے۔ اور نہ سمجھے کہ وہ دہوکہ دیتا ہے پھر قیس نے دوسرے روز کہانا پکوایا۔ اور دادویہ اور فیروز اور جشنش کو بلایا۔ دادویہ اوس کے یہان گیا۔ جبھی وہ اوس کے گھر مین گیا ہے کہ قیس نے اوسے مارڈالا۔ پھر فیروز بھی وہان پہونچا۔ جبھی اوس کے مکان کے قریب گیا ہے تو اوس نے دو عورتون کو باتین کرتے سنا جن مین سے ایک نے کہا کہ یہ بھی دادویہ کی طرح مارا جائے گا۔ اس لئے وہ وہان سے چلدیا۔ اور قیس کے آدمی اوسکی تلاش مین دوڑے۔ یہ بھی دبکتا دبکتا چلا۔ اور جشنش کو بھی راستہ سے لوٹا دیا۔ اور دونو ملکر جبل خولان کی طرف روانہ ہوے۔ اور وہ فیروز کے مامون تھے۔ پھر وہ دونو پہاڑ پر چڑہ گئے۔ اور قیس کے سوار لوٹ گئے۔ اور اوسے خبر دی کہ فیروز جشنش نکل گئے۔ پھر قیس صنعا پر چڑہ دوڑا اور اوسکے گرد و نواح پر بھی تاخت و تاراج کی۔ اور اوسکے پاس اسود کے سوار بھی آئے

۷۰ فیروز کو عقیل اور عک سے مدد ملنا اور فیروز کا قیس کو شکست دینا۔

اور فیروز کے پاس بھی کچھہ لوگ مجتمع ہو گئے اور اوس نے حضرت ابوبکر کو اوسکی اطلاع دی اور قیس کے پاس بھی قبائل کے عوام لوگ آملے۔ پھر جب اون کے روسا کی پاس ابوبکر کے فرامین پہونچے۔ تو روسا نے اونہین چھوڑ دیا۔ اور قیس نے ابنا کے قتل یا اخراج کا ارادہ کیا۔ اور اون کو تین فرقون مین منقسم کیا۔ ایک تو وہ جنھون نے یمن مین قیام کرنا چاہا۔ اون کی اولاد تو اوس نے اونہین کے پاس چھوڑ ی۔

دوسرے گروہ لوگ تھے کہ جو فیروز کے ساتھہ چلے گئے تھے۔ اونکی اولاد کے اوس نے دو فرقہ کئے۔ ایک فریق کو اوس نے عدن کو بھیجدیا۔ کہ وہان سے اونہین جہازون مین سوار کراکے یمن سے خارج کردیا جائے۔ اور باقی تیسرے فرقہ کو اوس نے خشکی مین اپنے ساتھہ لے لیا۔ اور اون سب سے کہدیا۔ کہ تم لوگ اپنے اپنے ملکون کو چلے جاؤ۔

جب فیروز کو اس بات کو خبر ہوئی۔ تو اوس نے قیس کی لڑائی مین کوشش کی۔ اور خود لڑنے کے لئے اکیلا ہی تیار ہو گیا۔ اور بنی عقیل بن ربیعہ بن عامر سے امداد چاہی۔ اور عک سے بھی مدد کی درخواست کی۔ عقیل دوڑے اور قیس بن عامر کے سامنے آ رہے۔ جن کے ساتھہ قیس نے ابنا کے بال بچون کو روانہ کیا تھا۔ اور اون سے اون کے بال بچون کو چھین لیا۔ اور قیس کے سوارون کو قتل کرڈالا اور ایسے ہی عک بھی جھپٹے۔ اور اونھون نے اون کے بال بچون کے دوسرے گروہ کو دشمن سے چھڑالیا۔ اور قیس کے آدمیون کو مار ڈالا۔ اور عقیل اور عک نے

فیروز کی مدد کی۔ اور اوسے اپنی قوم کے آدمی دئے۔
جب فیروز کو یہ مدد مل گئی۔ اور پہلے سے بھی اوس کے پاس کچھ آدمی
جمع ہوگئے تھے۔ تو اوس نے اون سب کو لیا اور قیس کی طرف نکلا۔ صنعا کے
قریب فریقین کا سامنا ہوا۔ اور ایک اچھی لڑائی ہوئی۔ جسمین قیس اور اوسکے
ساتھی شکست کہاکر بھاگے۔ اور عنسی کے اصحاب جن کے ساتھ قیس بھی بھاگا
صنعا اور مران کے درمیان متذبذب بھٹکتے پھرنے لگے۔

۱۷ فروہ کا اسلام اور عمرو کا ارتداد اور عکرمہ اور مہاجر کا مرتدین کے دفعیہ کو جانا اور قیس اور عمرو کا گرفتار ہوکر پھر مسلمان ہونا

کہتے ہین کہ فروۃ بن مسیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس مسلمان ہوکر آیا تھا۔ اور اوسے
نبی صلعم نے مراد کے اور نیز اون لوگون کے
صدقات پر جو مراد کے حلیف اور اون کے ملک مین رہتے بستے تھے عامل مقرر
کر دیا تھا۔ اور عمرو بن معدی کرب الزبیدی اپنی قوم سعد العشیرہ کو چھوڑکر
الگ ہوگیا تھا۔ اور مراد مین بھاگ کر آرہا تھا اور اونہین کے ساتھ آکر مسلمان
ہوگیا تھا۔ جب اسود عنسی مرتد ہوا۔ اور مذحج نے اوسکا اتباع کیا۔ تو عمرو بھی مرتد
ہوگیا۔ اسوقت تک عمرو خالد بن سعید بن العاص کے پاس رہا کرتا تھا۔ جب
مرتد ہوگیا تو خالد اوس کے پاس آئے۔ اور اوس سے ملے۔ اور اوس کے
کندھے پر ایک تلوار ماری جس سے عمرو بھاگ کر بچ گیا۔ مگر خالد نے اوسکی تلوار
صمصامہ اور اوسکا گھوڑا لے لیا۔

غرض جب عمرو مرتد ہوگیا۔ تو اسود عنسی نے اوسے فروہ کے مقابلہ پر
متعین کیا۔ یہان کچھ ایسا موقع آپڑا کہ فروہ اور عمرو ایک دوسرے کے مقابل

پڑے رہے۔ اور ایک دوسرے کے خوف سے کہین نہ جاسکے۔ اسی مین عکرمہ بن ابی جہل مہرہ سے آبین مین آئے۔ جن کا ذکر مہرہ سے لڑائی لڑنے کا ہم اوپر بیان کرچکے ہین۔ اوسوقت عکرمہ کے ساتھہ مہرہ وغیرہ کے بہت کثرت سے آدمی تھے

ادہر مہاجر بن ابی امیہ بھی نجران کی طرف آئے۔ اون کے ساتھہ مکہ اور طائف کے لوگ تھے۔ اور بجیلہ بھی جریر کی ہمراہی مین اون کے ساتھہ تھے۔ یہان پہ فروہ بن مسیک المرادی بھی اون کے ساتھہ جاملا۔

جب مسلمانون کی اس طرح جمعیت خوب ہوگئی۔ تو عمرو بن معدی کرب چھپ کر مہاجر بن بن ابی امیہ کے پاس آیا اور امان بھی پہلے سے حاصل نہ کی۔ اسواسطے مہاجر نے اوسے باندہ لیا۔ اور نیز قیس کو بھی گرفتار کرلیا پھران دونو کو حضرت ابوبکر کی خدمت مین بھیجدیا۔

جب یہ دونو حضرت ابوبکر کے پاس پہونچے۔ تو اونہون نے قیس سے کہا کہ تونے بندگان خدا کو قتل کیا۔ اور مرتدین کو تونے اپنا دوست بنایا اور مومنین کو چھوڑ دیا۔ پھر قیس نے کہا کہ مجھے داذویہ کا کچھہ بھی حال معلوم نہین ہے مین نے اوسے نہین مارا ہے۔ اوس نے اوسے چھپ کر مارا تھا ابوبکر کو اوسکا کچھہ ثبوت نہ ملا۔ اس لئے اونہون نے اوس کے خون کو اوس سے چھوڑ دیا۔

اور عمرو سے کہا کہ تجھے اس سے شرم نہین آتی۔ کہ ہر روز تو جگھہ جگھہ بھاگتا پھرتا اور پکڑا جاتا ہے۔ اگر تو دین خدا کی نصرت کرتا تو خدا تعالی تجھے بڑی عزت دیتا۔ عمرو نے کہا۔ تو اب مین اس دین مین آتا ہون اور اب کبھی نہین پھرونگا بعدازان یہ دونو اپنے اپنے قبائل کو لوٹ گئے۔

پھر مہاجر نجران سے چلے۔ اور راستہ مین اونکی فوج کو عنسی کے لوگ ملے۔ اور اون سے امن مانگی۔ مگر اونہون نے امن نہ دی اور جہان پایا اونہین قتل کر دیا۔ پھر وہان سے وہ صنعا پہونچے۔ اور اوسمین داخل ہو گئے۔ اور حضرت ابوبکر کو یہ سب حال لکھہ کر بھیجدیا۔

حضرموت اور کندہ کا ارتداد

۲۷ مہاجر سے رسول اللہ کی ناراضی اور پھر اونہین کندہ پر عامل مقرر کرنا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اوسوقت بلاد حضرموت آپ کے قبضہ مین تھا اور آپ کی طرف سے زیاد بن لبید انصاری حضرموت پر اور عکاشہ بن ابی امیہ سکاسک اور سکون پر اور مہاجر بن ابی امیہ کندہ پر عامل تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر کو عامل تو مقرر کیا تھا۔ مگر مدینہ سے ابھی روانہ ہونے نہین پائے تھے۔ کہ رسول اللہ کا انتقال ہو گیا۔ اسواسطے حضرت ابوبکر نے اونہین یمن والون کے قتال کے واسطے مقرر کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ امن چین ہوجانے کے بعد وہ اپنے کام پر جائین یہ مہاجر اوسوقت رسول اللہ کے ساتھہ سے رہ گئے تھے۔ جب کہ آپ تبوک کے غزوہ کو تشریف لے گئے تھے۔ جب رسول اللہ صلعم وہان سے لوٹے تو مہاجر سے ناخوش ہوئے۔ ایک روز اتفاق سے بی بی ام سلمہ رسول اللہ کا سر دھو رہی تھین۔ اونہون نے موقع پاکر رسول اللہ سے کہا۔ کہ مجھے آرام چین جو یہ میسر ہے اس سے میرا دل کس طرح خوش ہو۔ آپ تو میرے بھائی سے ناراض ہین۔ رسول اللہ کو اونکی عاجزانہ باتین اپنے بھائی کی سفارش کی نسبت سن کر رقت آگئی

اور دل بھر آیا۔ بی بی ام سلمہ نے فوراً اپنے خادم کو اشارہ کیا۔ کہ وہ جا کر مہاجر کو بلا لائے۔ مہاجر نے آکر رسول اللہ سے عذر و معذرت کی۔ اور بہت منت وسماجت کر کے رسول اللہ کو راضی کر لیا۔ اور آپ نے اوسے کندہ پر عامل مقرر کر دیا۔ اسی مین نبی صلعم نے وفات پائی۔ اور مہاجر ابھی تک مدینہ سے چلنے بھی نہ پائے تھے۔ پھر اس کے بعد وہ وہان کو گئے۔

۳۷ کندہ کا حضر موتیون سے باربرداری کے اونٹ طلب کرنا اور اوس پر فساد اٹھنا

اور کندہ کے ارتداد اور اسود کذاب کو اونکے مان لینے کا سبب کہ جس سے نبی صلعم نے اون کے چار ملوک پر لعنت کی تھی یہ ہوا تھا کہ جب وہ مسلمان ہوے۔ تو رسول اللہ نے مصلحتاً یہ حکم دیا تھا۔ کہ صدقات جو حضر موت سے وصول ہوتے ہین اون مین سے کچھہ صدقات کندہ مین دئے جاوین اور کندہ کے کچھہ صدقات حضر موت مین دئے جائین۔ اور ایسے ہی کچھہ صدقات حضر موت کے سکون مین اور سکون کے کچھہ صدقات حضر موت مین دئے جائین۔

اسپر کندہ کے بطن بنی ولیعہ مین سے کسی نے حضر موت والون سے کہا کہ ہمارے پاس باربرداری کے اونٹ نہین ہین۔ اگر آپ صدقات کے کامون کے لئے ہمین اونٹ دیدین تو بہت بہتر ہو۔ حضر موتیون نے کہا اچھا ہم دیکھین گے اگر تمہارے پاس اونٹ نہ ہوے تو ہم تمہین اونٹ دین گے۔

پھر جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا۔ تو بنی ولیعہ نے اون سے کہا کہ تم نے جو رسول اللہ صلعم سے اونٹون کا وعدہ کیا تھا اوسے پورا کرو حضر موتیون نے اون سے کہا کہ تمہارے پاس کاروبار کے لئے اونٹ تو ہین۔ اون پر صدقات

اٹھا لیجایا کرو۔ اسپر کندہ نے زیاد سے کہا کہ تو بھی حضرموت والون کے ساتھ ہے اور ہمارے برخلاف ہے غرض حضرموتیون نے اونٹ دینے سے انکار کیا اور کندہ والون نے اوس کے لینے مین اصرار کیا۔ اور بات بڑھ گئی۔ اور وہ لوگ اپنے گھرون کو لوٹ گئے۔ اور اس معاملہ مین مشورہ کرنے لگے۔ زیاد کو چونکہ مہاجر کا انتظار ہو رہا تھا اوس نے اس معاملہ مین تامل کیا۔ اور خاموش رہا۔ مہاجر مدینہ مین رکا ہوا تھا۔ اور اوس نے زیاد کو اپنے کام پر متعین کر دیا تھا۔ پھر مہاجر صنعا سے اپنے عمل کی طرف روانہ ہوا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل بھی مدد کیلئے آئے ایک تو اون مین سے اسود کے مقابلہ مین پڑا۔ اور دوسرا بنی وائل کی تنبیہ کو رجوع ہوا۔

۴۷ زیاد کے ایک اونٹنی صدقہ مین پکڑ لینے کی وجہہ سے بنی معاویہ کا ناراض ہو کر صدقہ دینے سے انکار کرنا

زیاد بن ولید کندہ کے بنی عمرو بن معاویہ کے صدقات وصول کرنے پر متعین تھا۔ جب وہ اون کے پاس آیا۔ تو سب سے اول جو بنی عمرو کا آدمی اوس کے پاس آیا اوس کا نام شیطان بن حجر تھا۔ زیاد نے اون سے ایک جوان اونٹنی لی۔ اور اوس پر صدقہ کی علامت لگا دی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ اونٹنی عدا بن حجر کی ہے جو شیطان کا بھائی ہے۔ جب اوس نے اونٹنی کو باہر نکالا تھا تو اوسے بھی وہم پیدا ہوا تھا۔ اس اونٹنی کا نام شذرہ تھا۔ مگر زیاد کو یہ نہ معلوم ہوا۔ اوس نے سمجھا تھا کہ یہ اور کوئی اونٹنی ہے۔ عدا نے کہا کہ یہ تو میری اونٹنی ہے۔ شیطان نے اوس کی تصدیق کی۔ اور زیاد سے کہا کہ اسے چھوڑ دے۔ اور کوئی اونٹنی لے لے۔ اس پر زیاد نے شیطان پر کفر کی تہمت لگائی۔ اور کہا کہ تو اسلام سے

خارج ہوگیا ہے۔ یہ سن کر دونو بہائی بگڑ گئے۔ اور بولے کہ ہم تو اونٹنی نہ دین گے
زیاد نے کہا کہ وہ تو اب اللہ کا مال ہوگئی۔ مگر اونہون نے کچہہ نہ سنا اور اونٹنی کے
لینے پر اصرار کیا۔ زیاد نے کہا کہین شنذرہ تمہارے لئے بسوس کی طرح نہ ہوجائے۔
عدا نے دہائی دی۔ یا آل عمرو زیاد ظلم کر رہا ہے۔ وہ شخص بڑا ذلیل ہے جو میری
آواز سن کر گھر مین بیٹہکر چپکا کھانا کھائے۔ اور میری فریاد کو نہ آئے۔ اور حارثہ
بن سراقہ بن معدی کرب کو آواز دیا۔

وہ سنتے ہی زیاد کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ اس شخص کی اونٹنی چھوڑ دے
اور اور کوئی لے لے۔ زیاد نے کہا یہ تو مین کبھی نہ کرونگا۔ حارثہ نے کہا تو تو بوڑھی
ہوگیا۔ اور اونٹنی کا دہنگنا کہولدیا اور اوسے ہانک کر بیچ مین کہڑا ہوگیا۔ زیاد
نے حضرموت اور سکون کے جوانون کو حکم دیا۔ اور اونہون نے جہپٹ کر حارثہ کو
روکا۔ اور اوسے اور اوس کے ساتہیون کو پکڑ کر مشکین باندہ لین اور اونٹنی کو
بھی پکڑ لیا۔

پھر بنی کندہ نے دہائی مچا دی۔ اور حارثہ کی گرفتاری کے سبب سے بنی معاویہ
بہت ناراض ہوے اور کہلم کہلا باغی ہوگئے۔ ادہر حضرموت اور سکون کو زیاد
کی طرفداری مین غصہ آیا۔ اور ان دونو کے طرفدارون کے بڑے بڑے
لشکر ہوگئے۔ مگر بنی معاویہ نے اس سبب سے کچہہ نہ کہا۔ کہ زیاد کے پاس اون کے
قیدی گرفتار تھے۔ اور اس سبب سے زیاد کے لوگون کو بھی کوئی حجت نہ ملی۔ کہ وہ
اون کے برخلاف کوئی کارروائی کراتین۔ زیاد نے بنی معاویہ سے کہا کہ ہتیار
رکہدو۔ مگر اونہون نے ہتیار نہ رکھے۔ بلکہ اپنے قیدیون کو طلب کیا۔ زیاد نے

اونہین نہ چھوڑا۔ اور رات مین اون پر چہاپا مارا۔ اور اون کے کچہہ آدمی قتل کرکے
اونہین پراگندہ کر دیا۔ جب وہ پراگندہ ہوگئے تو حارثہ کو اور اوس کے ساتہیون
کو چہوڑ دیا۔ جب یہ قیدی چھوٹ کر اپنی قوم مین آگئے تو اونہون نے اونہین
جاکر لڑائی کے واسطے بھڑکایا۔ اور کہا کہ زیاد اور اوس کے رفیقون سے
اسکا انتقام لینا چاہیئے۔ جس سے اون کے ساتھہ بہت بڑا لشکر جمع ہوگیا۔
اور اونہون نے اپنے درمیان ندا کردی۔ کہ کوئی صدقہ نہ دے۔ پھر زیاد نے
حصین بن نمیر کو بھیجا۔ اور اون مین سے بھی ایک نے دوسرے کو تسکین دی۔
جس سے کچہہ دنون کے واسطے وہ خاموش بیٹھے رہے۔

۷۵ زیاد کا بنی معاویہ پر شب خون مارنا اور چارون ملوک ملعونہ کا قتل۔

پھر کندہ کے بنی عمرو بن معاویہ محاجر مین جاکر اُترے۔ محاجر اون کے حمار یعنی رکہائے ہوئے مرغزارون) کو کہتے ہین۔ اون مین سے جمد ایک محجر مین اور مخوص دوسرے محجر مین اور مشرح تیسرے محجر مین اور ابضعہ چوتھے محجر مین اُترے یہی وہ چارون ملوک اور بنی عمرو کے رؤسا ہین کہ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی تھی۔ اور جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اور بنی حارث بن معاویہ اپنے محاجر مین اُترے اشعث بن قیس ایک محجر مین اور سمط بن الاسود ایک اور محجر مین جاکر ٹہیرے۔
اور جتنی بنی معاویہ تھے اون سب نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا۔

صرف ایک شرحبیل اور اوس کے بیٹے نے اوس سے انکار نہ کیا۔ اونہون نے بنی معاویہ سے کہا۔ کہ اپنی بات سے پھر جانا احرار کے لئے نہایت قبیح ہے جو لوگ کرام الناس سے ہین وہ ایک شبہ کی بات سے بھی اچھی بات کی طرف

بدل جانے کو وضع کے خلاف سمجھتے ہین اور اوسے عار جانتے ہین۔ چہ جائے کہ ایک نیک کام اور حق بات سے باطل اور قبیح بات کی طرف رخ کیا جائے۔ یہ تو بہت بری بات ہے۔ ہم تو اس بات مین قوم کی مدد نہین کرتے۔ اور اون سے الگ ہوگیا۔ اور زیاد کے پاس چلا آیا۔ اور اون کے ساتھ امرء القیس بن عابس بھی تھا۔

ان دونو نے زیاد سے کہا۔ کہ ان لوگون پر رات کو چھاپا مارنا چاہئے۔ کیونکہ سکاسک اور سکون کے لوگ بھی کچھ ان مین جا ملے ہین۔ اور حضرموت کے بھی کچھ متفرق آدمی ان مین شامل ہین۔ اگر تم اون پر چھاپا نہ مارو گے تو ہمین خوف ہے کہ ہمارے بہت آدمی ہم سے الگ ہوکر اون مین جا ملین گے۔ اسواسطے زیاد نے اس بات کو منظور کرلیا۔ اور پھر سب اکٹھے ہوے۔ اور اون کے محاجر مین جاکر اون پر شبخون مارا جاکر دیکھین تو وہ لوگ اپنے اپنے الاؤن کے گرداگرد مزہ مین بیٹھے ہوے ہین۔ اگرچہ بنی معاویہ تعداد مین بہت اور شوکت مین بہت بڑے تھے۔ مگر اونہون نے جاکر اونہین پانچ طرف سے لیا۔ اور تباہ و برباد کرڈالا مشرح مخوص جمد اور ابضعہ اور اون کی بہن عمروہ سب مارے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت نے اپنا اثر دکھایا۔ دشمن بہت کثرت سے مارے گئے اور جن کو موقع ملا اونہون نے بھاگ کر جان بچائی۔

۷۶ اشعث کا نجیر مین پناہ گیر ہونا اور مسلمانون کا قلعہ کو فتح کرنا۔

پھر زیاد بن لبید مال و اسباب غنیمت اور لونڈی غلامون کو لیکر واپس ہوا اور اشعث کے اوپر ہوکر اوس کا گزر ہوا۔ اشعث یہ دیکھکر اپنی قوم کے لوگون کی طرف جھپٹا۔ اور

اودہین مسلمانون سے چہڑالیا۔ اور فوجین جمع کین۔ ادہر زیاد نے مہاجر کو لکہا۔
کہ مدد کو جلد آؤ۔ مہاجر کو راستہ مین زیاد کا خط ملا۔ اوس نے لشکر پر عکرمہ بن
ابی جہل کو سردار کیا۔ اور خود تیز رو اور مستعد لوگون کو لیکر دہاوا مارا۔ اور زیاد
کے پاس آپہونچا۔ اور کندہ کی طرف کوچ کیا۔ وہ اسوقت محجر الزبرقان مین تہے
وہین اون کو جا لیا۔ خوب زور شور سے لڑائی ہوئی۔ کندہ کو شکست ہوئی اور
مارے گئے۔ اور بہاگ کر قلعہ نجیر مین جا کر پناہ لی۔ اور اوسکی مرمت و درستی
کرکے اوسے اپنا ملجا بنایا۔

مہاجر ان کے تعاقب مین روانہ ہوا۔ اور نجیر کے پاس جا کر موچہ جمائے۔
کندہ بہی نجیر مین آکر خوب جمع ہوے اور مورچہ جما کر پڑ گئے۔ مسلمانون نے
قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اتنے مین عکرمہ بہی پیچہے سے فوج لیکر آگئے۔ اور محصورون پر
حصار کو خوب تنگ پکڑا۔ اور چارون طرف فوجین بہیج بہیج کر اونکی مدد کو موقوف
کردیا۔ اور اون کے مددگارون کو پکڑ پکڑ کر مار ڈالا۔

جب محصورون نے اس حصار کی تنگ حالت دیکہی تو وہ بہی جوانمردی
کرکے اندر سے نکلے۔ اور مسلمانون سے آکر لڑے۔ مگر وہ خود ہی کثرت سے مارے
گئے۔ اور قلعہ مین جا کر پناہ گیر ہوے۔ اور اب اون کو اپنے قتل ہونے کا اندیشہ
ہوا۔ اور جان کے لالے پڑ گئے۔ اور اون کے سردارون کو اپنی جان کا خوف ہوگیا
اسواسطے اشعث اپنے ساتہہ نو آدمیون کو لیکر نکلا۔ اور آکر مسلمانون سے
درخواست کی کہ اگر اون کو اور اون کے اہل و عیال کو جانون کی امن دیجائے تو
وہ قلعہ کا دروازہ کہول دین گے زیاد نے اسے قبول کرلیا اور کہا۔ تم جو چاہو لکہہ لو

اور نوشتہ میرے پاس لاؤ۔ مین اوسپر مہر کردونگا۔ اونہون نے ایسا ہی کیا
اشعث اپنا نام اوس مین لکھنا بھول گیا۔ کیونکہ ایک شخص حجدم نام اوس پر خنجر
لیکر چڑہ گیا تھا اور کہنے لگا تھا کہ میرا نام اسمین لکھہ نہین تو مین تجھے مار ڈالونگا۔
اس لیئے اوس نے حجدم کا نام تو اوسمین لکھدیا۔ اور اپنے نام کو اوسمین درج کرنا
بھول گیا۔

پھر دروازہ کھول دیا۔ اور مسلمانون نے اوسمین داخل ہوکر کسی لڑنے والے
آدمی کو زندہ نہ چھوڑا۔ اور گرفتار کرکے اونکی گردنین ماردین۔ اور مال واسباب
لوٹ لیا۔ اور بال بچون کو لونڈی غلام بنالیا۔

۷۷ مہاجر کا اشعث کو باندہ کر ابوبکر کے پاس بھیجنا اور ابوبکر کا اوسے چھوڑ دینا اور عکرمہ کے سپاہیون کی غنائم مین شرکت۔

جب مسلمان قلعہ کی فتح سے فارغ ہوگئے۔ تو اشعث نے اپنے ساتھیون کو بلایا۔ جن کے پاس وہ نوشتہ تھا۔ اور اوسے مسلمانون کے روبرو پیش کیا۔ مہاجر نے اون لوگون کو
امن دیدی جن کے نام اوسمین تحریر تھے۔ مگر پڑہنے پر معلوم ہوا۔ کہ اوس مین
اشعث کا نام نہین ہے۔ مہاجر نے اس پر کہا۔ اشعث مین اوس خدا کی تعریف
کرتا ہون کہ جس نے تیرے ہی ہاتھہ سے غلطی کرائی۔ دشمن خدا مین یہی چاہتا تھا
پھر اوسکی مشکین باندھین کہ اوسے قتل کر دیا جائے۔ مگر لوگون نے کہا۔ کہ بہتر ہے
اوسے حضرت ابوبکر کے پاس بھیجدیجئے اس کی نسبت مناسب حکم وہ خود دینگے
مہاجر نے اسواسطے اوسے لونڈی غلامون کے ساتھہ حضرت ابوبکر کی خدمت
مین بھیجدیا۔

مگر ایک دوسری روایت اس طرح پر بھی ہے۔ کہ جب نجیر کی محصورون پر محاصرہ کی شدت ہوئی۔ تو اشعث مہاجر اور زیاد کے اور مسلمانون کے پاس چلا آیا۔ اور اون سے اپنے جان و مال کی امن طلب کی۔ اور کہا کہ اوسوقت تک مجھہ سے کچھہ نہ کہا جائے۔ کہ جب تک ابوبکر کے پاس نہ بھیجا جائے میرے باب مین وہ خود اپنی ذات سے جو حکم دین وہی کیا جائے۔ اور اس کے معاوضہ مین مین نجیر کو فتح کرائے دیتا ہون۔ اور جو لوگ قلعہ مین ہین اونہین سب کو مین تمہارے حوالہ کئے دیتا ہون۔ اور اپنے لوگون سے اوس نے دغابازی کی اسکو مسلمانون نے قبول کرلیا۔ اشعث نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ اور اوسکے اندر جو سردار تھے اونہون نے اپنے آپ کو مسلمانون کے حوالہ کردیا اور مسلمانون نے اونہین قتل کردیا۔ اور اشعث کو گرفتار کرکے لونڈی غلامون کے ساتھہ حضرت ابوبکر کی خدمت مین بھیجدیا۔

اس سے مسلمان بھی اشعث پر لعنت کرتے تھے۔ اور خود اوس کی قوم کی عورتین بھی اوس پر تھوتھو کرتی تھین اور اوس کا نام اونہون نے عرف النار رکھا تھا جس کے معنی اون کے نزدیک دغاباز کے تھے۔

جب اشعث مدینہ آیا۔ تو ابوبکر نے اوس سے پوچھا۔ کہ تو جانتا ہے مین تیرے ساتھہ کیا کرون گا اشعث نے کہا مجھے تو نہین معلوم کہ آپ میرے ساتھہ کیا کرین گے۔ ابوبکر نے کہا مین تجھے قتل کرونگا۔ اوس نے کہا بھلا میرا خون کیونکر مباح ہوسکتا ہے۔ مین تو وہ شخص ہون۔ کہ جس نے اون لوگون کو دس آدمی کی بات پر راضی کیا تھا۔ ابوبکر نے کہا کہ صلح کے معاملہ کی تکمیل اوس وقت سے

واجب ہوئی ہے کہ جس وقت وہ نوشتہ لکھا گیا ہے۔ اور اوس کے روسے
اوسہین کا خون ممنوع ٹھیرا ہے جس کا اوس مین نام ہے تو نے جو قوم کو راضی کیا
وہ اوس نوشتہ کی تحریر سے پہلے کا کام ہے۔ اوس پر صلحنامہ کی تعمیل واجب
نہین ہے۔

جب اشعث کو اپنے مارے جانے کا خوف ہوا۔ تو اوس نے کہا بھلا
آپ میری نسبت یہ اچھا سمجھتے ہین کہ اور قیدیون کو تو چھوڑ دین اور میری بھول
کے سبب سے مجھے قتل کر ڈالین۔ یا یہ بہتر جانتے ہین کہ جیسے اورون کے ساتھ
کرتے ہین وہ ہی میرے ساتھ بھی کرین۔ اور میری بی بی مجھے دیدین۔ اشعث
کی ام فروہ ابوبکر کی بہن سے منگنی ہوگئی تھی۔ جب وہ پہلے آیا تھا تو رسول اللہ صلعم
نے اوسوقت لڑکی کو حوالہ کرنا ملتوی کردیا تھا۔ اور کہا تھا جب دوبارہ وہ آئیگا
تو اوسوقت نکاح کیا جائے گا۔ اسی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال
ہوگیا۔ اور اشعث مرتد ہوگیا۔ اس لئے اشعث نے کہا۔ کہ اگر آپ دوسری صورت
اختیار کرینگے تو مجھے آپ میرے ملک والون مین سے خدا کے دین مین
سب سے بہتر پائینگے۔ اس لئے ابوبکر نے اوس کا خون معاف کردیا۔
اور اوسکی بی بی بھی اوسے دیدی۔ پھر اشعث مدینہ مین اوسوقت تک رہا۔
کہ عراق فتح نہین ہوا۔ اور وہان کی غنائم لوگون مین تقسیم نہین ہوئین۔

یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ عکرمہ اوسوقت آئے تھے۔ کہ جب یہ قلعہ فتح ہوگیا تھا
اسیر زیادہ اور مہاجر نے اپنے ساتھیون سے کہا۔ کہ یہ لوگ تمہاری مدد کے
واسطے آئے ہین۔ ان کو بھی غنیمت مین شریک کرلو۔ اونہون نے اس سے

انہین بھی غنیمت کا مال دیا۔ اور اپنے ساتھہ مین اونہین شریک کرلیا۔

۸۷ حضرت عمر کا عربون کو لونڈی غلام بنانے سے آزاد کرنا۔

جب حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ ہوے۔ تو آپنے اس بات کو برا سمجھا۔ اور فرمایا۔ کہ عرب ہی آپس مین ایک دوسرے کے مالک ہون۔ اور ایک عرب دوسرے عرب کا غلام ہو یہ بڑی قبیح بات ہے۔ اللہ تعالی نے تمہین بڑی وسعت دی ہے اور عجم کا ملک تمہین فتح کرا دیا ہے اور اپنے مشیرون سے اس امر مین مشورہ کیا۔ کہ جو عرب کے لونڈی غلام ہین اور زمانہ جاہلیت اور اسلام مین پکڑے آئے ہین اونہین فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے۔ صرف وہ ہی عورتین رکھہ لیجائین۔ کہ جن کے اولاد پیدا ہوگئی ہے۔ پھر اونہون نے ہرایک انسان پر چھہ یا سات اونٹون کا فدیہ مقرر کیا کہ یہ فدیہ جو دیدے وہ غلامی سے آزاد کردیا جائے۔ اور اسمین بھی حنیفہ اور کندہ کے ساتھہ رعایت کی۔ اون سے یہ بھی فدیہ نہ لیا۔ کیونکہ اون کے مرد قتل کردئے گئے تھے۔ پہر عورتین اِدہر اُدہر چلی پہرین اور فدیہ لاکر دیدیا۔ اور آزاد ہوگئین۔

اسی سال مین معاذ بن جبل بھی یمن سے واپس آئے۔ اور اسی سال مین حضرت ابو بکر نے عمر بن الخطاب کو اپنا قاضی مقرر کیا۔ حضرت عمر اونکی تمام خلافت کے زمانہ مین اون کے قاضی رہے تھے۔ اور لوگون کے ساتھہ اس سال عتاب بن اُسید نے حج کیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ عبد الرحمن بن عوف حج کو گئے تھے۔

سنہ ۱۲ ہجری

خالدبن الولید کا عراق کو جانا اور حیرہ کی صلح

۷۹ حضرت خالد کا حملہ حدود فارس پر اور بانقیا اور بارو سما اور لیس اور حیرہ والونکی اطاعت

اس سنہ ۱۲ ہجری کے محرم مہینے مین حضرت ابوبکر نے یمامہ مین خالدبن الولید کے پاس حکم بھیجا کہ وہ عراق کی طرف روانہ ہون مگر ایک روایت مین ہے۔ کہ خالد اسوقت یمامہ سے مدینہ مین آئے تھے۔ وہان سے حضرت ابوبکر نے اونہین عراق کی روانگی کا حکم دیا تھا۔ غرض وہ خلیفہ کے حکم سے روانہ ہوے۔ اور بانقیا اور باروسما اور لیس مقامات مین پہونچے وہان بغیر لڑے بھڑے وہان کے لوگون نے انکی اطاعت اختیار کرلی۔ جس سردار نے کہ یہ صلح کی تھی اوس کا نام ابن صلوما تھا۔ اور یہ اقرار ٹھیرا تھا۔ کہ حرزہ کسری کے سوا دس ہزار دینار دین گے (حرزہ اچھے مال کو کہتے ہین) جو فی کس چار درہم کے حساب سے لیا جاتا تھا۔ اور ان دس ہزار دینار کے سوا اون سے جزیہ بھی لیا۔

پھر خالد وہان سے روانہ ہوکر حیرہ پہونچے۔ یہ دیکھکر وہان کے اشراف اور سردار ایاس بن قبیصہ الطائی کے ہمراہ جو نعمان بن المنذر کے بعد وہان کا امیر ہوگیا تھا اپنے شہر سے نکلکر حضرت خالد کے پاس آئے۔ اونہون نے اون سے کہا۔ کہ یا تو تم مسلمان ہوجاؤ۔ یا جزیہ دو۔ اور اگر یہ دونو باتین تم کو منظور نہ ہون تو پھر لڑائی کے سوا اور کچھہ بات نہین ہے۔ ان لوگون نے جزیہ دینا قبول کیا۔

اور نوے ہزار درہم پر صلح ٹھیری - یہی سب سے اول اسلام مین اہل فارس سے جزیہ لیا گیا ہے - اس صلح مین حیرہ اور اوس کے گرد و نواح کے قریات و قصبات سب داخل تھے -

اور بعض اس روایت کو اس طرح بھی بیان کرتے ہین - کہ حضرت ابوبکر نے خالد کو حکم دیا تھا - کہ اپنی تاخت و تاراج فارس پر ابلہ سے شروع کرین - اور عیاض بن غنم کو حکم دیا تھا - کہ وہ عراق مین جائین - اور مضیح سے اپنا کام شروع کرین - اور عراق کے اوپر کی طرف سے داخل ہون - اور ایسے کوچ کرین کہ جاکر خالد سے مل جائین -

۸۰ مثنے اور عیاض اور خالد کی روانگی حفیر کو اور ہرمز کا مقابلہ پر آنا

مثنے بن حارثۃ الشیبانی نے حضرت ابوبکر سے عراق مین تاخت و تاراج کرنے کی اجازت طلب کی تھی - اور اونہون نے اونہین اجازت دی تھی - چنانچہ وہ حضرت خالد کے وہان پہونچنے سے پیشتر ہی تاخت و تاراج کیا کرتے تھے - اور حضرت ابوبکر نے خالد اور عیاض کو حکم دیا تھا کہ اُن لوگون کو اپنی فوجون مین شامل کرین جنہون نے مرتدین سے لڑائی کی تھی - اور کسی مرتد کو اپنے ساتھ غزا کے واسطے نہ لیجائین (کیونکہ مسلمانون کو مرتدین پر گو وہ مکرر مسلمان ہوگئے تھے اعتبار نہ رہا تھا) چنانچہ خالد اور عیاض نے کسی مرتد کو اپنے ساتھ نہ لیا (جس سے مرتدین کو سخت ندامت ہوئی اور اون کو معلوم ہوگیا کہ ارتداد کیسی بُری چیز تھی)

(پھر جب خالد اور عیاض نے اہل فارس کی کثرت کو دیکھا تو) اونہون نے حضرت ابوبکر سے مدد طلب کی - ابوبکر نے خالد کے پاس صرف قعقاع بن عمرو التمیمی کو

مدد کے لئے بہیجا۔ لوگون نے کہا۔ کہ آپ خالد کی مدد کے واسطے صرف ایک آدمی کو بہیجتے ہین۔ تو ابوبکر نے کہا۔ کہ یہ ایک آدمی ایسا ہے۔ کہ جس لشکر مین وہ ہوگا اوسے کبھی شکست نہ ہوگی۔ اور ایسے ہی ابوبکر نے عبد بن یغوث الحمیری کو مدد کے لئے روانہ کیا۔ اور مثنی اور حرملہ اور معذور اور سلمی کو لکھا کہ خالد کے پاس اُبلّہ مین جاکر مل جائین۔

پھر خالد ابلہ کی طرف آئے۔ اون کے پاس اسوقت دس ہزار فوج تھی۔ اور مثنے اور اون کے اصحاب کے پاس آٹھ ہزار آدمی تھے۔ جب خالد وہان پہونچے۔ تو اونہون نے اپنے لشکر کے تین حصہ کئے۔ اور متفرق راستون سے آگے کو کوچ کیا۔ مقدمہ پر اون کے مثنے تھے۔ اور اون کے بعد عدی بن حاتم تھے۔ اور خالد اون دونو سے پیچھے تھے۔ خالد نے اونسے کہا تھا۔ کہ مین حفیر کے مقام پر آکر تم سے مل جاؤنگا۔ اور دشمن پر وہان سے حملہ کرین گے۔ اہل فارس کا یہ سرحدی مقام بہت بڑا زبردست مقام تھا۔ اور اسی وجہ سے جو سردار یہان رہتا تھا وہ کنگن والا (سورما) ہوتا تھا۔ اور اوسکا نام ہرمز تھا۔ یہ خشکی سے تو عربون پر فوج کشی کیا کرتا۔ اور دریا کے راستہ سے اہل ہند کو ستاتا رہتا تھا۔

جب ہرمز نے عربون کی تاخت کا حال سنا تو اوس نے اردشیر بادشاہ فارس کو اسکی خبر بھیجی۔ اور خود چیدہ چیدہ آدمی لیکر مسلمانون کے مقابلہ کو بتعجلت تمام روانہ ہوا۔ اور کواظم کی طرف کو رخ کیا۔ مگر جب اوسے معلوم ہوا کہ مسلمانون کی فوج کا ارادہ حفیر مین مجتمع ہونے کا ہے۔ تو اون سے پہلے ہی وہان جا پہونچا

اور مورچہ جمادیے۔ اور اپنے مقدمہ پر قباد اور نوشجان سرداروں کو مقرر کیا۔ جو اردشیر اکبر کی اولاد مین تھے۔

۱۸ خالد کا کاظمہ مین پہونچنا اور ہرمز کو قتل کرنا اور اہل فارس کی شکست

اب فارس والون نے مقابلہ پر خوب چست کمر باندہی۔ اور ایسے جوش مین بھرے۔ کہ لڑائی کے واسطے آپس مین ایک دوسرے نے خود کو ایک سلسلہ مین باندہ لیا کہ کہین کوئی بھاگ نہ جائے۔ جب خالد نے دیکھا کہ فارس والے آگئے۔ تو وہ بڑھکر کاظمہ مقام پر لوگون کو لے گئے (جو بصرہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے) مگر ہرمز وہان بھی ان سے آگے جا پہونچا۔ یہ عربون سے بہت ہی جلتا تھا۔ اور اونہین نہایت ستاتا تھا۔ اسواسطے جتنے عرب تھے وہ اس سے نہایت آزردہ تھے اور اوسکی بد ذاتی کی مثالین دیا کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی شخص بدہوتا تو کہتے کہ یہ ہرمز سے بھی بڑھکر کافر ہے۔

غرض جب خالد آئے۔ تو اونہین ایسے مقام پر اترنا پڑا جہان پانی نہ تھا اون کے لوگون نے کہا کہ آپ یہ کیا غضب کرتے ہین۔ جو اس موقع پر ٹھہرتے ہین۔ اونہون نے قسم کھا کر کہا۔ کہ دیکھو یہ پانی اون کے قبضہ مین آجائے گا۔ جو لڑائی مین جانفشانی اور جانبازی کا پورا حق ادا کردین گے۔ اگر وہ میدان مین جم گئے تو وہ مالک ہین اگر ہم جم گئے تو اون سے پانی چھین لین گے۔ چنانچہ اونہون نے اپنے احمال و اثقال کو وہان اتارا۔

پھر خالد فارس والون کی طرف بڑہے۔ اور اون کے سامنے صف باندہی۔ اسی مین ایک ابر آیا۔ اور اللہ تعالی نے پانی برسادیا۔ جس سے مسلمانون

کی طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اور مسلمانون کی صف کے پیچھے بھی پانی ہو گیا۔ اور مسلمانون کو اچھی طرح اطمینان ہو گیا۔

پھر ہرمز لشکر سے نکلا۔ اور خالد کو لڑائی کے لئے میدان مین طلب کیا۔ اور اپنے آدمیون کو کمین مین چھپا دیا کہ دہوکہ سے خالد کو مار ڈالین۔ خالد اوس کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ اور اوسکی طرف پا پیادہ روانہ ہوے یہ دیکھکر ہرمز بھی اُتر پڑا اور باہم لڑائی ہونے لگی۔ خالد نے اوسے کولیا مین پکڑ لیا۔ اسپر ہرمز کے آدمی جھپٹے۔ مگر خالد نے اوس کے آدمیون کی کچھہ پروانہ کی۔ اور اوسے قتل کر دیا۔ ادہر قعقاع بن عمرو بھی خالد کی حفاظت کو پہونچ گئے۔ اور دشمنون کو ہٹا دیا۔ اور فارس کے لشکر کو شکست ہو گئی۔ اور مسلمانون نے اون کا تعاقب کیا۔ چونکہ دشمنون نے اس لڑائی مین اپنے آپ کو سلسلہ مین باندہ لیا تھا۔ اسواسطے اس لڑائی کا نام جنگ ذات السلاسل ہو گیا۔ اسوقت اگرچہ ہرمز مارا گیا۔ مگر قباد اور نوشجان بچ گئے۔ اور خالد نے ہرمز کا سلب لے لیا۔ اوس کا تاج ایک لاکھہ درہم کا تھا۔ جب لوگ فارس مین اعلی مراتب کو پہونچ جاتے تھے وہ ایسا ہی تاج پہنا کرتے تھے۔ یہ اون کا ایک دستور تھا۔ کہ جب اول درجہ کے سردار ہو جاتے تو اونکا تاج لاکھہ درہم کا ہوتا تھا۔

۸۲ ابلہ کی فتح اور اوسمین اختلاف اور حصن المراۃ پر قبضہ اور مسلمانون کا کاشتکارون سے سلوک

پھر خالد نے حضرت ابوبکر کو اس فتح کی خبر بھیجی۔ اور مال غنیمت مین سے خمس بھی روانہ کیا۔ اور آگے بڑھ کر بصرہ مین مقام خَبْرِ اعظم پر جا کر ڈیرہ ڈالے۔ اور مثنی بن حارثہ کو دشمنون کے پیچھے روانہ کیا۔ اور معقل بن مقرن کو اُبلہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔

اونہون نے جاکر ابلہ کو فتح کرلیا - اور وہان پر مال غنیمت اور سبایا جمع کئے - مگر یہ روایت
اوس روایت کے خلاف ہے جو اہل نقل کے نزدیک مشہور ہے - وہ کہتے ہین -
کہ ابلہ کو عتبۃ بن غزوان نے حضرت عمر بن الخطاب کے عہد مین سنہ ۱۴ھ مین فتح کیا ہے
ادہر مثنےٰ بن حارثہ نے جاکر حصن المراۃ پر محاصرہ ڈالا - اور اوسے فتح کرلیا
اور اون کے لوگ مطیع ہوگئے -

ان لڑائیون مین خالد نے اور اون کے ساتھہ کے سردارون نے فلاحین اور
کاشتکارون سے کوئی تعرض نہین کیا - کیونکہ حضرت ابوبکر نے اونہین حکم دیا تھا
کہ کسانون سے کسی قسم کی پرخاش نہ کیجائے فقط لڑنے والون ہی سے لڑائی
کیجائے (یہ اوپر کی لڑائیان اور نیز آیندہ کے لڑائیان ابن اثیر وغیرہ نے
ایسے اختصار سے بیان کی ہین - کہ بیان کا خون ہی کردیا ہے - یہ حالات اس
قابل ہین کہ نہایت ہی تفصیل سے لکہنا چاہئے تھے -)

واقعہ الثنی

۸۴ قارن کا ہرمز کی مدد کو آنا اور قارن اور قباد اور نوشجان کا قتل اور فارس والونکی سکست

جب ہرمز کی عرضی اردشیر کے پاس پہونچی - کہ
خالد فوج لیکر فارس پر آئے ہین - تو اردشیر
نے ہرمز کی مدد کے واسطے قارن بن قریانس کو روانہ کیا - جب قارن راستہ مین
آکر مذار مقام پر پہونچا تو ہرمز کے لشکر کے بھگوڑے اوسے راستہ مین ملے
اور اوس کے پاس جمع ہوے - اور پہر مسلمانون کی طرف لوٹے - اور قباد اور
نوشجان بھی اوس کے ساتھہ آئے - اور ثنی مقام پر آکر مورچہ بندی کی - یہ ثنی

ایک دریا کا نام ہے۔ اودہر سے خالد بھی اونکی طرف روانہ ہوے۔ اور فریقین کا مقام مذکور پر مقابلہ ہوا۔ اور لڑائی شروع ہوئی۔ قارن میدان مین نکلا۔ اودہر سے معقل بن الاعشی بن النباش نے اوسے جا کر مار ڈالا۔ اور عاصم نے نوشجان کو قتل کردیا۔ اور عدی بن حاتم نے قباد کو مارا۔ قارن بھی ان مین سے اول درجہ کے امرا مین سے تھا۔ اس کے بعد پھر مسلمانون سے کوئی اس مرتبہ کا آدمی نہین لڑا۔ اسوقت اہل فارس بہت کثرت سے مارے گئے۔ جن کی تعداد اون کے سوا جو غرق ہوکر مرے تینتیس ہزار بتاتے ہین۔

آگے دریا تھا اس سبب سے مسلمان آگے نہ جا سکے۔ اور دشمنون کا تعاقب نہ کیا گیا۔ پھر خالد نے مال غنیمت کو تقسیم کیا اور خمس نکالکر مدینہ کو بھیجا۔ اور مقتولون کا سلب اون کو دیا جنہون نے اونہین قتل کیا تھا۔ مال غنیمت نہایت کثرت سے ہاتھ آیا۔ اور فوج والون کے بال بچے لونڈی غلام بنائے گئے۔ اور فلاحین سے جزیہ لینا مقرر کیا گیا۔ اور اونہین مسلمانون نے اپنے ذمہ مین لیا۔ انہی لونڈی غلامون مین حسن بصری کا باپ بھی تھا جو نصرانی مذہب تھا۔

پھر خالد نے لشکر پر سعید بن النعمان کو امیر کیا اور چیدہ فوج پر سوید بن مقرن المزنی کو سردار کیا۔ اور اوسکو حکم دیا کہ حفیر مین جا کر قیام کرے۔ اور خود چارون طرف جاسوسون کو بھیجکر خبرون کی جستجو مین بیٹھے۔

وقعة الولجه

۸۴ خالد کی اندرزغر سے ولجہ مین لڑائی اور مسلمانون کی فتح یکین کے فوج نکلنے پر۔

جب خالد ثنی کی لڑائی سے فارغ ہوگئے۔ اور اسکی خبر اردشیر بادشاہ فارس کو بھی پہنچ گئی۔

تو اوس نے اندرزغر کو جو مولدین سواد کے شہسواروں اور دلاوروں مین سے تھا
روانہ کیا۔ اور اوس کے پیچھے بہمن جادویہ کو بھی لشکر دیکر بھیجا۔ اور یہ لشکر اندرزغر
کے پاس حیرہ اور کسکر کے درمیان جمع ہوا۔ (کسکو بغداد کے پاس ایک علاقہ کا
نام ہے جس کا صدر مقام واسط ہے) اور فارس والون کے سوا عرب بھی اطراف
وجوانب کے اور دہقین بھی اوس کے ساتھ آکر جمع ہو گئے اور ولجہ مقام پر آکر
اونہون نے مورچہ جمائے۔

جب خالد نے سنا۔ کہ دشمن آکر ولجہ مین جمع ہوے ہین۔ تو وہ بھی ثنی سے
اوس طرف روانہ ہوے۔ اور دلجہ مین جاکر دشمن کے سامنے صف بندی کی
اور ایک کمین مین کچھہ فوج چھپا دی۔ پھر فارس والون سے اوس سے بھی زیادہ
سخت لڑائی ہوئی جیسی پہلے ہوئی تھی۔ یہان تک کہ فریقین کو اپنے برباد اور
ہلاک ہوجانے کا گمان ہوگیا۔ مگر خالد کے کمین کی فوج ابھی تک نہین آئی اس سے
اون کو اضطراب ہوا۔ پھر جب دشمن بے دم ہو گئے تب کمین والے
دشمن کی دونو طرف سے نکلے۔ تو عجمی مضطرب ہو کر بھاگ نکلے۔ اور خالد نے اونہین
سامنے سے اور کمین والی فوج نے اونہین پیچھے سے لیا۔ اس سبب سے اون پر
دوہری مار پڑی۔ اور وہ نہایت کثرت سے مارے گئے۔ اور اندرزغر نے بھاگ کر
اپنی جان بچائی۔ مگر بیابان مین جاکر پیاس کے مارے مرگیا۔ اس لڑائی مین
جابر بن بجیر کا ایک لڑکا اور عبدالاسود کا جو بکر بن وائل سے تھا ایک لڑکا خالد
نے پکڑ لیا۔

یہ لڑائی ماہ صفر مین ہوئی تھی۔ اور خالد نے فلاحین اور کاشتکارون کو

اس لڑائی کے بعد امن دیدی - کہ جس سے وہ اپنی بستیون مین لوٹ آئے اور مسلمانون کے ذمہ مین داخل ہوگئے - اور جو لڑائی لڑنے والے یا اونکی اعانت کرنے والے تھے اون کے بال بچے خالد نے پکڑ لئے اور اونھین لونڈی غلام بنا لیا

واقعہ الیس جو فرات کے کنارہ ایک مقام ہے

۸۵ عرب کے نصرانیون کا اہل فارس کو خالد کے برخلاف بلانا اور جابان کا الیس مین آکر فوج جمع کرنا

جب جنگ ولجہ مین بکر بن وائل کے نصاری کو جنھون نے اہل فارس کی اعانت کی تھی حضرت خالد نے قتل کیا تو اون کی قوم کے نصاری بڑے غضب مین بھرے - اور فارس والون سے پیام سلام کر کے الیس مین جمع ہوئے - اون لوگون کا سردار عبد الاسود العجلی تھا - ادہر بنی عجل کے مسلمان جن مین عُتَیبَتہ بن النہاس اور سعید بن مرہ اور فرات بن حیان اور مذعور بن عدی اور مثنے بن لاحق بھی تھے ان نصرانیون سے بہت ہی جلتے تھے - اور چاہتے تھے کہ اونکو کسی طرح نیچا دکھادین -

اردشیر نے بہمن جادویہ کو جو اسوقت قسینانا مین تھا ایک فرمان لکھا اور اوسمین حکم دیا - کہ وہ الیس مین جاکر عربون کے نصاری سے ملجائے - اسواسطے بہمن جادویہ نے اونکی طرف ایک شخص جابان کو روانہ کیا - اور اوس سے یہ کہا کہ جب تک مین نہ آؤن تو دشمن سے لڑائی نہ کرنا - اور خود بھی جادویہ اردشیر کے پاس لوٹ گیا - کہ اس لڑائی کی تدبیرون کی نسبت اوس سے مشورہ کرے - مگر اردشیر اوسوقت بیمار تھا اس لئے وہان اوسے زیادہ توقف کرنا پڑا - جب یہان فوج کے لوگون نے دیکھا کہ اوسکو ضرورت سے زیادہ دیر ہوگئی - تو نصاری عجل اور تیم اللات

اور ضبیعہ اور جابر بن بجیر اور گرد و نواح حیرہ کے عربون نے جابان کو سپہ سالار کیا۔ اور لڑنے کو تیار ہوے۔

ادہر خالد نے جب سنا تھا۔ کہ بکر وغیرہ کے نصاری اکٹھے ہوے ہین اور کچھہ فساد کرنا چاہتے ہین تو اونہون نے اونکی طرف کوچ کیا تھا۔ اور اونہین اس بات کی خبر بھی نہ تھی کہ جابان بھی وہان آگیا ہے۔

جب جابان الیس مین آگیا۔ تو اہل عجم نے اوس سے پوچھا کہ کیا ہم دشمن سے اسی وقت لڑین۔ یا کہانا کہالین۔ اور اپنی جان دشمنون کو نہ دکہا دین۔ پہر کہانا کھانے کے بعد اون سے لڑین۔ جابان نے اون سے کہا۔ کہ اگر تم نے دشمن کو اسوقت مہلت دیدی تو گویا تم نے اپنی جان جہولون مین ڈالدی اور وہ تم کو حقیر سمجھین گے مگر فوج والون نے جابان کی بات کو نہ مانا۔ اور دسترخوان بچہا دیا۔ اور کھانے مین مشغول ہو گئے۔

۸۶ لشکریون کا جابان کی صلاح کو نہ ماننا اور خالد کا حملہ اور مسلمانون کی فتح اور عربیون کا روٹیون کو نہ پہچاننا۔

اسی مین خالد اون تک جا پہونچے۔ اور بہاری چیزون کو ڈالکر فوراً اون پر حملہ کردیا۔ اور میدان جنگ مین خود نکل کر لڑائی کے لئے مقابل طلب کیا۔ جب کوئی نہ نکلا تو اونہون نے خود اپنے مقابلہ کے لئے سردارون کے نام پکارے اور کہا کہان ہین عبدالاسود اور ابن ابجر اور مالک بن قیس۔ اسپر مالک اونہین مین سے نکلا اور خالد نے اوسے مار ڈالا۔

جب عجمیون نے دیکہا کہ دشمن سر پر آگیا۔ تو اونہون نے کہانے سے ہاتھہ اٹھایا۔ اور جابان نے اون سے کہا۔ کہ جو کچھہ مین نے تم سے کہا تھا۔ وہ ہی ہوا

مجھے دشمن کے آنے پر اسی بات کا خوف تھا اور اون سے یہ بھی کہا۔ کہ اب جو تم نے کہانا نہین کہایا ہے اور تمہین تیار کہانا اوسی طرح چھوڑنا پڑا ہے بہتر ہے کہ تم اس کہانے مین زہر ملادو۔ اگر تم کو فتح ہوگئی تو ادنی چیز کا برباد ہوجانا کوئی بڑی بات نہین ہے اور اگر اون کو فتح ہوئی تو وہ اس کہانے کو کھاکر ہلاک ہوجاینگے۔ مگر اونہون نے یہ بات بھی اوسکی نہ مانی۔

پھر فریقین مین خوب سخت لڑائی ہوئی۔ مشرکون کو یہ توقع تھی۔ کہ بہمن جادویہ آتا ہوگا۔ اس سے وہ لڑائی مین جمے ہوے تھے۔ اور پیچھے ہٹتے ہی نہ تھے اس پر خالد نے قسم کہائی کہ اگر دشمن کو شکست ہوئی۔ تو جہانتک مجھ سے ہوسکے گا مین جسے پاؤنگا اوسے قتل ہی کردونگا۔ کہ جس سے اونکی دریا مین اونکا خون بہنے لگے گا پھر جب فارس والون کو شکست ہوئی۔ تو خالد کے منادی نے ندا کی کہ دشمن جو لڑین اونہین تو قتل کردو۔ اور باقیون کو گرفتار کرکے لاؤ۔ اس لئے مسلمان دشمنون کو پکڑ پکڑ کر لائے۔ خالد نے کچھ آدمی مقرر کردئے۔ کہ اون کی برابر ایک رات اور ایک دن گردنین مارتے رہے مگر خون دریا مین نہ بہا۔ قعقاع وغیرہ نے کہا۔ کہ اگر تمام روئے زمین کے آدمی بھی مارڈالین گے تب بھی اون کا خون نہ بہے گا۔ آپ کو چاہئے۔ کہ اس خون پر پانی ڈلوائین۔ اور اس طرح اپنی قسم پوری کرلین۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اوس دریا کا نام نہر الدم (دریائے خون) ہوگیا۔ پھر خالد اون کے پکے پکائے ہوے کہانے پر پہونچے۔ اور فوج کو حکم دیا۔ کہ یہ کہانا مین نے تمہین انعام مین دیا۔ اسواسطے رات کے وقت مسلمانون نے وہ ہی کہانا کھایا۔ اسوقت عربون کی حالت دیکھکر ایک تعجب آتا ہے۔ کہ اونہون نے

کبھی چپاتی روٹیان نہین دیکھی تھین۔ اسلئے وہ اونہین دیکھہ کر یہ چھنے لگے۔ کہ یہ سپید سپید کپڑے کیسے ہین۔

اس لڑائی مین مقتولون کی تعداد ستر ہزار تک پہونچ گئی تھی۔ اور یہ لڑائی ماہ صفر مین ہوئی تھی (مگر افسوس کہ اسقدر بڑی لڑائی اور عظیم الشان فتح کا بیان صرف ایک فقرہ مین لکھہ دیا گیا ہے۔ اور اسکی کچھہ بھی تفصیل نہین دی ہے)

۸۷ خالد کا امغیشیا کو غارت کرنا اور حضرت ابوبکر کی زبان سے خالد کی تعریف۔

جب خالد الیس سے فارغ ہو گئے۔ تو امغیشیا کی طرف چلے جس کا بعض نے منیشیا بھی نام بتایا ہے۔ یہان مسلمانون کو اسقدر مال غنیمت مین ہاتھہ لگا۔ کہ اسوقت تک کبھی ہاتھہ نہ آیا تھا اور وجہ اسکی یہ تھی۔ کہ مسلمان اون پر اسقدر جلد جا پہونچے تھے۔ کہ اونہین اپنا مال و دولت اور اسباب اور ہتیار وغیرہ کے لیجانے کی مہلت ہی نہ ملی تھی۔

پھر حضرت خالد نے اس فتح کا مژدہ حضرت ابوبکر کو بھیجا۔ اور مال غنیمت اور سبایا بھی اونکی خدمت مین روانہ کئے۔ ادہر خالد نے منیشیا کو خراب و برباد کر ڈالا جب یہ خبر حضرت ابوبکر کو پہونچی۔ تو خلیفہ کے منہ سے بے ساختہ یہ کلمہ نکلا۔ کہ خالد کی طرح جوان مرد اور دشمن شکن سپہ سالار امید نہین کہ کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا ہووے۔

فرات بادقلی کی لڑائی اور حیرہ کی فتح

۸۸ خالد کا حملہ حیرہ پر اور فرات بادقلی کا قتل اور آزادبہ کا بھاگنا اور حیرہ کا محاصرہ

پھر خالد امغیشیا سے حیرہ کی طرف روانہ ہوے اور یہان سے مال و اسباب اور بھاری چیزین جہازون مین بھر کر لیچلے یہ سنکر حیرہ کا مرزبان نکلا۔ جس کا نام آزادبہ تھا۔ اور غریین کے

پاس آکر لشکر ڈالا۔ اور اپنے بیٹے کو بھیجا۔ جس نے پانی کا بند توڑ دیا۔ اور کشتیان خشکی مین بیٹھہ گیئن۔

اسواسطے خالد آزادبہ کی طرف روانہ ہوے۔ اور اپنے سوار اوس کی طرف لے گئے۔ اور فرات بادقلی پر اوس سے اون کا مقابلہ ہوا۔ خالد نے اوسے تلوار سے قتل کر دیا۔ اور اوس کے اصحاب کو بھی مار ڈالا اور حیرہ کی جانب کوچ کیا آزادبہ یہ دیکھکر بھاگ گیا۔ اوس نے سن لیا تھا۔ کہ اردشیر مر گیا ہے۔ اور اوسکا بیٹا حضرت خالد کے ہاتھہ سے مارا گیا ہے۔ اسی واسطے وہ بغیر قتال کے بھاگ گیا تھا

پھر مسلمان جاکر غریین کے پاس اترے۔ اور حیرہ والے قلعہ مین جا چھپے خالد نے اونکا محاصرہ کیا۔ اور اون کے قصور پر سردار ون کو محاصرہ کے واسطے مقرر کیا۔ قصر ابیض پر ضرار بن الازور محاصر تھے۔ اور اوس مین ایاس بن قبیصۃ الطائی تھا اور قصر الغریین پر ضرار بن الخطاب محاصر تھے۔ اور اوسمین عدی بن عدی المقتول تھا (جس کا ذکر فقرہ ۲۲۰ جلد سوم مین آچکا ہے) اور ضرار بن مقرن المزنی جو دس بھائیون مین سے سب سے چھوٹا بھائی تھا قصر بن مازن پر محاصرہ کئے ہوے تھا۔ اور اوسمین ابن اکال پناہ گیر تھا۔ اور مثنی نے قصر ابن بقیلہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جسمین عمرو بن عبد المسیح بن بقیلہ رہتا تھا۔ پھر مسلمانون نے اون سب کو طلب کیا۔ اور اون سے ایک رات دن برابر کہا۔ کہ متفرق ہو جاؤ۔ مگر حیرہ والون نے نہ مانا۔ اس لئے مسلمان اون سے لڑے۔ اور اون کے مکانات اور اون کے دیر فتح کر لئے۔ اور اونہین بہت قتل کیا اسپر قسیسون اور رہبان نے فریاد کی۔ کہ اے محلات اور قصور والو تمہین ہمین قتل کر رہے ہو۔ اسواسطے اہل قصور نے مسلمانون کو پکارا اور کہا۔ کہ ہم نے جو تم تین

چیزین چاہتے ہوا ون ہین سے ایک کو قبول کر لیا وہ تین چیزین یہ تھین "یا تو وہ اسلام لے آئین - یا جزیہ دین - یا لڑائی کرین" یہ سنکر مسلمانون نے لڑائی موقوف کر دی -

۸۹ عمرو بن عبد المسیح کا ایلچی ہو کر آنا اور اوس کی گفتگو خالد سے -

حیرہ والون کی طرف سے گفتگو کرنے کو ایاس بن قبیصہ اور عمرو بن عبد المسیح بن قیس بن حبان بن الحارث نکلے - یہ عبد المسیح بقیلہ (ہرا ساگ کا کہیت) کہلاتا تھا اور یہ اوسکا لقب اسواسطے ہو گیا تھا - کہ وہ ایک روز دو سبز چادرین پہنکر نکلا - لوگون نے اوسے سر سے پیر تک سبز دیکھکر کہا - کہ یہ تو بقیلہ (بالکل ساگ کا کہیت) ہی ہو گیا -

غرض اونہون نے خالد کے پاس ان لوگون کو بہیجا - اور ان سفیرون مین سے عمرو بن عبد المسیح نے خالد سے گفتگو شروع کی - خالد نے اوس سے پوچھا کہ تیری کتنی عمر ہے - کہا تین سو سال کی - پوچھا کہ تو نے اس بڑی عمر مین کیا کیا باتین بڑی تعجب انگیز دیکھی ہین - کہا مین نے دیکہا ہے کہ کسی زمانہ مین دمشق اور حیرہ کے درمیان برابر بستیان آباد چلی گئی تھین - کہ اگر ایک عورت بھی گھر سے نکلتی تو صرف ایک ہی روٹی زاد راہ کے لئے ساتھ لیتی تھی - (کیونکہ جہان جاتی وہان اوسے کوئی نہ کوئی مقام قیام اور مہمانی کے لئے مل جاتا تھا) خالد نے اس سے تبسم کیا - اور حیرہ والون سے کہا - کہ جو مین نے سنا تھا - کہ تم بڑے خبیث مکار ہو وہ سچ نکلا یہ کیا بات ہے کہ تم اپنے معاملات ایک ایسے بڈھے آدمی کے حوالہ کر دیتے ہو جو اتنا نہین جانتا کہ کہان سے آیا ہے - یہ سن کر عمرو نے چاہا - کہ اپنی عقل کی تیزی اور جو بات کہ اوس نے اون سے کہی تھی اوسکی صحت اونہین سمجھا دے - اس لئے کہا - کہ مین خوب جانتا ہون کہ مین کہان سے آیا ہون - خالد نے کہا - بتا تو کہان سے آیا ہے - کہا مین اپنی مان کے

پیٹ سے آیا ہون - پوچھا تو کہان جائیگا - کہا آگے جاؤن گا - پوچھا آگے کیا ہے -
کہا آخرت - کہا تیری ابتدا سے اول کہان سے ہے - کہا صلب پدر سے -
کہا تو کس (حال) مین ہے - کہا مین اپنے کپڑون مین ہون یعنے سامنے موجود ہون
دیکھ لو - پوچھا اتعقل (کہ تجھے عقل بھی ہے یا نہین یہ کیسے جواب دیتا ہے - جس کے
معنی یہ بھی ہوسکتے ہین کیا تو اونٹ کو دھنگنا دیتا ہے) کہا واللہ مین اونٹ کو دھنگنا ہی نہین دیتا
بلکہ اوسے زنجیر سے باندہ سکتا ہون (اور دوسرے معنی یہ ہین - کہ مجھے تو اتنی عقل ہے
کہ لوگون کو قید کرتا ہون) خالد نے کہا مین تجھ سے کچھ پوچھتا ہون اور تو جواب
کچھ دیتا ہے - کہا مین تو جو پوچھتا ہے وہی جواب دیتا ہون - خالد نے پوچھا تو
صلح والا آدمی ہے یا لڑائی والا - کہا صلح والا ہون - پوچھا تو پھر یہ قلعہ کس لئے
ہین - کہا یہ ہم نے سفیہون کے لئے بنائے ہین - اونہین ہم اون مین بند رکھتے
ہین - پھر جب کوئی دانشمند آتا ہے تو اونہین اونمین سے نکالدیتا ہے - خالد نے
کہا قَتَلَتْ اَرضٌ جَاهِلَهَا وَقَتَلَ اَرضًا عَالِمُهَا (جو شخص کسی ملک کے
حال سے جاہل اور ناواقف ہے اوسے وہ ملک قتل کردیتا ہے اور جو شخص کسی ملک
کے حال سے عالم اور واقف ہے اوسے وہ عالم قتل کردیتا یعنے اپنا مطیع کرلیتا ہے)
یہ لوگ خوب جانتے ہین جو اون کے دلون مین ہے - ابن بقیلہ کے ساتھ ایک خادم
بھی تھا - اس کے پاس ایک پوڑیا تھی - جسمین زہر تھا - خالد نے اوسے لیا اور
اپنی ہتھیلی مین پھیلا کر رکھا - اور اوس سے پوچھا کہ اسے تو کیون لایا ہے کہا مجھے
اس امر کا خوف تھا - کہ جو میرا خیال ہے تمہارا حال اوس کے خلاف نکلے - تو اس سے
کہ مین اپنی قوم کو بُری خبر جاکر سناؤن میرے لئے یہی بہتر ہوگا کہ مین مر جاؤن -

خالد نے کہا۔ جب تک کہ کسی شخص کی موت نہین آتی اوسوقت تک کوئی نہین مرتا ہے
اور یہ کہکر یہ دعا پڑھی۔ بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض والسماء الذی
لا یضر مع اسمہ داء الرحمن الرحیم اور اوس زہر کو کھالیا۔ ابن بقیلہ نے
یہ دیکھکر کہا۔ کہ جب تک تم مین ایسے لوگ موجود رہین گے۔ اوسوقت تک جس چیز
کا تم ارادہ کروگے وہ ضرور تمھین مل جائے گی۔ (اس روایت کی تفصیل ہمارے ترجمہ
کتاب مروج الذہب ومعادن الجوہر للعلامۃ المسعودی مین دیکھو)

۹۰ کرامہ بنت عبدالمسیح کا شویل کو دیا جانا اور اوس کا آزاد ہونا۔

خالد نے صلح کو اس شرط پر منظور کیا تھا۔ کہ کرامہ بنت عبد المسیح کو وہ لوگ شویل کے حوالہ کردین
اگرچہ حیرہ والے اس شرط کو نہین مانتے تھے مگر کرامہ نے اون سے کہا کہ میرے
واسطے تم اپنے اوپر سختی مت گوارا کرو۔ مجھے تم اون کے سپرد کردو۔ مین اپنا فدیہ
دیکر چھوٹ آؤنگی۔ اس لئے حیرہ والون نے اوسے دیدیا۔ شویل نے اوسے
لے لیا۔ مگر اوس نے ہزار درہم شویل کو دئے اور آزاد ہوگئی۔ لوگون نے شویل کو
ملامت کی۔ کہ تو نے صرف ہزار درہم پر اوسے چھوڑ دیا یہ کیا حماقت کی۔ شویل نے
کہا۔ مجھے یہ نہین معلوم تھا۔ کہ گنتی اس سے بھی زیادہ ہوا کرتی ہے۔
اس کرامہ کے شویل کو دلادینے کی وجہہ یہ تھی۔ کہ جب نبی صلعم نے اپنے
اصحاب کو مژدہ دیا۔ کہ اونکی امت ملک فارس اور حیرہ کی مالک ہوجائے گی۔
تو شویل نے آپ سے درخواست کی۔ کہ کرامہ بنت عبد المسیح اوسوقت آپ مجھے
دیدین۔ اوس نے کہین اوسے جوانی کے زمانہ مین دیکھا تھا اور اوس کے دل مین
اوس کا عشق ہوگیا تھا۔ نبی صلعم نے اوس سے اسکا وعدہ کرلیا۔ اب جبکہ حیرہ فتح ہوگیا

توشویل نے کرامہ کی درخواست کی۔ اور اس امر کے گواہ پیش کئے۔ کہ نبی صلعم نے اوس کے دینے کا اوس سے وعدہ کیا تھا۔ اسواسطے خالد نے کرامہ کوشویل کے حوالہ کردیا۔

۹۱ حیرہ والون پر جزیہ کی تعداد وغیرہ غرض خالد نے اونکی اس بات پر صلح منظور کی کہ وہ ایک لاکھہ نوے ہزار درہم دین۔ جسے بعض نے دو لاکھہ نوے ہزار درہم بھی بیان کیاہے۔ اور اس کے علاوہ اونہون نے کچھہ ہدایا بھی دئے۔ بعد ازان خالد نے فتح کی خبر اور جو ہدایا وغیرہ وصول ہوئے تھے وہ سب حضرت ابوبکر کی خدمت مین روانہ کئے۔ حضرت ابوبکر نے اوسے قبول فرمایا۔ اور جزیہ لے لیا اور خالد کو لکھا کہ بقیہ جزیہ بھی وصول کرین۔ اور یہ ہدیہ جو اونہون نے دئے ہین اونہین اون کے جزیہ مین محسوب کرلین۔

یہ حیرہ کی فتح ربیع الاول ۱۲ھ ہجری مین ہوئی تھی۔ اور صلح کے وقت خالد نے ایک نوشتہ بھی اونہین لکھہ دیا تھا۔ مگر جب سواد والے باغی ہوگئے۔ تو اونہون نے وہ نوشتہ کہودیا۔ جب مثنیٰ نے اوسے دوبارہ فتح کیا۔ تو دوسری شرطین مقرر کین۔ پھر جب وہ پھر باغی ہوگئے اور سعد بن ابی وقاص نے اوسے فتح کیا۔ تو اون پر چار لاکھہ درہم کا جزیہ لگایا۔

خالد کہتے تھے۔ کہ فارس والون کی طرح مجھے کوئی قوم شوخ وشنگ نہین ملی۔ اور ان مین سے جیسے لیس کے لوگ ہین اوس طرح کا چالاک اور فطنتی کوئی فارس والا نہین ہے۔

حیرہ کی فتح کے بعد کا حال

۹۲ خالد کا سرحدی انتظام اور زمینداروں کی اطاعت کہتے ہین کہ حیرہ کے گرد و نواح کے دہاقین اس امر کا انتظار کر رہے تھے - کہ حیرہ والون سے اور خالد سے کیا معاملہ ہوتا ہے جب حیرہ والون نے اون سے صلح کر لی - اور سب لوگ اون کے مطیع ہو گئے تو اس گرد و نواح کے دہاقین اور زمیندار لوگ خالد کے پاس آئے - اونمین فرات کے دہقان سریا اور صلوبا ابن نسطونا اور نسطونا بھی تھے - انہون نے فلالیج سے (جو فلوجہ کی جمع ہے اور جس کے معنی ہین زمین قابل الزراعت اور جو سواد کے ایک علاقہ کا نام ہو گیا ہے) ہرمزگرد تک کے علاقہ کے واسطے بیس لاکھ درہم دینا کئے - اور بعض کے نزدیک صرف دس لاکھ دینا کئے تھے - یہ جزیہ اوس مقدار کے سوا تھا جو وہ شاہان کسریٰ کو دیا کرتے تھے - یہان اس ملک مین خالد نے اپنے عمال (کارپردازان مال) اور مسالح (سرحدی فوجی منتظمین اور کوتوالی پولس کے آدمی) بھیجے - اور ضرار بن الازور اور ضرار بن الخطاب اور قعقاع بن عمرو اور مثنی بن حارثہ اور عتیبہ بن النہاس کو روانہ کیا - یہ لوگ جا کر سیب مین فروکش ہوئے خالد کی ماتحتی مین یہی لوگ اون کے امرائے ثغور تھے - اور سرحدون کی نگرانی کرتے تھے - خالد نے اونہین حکم دیدیا تھا کہ دشمن کے ملک مین جا کر تاخت و تاراج کرین - چنانچہ اونہون نے آگے دجلہ کے کنارون تک بڑھکر ملک کو لوٹا کھسوٹا اور خوب غارت کیا -

۹۳ خالد کا خط اہل فارس کو اور شیرزاد کا کارپرداز مقرر ہونا پھر خالد نے فارس والون کے پاس ایک خط

لکہہ کر بہیجا۔ اوسمین اون کو لکہا۔ کہ یا تو تم اسلام لاؤ۔ ورنہ جزیہ دو۔ اگر یہ دو باتین تم نے مان لین تو بہتر ہے۔ نہین تو لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اسوقت عجم والے مضطرب الحال ہو رہے تہے۔ اردشیر مر گیا تہا۔ اور اونکی رائے متفرق ہو رہی تہی تاہم اونہون نے بہمن جادویہ وغیرہ کو ہہر سیر مین بہیجا۔ تاکہ یہ اون کے پیش خیمہ کا کام دے۔

اور خالد نے پچاس دن برابر اس ملک سے خراج وصول کیا۔ اور مسلمانون کو لے لے کر دیا۔ اسوقت دجلہ اور حیرہ کے درمیان اہل فارس کی حکومت اٹھہ گئی تہی۔ اور اردشیر کی موت کے باعث اون کا کچہہ انتظام درست نہ رہا تہا۔ مگر اسپر بہی وہ خالد کی لڑائی کے واسطے تیاریان کر رہے تہے۔ اور خالد حیرہ مین مقیم تہے۔

اور فارس والونکا یہ حال ہو رہا تہا۔ کہ کسی کو پادشاہ بناتے تہے اور کسی کو معزول کرتے تہے۔ وجہ اسکی یہ تہی۔ کہ شیرا ابن کسریٰ نے اون سب لوگون کو قتل کر دیا تہا جو نوشیروان کی نسل سے ہونے کا دعوی کرتے تہے۔ اور فارس والون نے اس کے بعد اوس کے بیٹے اردشیر بعد رہے سہے لوگون کو بہی مار ڈالا تہا جو نوشیروان سے لیکر بہرام گور تک کسی کی اولاد مین تہے۔ اس لئے فارس والون کے پاس کوئی شخص شاہی نسل کا ایسا باقی ہی نہ رہا تہا کہ جس پر اون کو اتفاق ہوتا۔ اور اوس کو پادشاہ بناکر وہ ایک جگہہ اکٹہے ہوتے۔

جب یہ خالد کا خط اون کے پاس پہونچا۔ تو شاہی خاندان کی عورتون نے مشورہ کیا اور فرخ زاد بن بندوان سر دہرا اوسوقت تک بنایا گیا۔ کہ کوئی شاہی خاندان کا لایق آدمی ملجائے اور اوسے لوگ بادشاہ تسلیم کر لین۔

۹۴ جریر بن عبداللہ البجلی کا خالد کے پاس آنا

پھر جب یہ فتح ہو گیا۔ تو جریر بن عبداللہ البجلی خالد کے پاس آئے ان کے آنے کا سبب یہ تھا۔ کہ وہ خالد بن سعید بن العاص کے پاس شام مین تھے۔ اونہون نے خالد سے اجازت لی۔ کہ وہ ابوبکر کے پاس جائین اور اون سے اجازت لے کر اپنی قوم کو اون کے لئے جمع کرین اونکی قوم جگہہ جگہہ عرب مین متفرق ہو رہی تھی۔ پھر وہ اذن حاصل کر کے حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور اون سے اس باب مین ذکر کیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اجازت کا وعدہ بھی فرمایا تھا۔ اور اس کے گواہ بھی پیش کئے۔ حضرت ابوبکر یہ سن کر بہت ناراض ہوے اور کہا تم یہ نہین دیکھتے کہ ہم کس کام مین پھنسے ہوے ہین مسلمان تو فارس اور روم والون کے مقابلہ مین امداد کی دہائیان دے رہے ہین۔ اور تم مجھہ سے وہ باتین کرانا چاہتے ہو کہ جس کی ضرورت نہین ہے۔ اور جو کچھہ اسوقت نہین ہین۔ اور اون سے کہا۔ کہ خالد بن الولید کے پاس تم چلے جاؤ۔ اس لئے وہ فتح حیرہ کے بعد اون کے پاس گئے اسوقت تک وہ عراق مین نہین آئے تھے۔ اور خالد کے ساتھہ مرتدین کی لڑائیون مین شریک ہوئے تھے۔

انبار کی فتح

۹۵ انبار کا محاصرہ اور شیرزاد کا قلعہ خالی کرنا اور انبار اور کلواذی کی فتح۔

پھر اس جگہہ سے خالد نے انتظام تمام کر کے انبار کو کوچ کیا۔ اسے انبار اس سبب سے کہتے ہین کہ اس مقام پر اہل فارس کے غلے کے انبار لگے رہا کرتے تھے۔ اسوقت خالد کے مقدمہ پر اقرع بن حابس تھے۔ جب وہ انبار مین پہونچے تو اوس کے گرد پھر کر لڑائی کے واقع دیکھہ بھال لے اور پھر لڑائی شروع کی۔ اونہین لڑائی کا ایک شوق تھا

بغیر لڑائی صبر نہ آتا تھا۔ اپنے تیراندازون سے اونہون نے کہا۔ کہ تیر دشمنون کی آنکھون مین مارو۔ چنانچہ اونہون نے ایک باڑ ماری۔ اور اسی طرح متواتر باڑین مارے چلے گئے۔ جس سے دشمنون کی کوئی ہزار آنکھین ضائع کردین۔ اسواسطے اس لڑائی کا نام جنگ ذات العیون پڑ گیا ہے۔ یہان انبار کے اندر فوج تھی اوسکا سردار شیرزاد تھا۔ جو ساباط کا مالک تھا۔ جب اوس نے یہ نقصان دیکھا۔ تو اوسنے صلح کی درخواست کی۔ مگر کچھ ایسی شرطین کین۔ کہ جنہین خالد نے منظور نہ کیا۔ اور اون کے قاصد کو واپس کردیا۔ اور جو اپنے لشکر مین کمزور اونٹ تھے اونہین ذبح کر کے خندق مین ڈالا۔ اور اونکی لاشون کا پل بنا کے اوس سے پار ہوگئے۔ اور مسلمان اور کفار دونو خندق مین جمع ہوگئے۔ اس سے شیرزاد مجبور رہوا اور جو بات خالد چاہتے تھے اوسے منظور کر کے صلح کی درخواست کی۔ اور اس شرط پہ صلح ہوئی۔ کہ جریدہ قلعے سے لوگ نکل جائین اور کچھ مال واسباب ساتھ نہ لیجائین۔ پھر شیرزاد انبار سے نکلکر بہمن جادویہ کے پاس چلا گیا۔ اور انبار کے گردونواح کے لوگون نے اور کلواذی کے باشندون نے خالد کی اطاعت اختیار کرلی۔

عین التمر کی فتح

۹۶ خالد کی روانگی عین التمر کو اور عقہ کا مہران سے خالد کی لڑائی کی اجازت لینا۔

جب خالد انبار سے فارغ ہوگئے۔ تو وہان کا امیر زبرقان بن بدر کو مقرر کیا۔ اور خود عین التمر کی جانب کوچ کیا۔ یہان مہران بن بہرام چوبین عجمیون کی ایک بڑی زبردست فوج لئے پڑا تھا۔ اور اوس کے سوا عقہ بن ابی عقہ قبائل نمر اور تغلب اور ایاد وغیرہ کے عرب بھی

اکھٹے کرکے اوس کا شریک ہوگیا تھا۔

جب اونہون نے سنا کہ خالد آرہے ہین۔ تو عقہ نے مہران سے کہا کہ عرب ہی عربون کی لڑائی کو خوب جانتے ہین۔ تو ہمین چھوڑ دے۔ ہم خالد سے بھگت لین گے۔ مہران نے کہا تو سچ کہتا ہے تمہین لوگ عربون کی لڑائی کو خوب جانتے ہو۔ اور عجمیون سے لڑنے مین بھی تم ہمارے برابر ہو یہ اوس نے عقہ کو دہوکا دیا۔ اور اوسے لڑوا کر دشمن سے اپنی حفاظت کی۔ اور کہا کہ اگر تم کو ضرورت پڑیگی تو ہم تمہین مدد دین گے۔ اسپر اوس کے دوستون نے اوسکو ملامت کی۔ کہ تو نے ایسی حقارت کی بات کیون کہی۔ اوس نے کہا کہ تمہارے بادشاہون کے قتل سے ہم پر ایک مصیبت عظیم پڑ رہی ہے اور ہم اسوقت کمزور ہورہے ہین۔ حدود کی نگرانی کے لئے کوئی نہین ہے۔ اس لئے مین نے اون سے اپنا بچاؤ کیا ہے۔ اگر خالد پر اونکی فتح ہوگئی تو وہ تمہاری فتح ہوگی۔ اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو اون کے نقصان سے تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ہم خود پھر اون سے لڑین گے اور اسوقت اون پر قوی ہون گے۔ اس بات کو اوس کی سب مان گئے۔ اور اوسکی دانائی کی تعریف و تحسین کرنے لگے۔

۹۷ عین التمر کی فتح اور عقہ کا قتل اور سیرین نصیر اور حمران۔

پھر عقہ خالد کی طرف کو بڑھا۔ اور فریقین ایک دوسرے کے مقابل ہوے خالد بذات خاص میدان مین نکلے۔ اور عقہ کے اوپر چلے۔ وہ اسوقت اپنے صفوف کو آراستہ کر رہا تھا انہون نے جاکر اوسے کولیا مین پکڑ لیا۔ اور گرفتار کرلیا۔ اس سے اوس کا لشکر بغیر جدال و قتال کے بھاگ گیا۔ اور کثرت سے لوگ گرفتار ہوگئے۔ یہ خبر مہران کو پہنچی

تو وہ بھی اپنے لشکر کو لیکر بھاگا۔ اور قلعہ عین التمر کو خالی کر گیا۔ لیکن جب یہ عقہ کے ساتھی بھگوڑے وہان پہونچے۔ تو اونہون نے اوس قلعہ مین پناہ لی۔ خالد نے اونکا محاصرہ کیا۔ اس پر قلعہ والون نے امن چاہی۔ مگر خالد نے امن دینے سے انکار کیا۔ آخر وہ لوگ بلا شرائط اونکی خدمت مین حاضر ہوے۔ اور گرفتار کئے گئے اور عقہ کو قتل کر دیا گیا۔ پھر خالد نے اون سب کو بھی قتل کرا دیا۔ اور جو لوگ قلعہ مین باقی تھے اونہین لونڈی غلام بنا لیا۔ اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔

یہان خالد نے دیکھا کہ اون کے معابد مین چالیس لڑکے انجیل پڑہتے ہین اونہین اونہون نے پکڑ والیا۔ اور اون لوگون کو دیدیا۔ جنہون نے لڑائی مین بڑی جانفشانی کی تھی۔ انہین لڑکون مین سیرین محمد کا باپ اور نصیر موسی کا باپ اور حمران حضرت عثمان کا مولی تھا۔

پھر خالد نے اسکی خبر اور نیز خمس مال حضرت ابوبکر کی خدمت مین بھیجا۔ اس لڑائی مین عمیر بن رباب السہمی مارے گئے۔ جو حبشہ کے مہاجرین مین سے تھے۔ اور بشیر بن سعد الانصاری نعمان کے والد بھی یہان اپنی موت مر گئے۔ اور عمیر کی قبر کے برابر مدفون ہوے۔

دومۃ الجندل کا واقعہ

۹۸ عیاض کا خالد سے مدد مانگنا اور خالد کا دومۃ الجندل کو جاکر فتح کرنا۔

جب خالد عین التمر سے فارغ ہوے۔ تو اون کے پاس عیاض بن غنم کا خط آیا۔ اور اونہون نے مشرکین کے مقابلہ مین خالد سے مدد مانگی۔ اسواسطے خالد اونکی طرف روانہ ہوے۔ وہان معلوم ہوا کہ عیاض کے مقابلہ مین بہرا اور کلب اور غسان اور تنوخ اور ضجاعم کے

آدمی بکثرت جمع ہین۔ دومہ کے اسوقت دو رئیس تھے۔ ایک تو اکیدر بن عبد الملک تھا اور دوسرا جودی بن ربیعہ تھا۔

ان مین سے اکیدر کی تو یہ رائے تھی۔ کہ خالد سے لڑائی نہ کیجائے۔ اور کہتا تھا کہ اون سے صلح کیجائے۔ اوسے اونکی لڑائی سے خوف تھا۔ مگر اونہون نے اوسکی بات نہ مانی۔ اسواسطے وہ اون کے پاس سے چلدیا۔ اس کا حال کہین خالد کو معلوم ہوگیا۔ اونہون نے کچھہ آدمی اوسکی گرفتاری کے واسطے بھیجے۔ اور وہ گرفتار ہوکر آیا۔ پھر خالد نے اوسے قتل کرادیا۔ اور جو مال و اسباب اوس کے ساتھہ تھا اوسے لے لیا۔

اور پھر آگے بڑھ کر دومۃ الجندل کے پاس خیمہ ڈالے۔ اور پھر ایک طرف آپ ہوے۔ اور دوسری طرف عیاض بن غنم کو کیا۔ پھر جب یہ لوگ اتر کر پڑے۔ تو جودی اپنے آدمیون کو لیکر نکلا۔ اور عربون کو لیکر اونکی لڑائی کے لئے آمادہ ہوا۔ اور دوسری طرف سے اونکی فوج عیاض بن غنم کے مقابلہ کو چلی۔ عیاض سے اور اونسے لڑائی ہوئی اور عیاض نے اونہین پسپا کردیا۔ ادہر سے خالد نے اپنے مقابلون کو بھی شکست دیدی اور جودی کو گرفتار کرلیا۔ اور اوس کے ساتھی حصن مین جاکر پناہ گیر ہوے۔ اور جب قلعہ بھر گیا۔ تو اونہون نے اپنے بقیہ لوگون کو قلعہ کے باہر چھوڑ کر دروازہ بند کرلیا۔ اسواسطے جو لوگ باقی باہر رہ گئے اونہین خالد نے پکڑ کر قتل کرادیا۔ اور اون کے مقتولون کی لاشون سے حصن کا دروازہ بند ہوگیا پھر جودی کو بھی مروادیا۔ اور جو اور قیدی تھے اونہین بھی قتل کردیا صرف کلب کے قیدی رہ گئے۔ اونہین خالد کے ہمراہی بنی تمیم نے کہا۔ کہ ہم پناہ دیتے ہین ہمارے لئے

نبی نمیر کے حلیف تھے۔ اسواسطے خالد نے اونہین چھوڑ دیا۔

پھر خالد نے دشمنون سے قلعہ زبردستی چھین لیا۔ اور لڑائی لڑنے والے آدمیون کو قتل کر کے باقی بال بچون کو پکڑ لیا۔ اور اونہین فروخت کر ڈالا۔ اور اس فروخت شروع مین سے خالد نے جودی کی دختر کو مول لے لیا۔ جو بڑی حسین مشہور تھی۔

۹۹ زرمہر اور روزبہ فارسیون اور ہذیل اور ربیعہ عربون کا خالد کے برخلاف اٹھنا

پھر خالد دومۃ الجندل مین قیام پذیر ہوے۔ اور آگے نہ بڑھے۔ اس سے عجمیون نے کچھ ہمت کی۔ اور چونکہ عقہ کے مارے جانیکے سبب سے جزیرہ کے عرب بھی خالد سے ناراض ہو رہے تھے اونہون نے بھی عجمیون سے پیغام سلام کئے۔ اسواسطے زرمہر اور روزبہ انبار کے ارادہ سے نکلے۔ اور حصید یا خنافس مقامات مین ملنے کا وعدہ کیا۔ جب یہ بات قعقاع بن عمرو نے جو حیرہ پر خالد کے خلیفہ تھے سنی تو اونہون نے اعبد بن فدکی کو حصید کی طرف روانہ کیا۔ اور عروۃ بن الجعد البارقی کو خنافس پر بھیجدیا۔ کہ ان دونو مقامات کی وہ حفاظت کرین۔ یہ دونو حصید اور خنافس کی طرف گئے۔ اور جا کر ایسے مقام پر ٹھہرے کہ جس کے ایک طرف حصید و خنافس تھے اور دوسری طرف سبزہ زار زمین تھی۔

اسوقت خالد بھی حیرہ کو لوٹے۔ اونکا ارادہ تھا کہ مدائن والون سے چھیڑ چھاڑ کرین۔ اور اونکا استیصال کر دین مگر اونہون نے یہ حال سنا تو اونہون نے حضرت ابو بکر کی مخالفت کے اندیشہ سے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

پھر قعقاع بن عمرو اور ابو لیلی بن فدکی بطور یلغار کے زرمہر اور روزبہ کی طرف چلے ادہر خالد کے پاس خبر آئی کہ ہذیل بن عمران نے مصیخ مین آکر ڈیرہ ڈالے ہین۔

اور ربیعہ بن بجیر نے ثنی اور بشر مین آکر قیام کیا ہے۔ اور عقہ کے سبب سے وہ مسلمانون کی مخالفت پر آمادہ ہین اور زرمہر اور روزبہ کی مدد کو جارہے ہین۔ اسواسطے خالد نکلے۔ اور قعقاع اور ابولیلی بھی چلے۔ اور خالد آگے بڑھ کر ان دونوسے عین کے مقام مین آکر مل گئے۔ اور قعقاع کو حصید کی طرف اور ابو لیلی کو خنافس کی طرف روانہ کیا۔

جنگ حصید و خنافس

۱۰۰ زرمہر اور روزبہ کا قتل اور حصید و خنافس پر مسلمانون کا قبضہ۔

قعقاع خالد کے اشارہ کے بموجب روانہ ہوے اور حصید کی طرف پہونچے۔ وہان روزبہ اور زرمہر جاکر اکٹھے ہوگئے۔ اس سے فریقین کا مقابلہ حصید مین ہوا اور عجمی بہت کثرت سے مارے گئے۔ اور قعقاع نے زرمہر کو مار ڈالا۔ اور عصمۃ بن عبداللہ نے جو بنی الحارث بن طریف الضبی مین سے تھا روزبہ کو مار ڈالا۔ عصمہ بررہ مین سے تھا۔ بررہ اوس فخذ کو کہتے ہین جو سب کا سب ہجرت کر گیا ہو۔ اور خیرہ اوس قوم کو کہتے ہین جو اپنے بطن کے پاس سے چلی گئی ہو۔

یہان حصید مین جو کچھ تھا وہ مسلمانون نے سب لوٹ لیا۔ اور عجمی خنافس کو بھاگ گئے۔ اور ابولیلی بھی اپنے ہمراہیون کو لے کر اون کے تعاقب مین خنافس کو گیا۔ وہان ایک شخص اہل فارس کا مہبوذان نام لشکر لئے پڑا تھا۔ جب اوس نے معلوم کیا کہ یہ لوگ ادھر آرہے ہین تو وہ بھی وہان سے ہذیل بن عمران کی طرف بھاگ گیا۔

جنگ مضیح

۱۰۱ خالد کا حملہ ہذیل پر اور عبد العزی اور حرقوص کا قتل اور حضرت عمر کی ناراضی خالد سے

جب یہ خبر خالد کو پہونچی۔ کہ حصید والون پر فتح حاصل ہو گئی اور خنافس والے بھاگ گئے۔ تو اونہون نے قعقاع اور ابو لیلی او اعبد او رعروہ کو خط لکھہ کر بھیجا۔ اور کہا کہ فلان روز فلان ساعت تم کو مضیح مین پہونچنا چاہیئے۔ اور مین بھی اوسی وقت وہان آجاؤنگا اور خالد عین سے نکلے۔ اور اونکی طرف کو روانہ ہوے۔ اور اپنے موعودہ روز اور ساعت پر وہان پہونچے اور سب اوس جگہہ جمع ہو گئے۔ اور سب نے ملکر ہذیل پر تاخت کی۔ وہ تو اسوقت خواب غفلت مین سرشار اور نیند مین سو رہے تھے۔ کہ مسلمان تین طرف سے اون پر جا پہونچے۔ اور اون کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اور اتنا قتل کیا کہ اون مین صرف ہذیل چند آدمیون کو لیکر نکل گیا۔ باقی سب لوگ مارے گئے ہذیل کے ساتھہ عبد العزی بن ابی رہم جو اوس مناۃ کا بھائی تھا اور لبید بن جریر بھی تھے یہ دو نو آدمی مسلمان ہو گئے تھے۔ اور اون کے پاس حضرت ابو بکر کا نوشتہ بھی تھا کہ یہ مسلمان ہین۔ یہ بھی لڑائی مین مارے گئے۔ پھر یہ خبر اور عبد العزی کا یہ قول حضرت ابو بکر کے پاس پہونچا۔

اقول اذ اطرق الصباح بغارۃ	سبحانک اللھم رب محمد
جس وقت وہ خالد صبح کے تڑکے مین غارت کے لیئے آیا تو مین کہہ رہا تھا کہ اے محمد کے پروردگار تو سبحان اور پاک ہے	
سبحان ربی لا الہ غیرہ	رب البلاد و رب من یتورد
وہ میرا پروردگار پاک ہے اور اوس کے سوا کوئی معبود نہین وہی شہرون ملکون کا اور اون لوگون کا پروردگار ہے جو شہرون مین کم آتے رہتے ہین	

یہ سن کر حضرت ابوبکر نے اون دونو کی دیت دی۔ اور اون کی اولاد کے ساتھہ حسن سلوک پیش آئے۔ مگر ان دونو کے قتل سے اور مالک بن نویرہ کے قتل سے حضرت عمر خالد سے ناراض رہا کرتے تھے۔ اور اونکی شکایت کرتے تھے حضرت ابوبکر کہتے تھے۔ کہ جو لوگ مشرکین سے لڑا کرتے ہین اونہین ایسے ہی اتفاق پیش آجایا کرتے ہین۔ (واقعی یہ بات صحیح تھی۔ لڑائی اور کشت و خون مین اس قسم کا کوئی واقعہ اگر پیش آجائے تو کوئی تعجب کی بات نہین ہے۔ ایسی لڑائیون مین اس قدر باریک بینی انسان کے قابو سے باہر ہے۔ مگر حضرت عمر دینداری کے جوش مین اس کو بھی قابل مواخذہ سمجھتے تھے۔ لیکن آخر کو اونہین ثابت ہوگیا کہ خالد اس بارہ مین بے قصور ہین)

حرقوص بن النعمان بن النمر نے ان دونو کو نصیحت کی تھی۔ اور اونکو ایسی باتین بتائی تھین کہ یہ حادثہ اون پر نہ ہوتا۔ مگر اونہون نے اوسکی نصیحت نہ سنی اور اپنی بی بی اور بچون کے ساتھہ شراب پینے لگا۔ اور کہا کہ ایسی شراب پلاؤ جو رخصت کے وقت پلائی جاتی ہے۔ یہ خالد ہے جو مقام عین مین ٹہرا ہوا ہے۔ اور اوسکا لشکر حصید مین ہے۔ پھر کہا۔

لعل منایانا قریب و لا ندری		الا فاسقیانی قبل خیل ابی بکر

بہلا تم دونو مجھے شراب اوس سے پہلے پلا دو۔ کہ ابوبکر کے سوار یہان آجائین شاید ایسا ہو کہ ہماری موتین قریب آگئی ہون اور ہمین معلوم نہ ہو

پھر عبد العزی کا سر اڑا دیا گیا۔ اور اوس طشت مین آکر گرا جسمین شراب رکھی تھی۔ پھر اونہون نے اوسکی اولاد کو بھی قتل کیا۔ اور اوسکی بیٹیون کو پکڑ لیا

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ عبد العزی کا اور حرقوص کا قتل اور یہ لڑائی اوس ثنی کی لڑائی اوسوقت ہوئی ہے کہ جب خالد بن الولید عراق سے شام کی طرف جارہے تھے۔ جس کا ذکر آئندہ آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالی۔

ثنی اور زمیل کی لڑائی

۱۰۲ خالد کا ربیعہ اور عتاب پر شب خون مارنا اور ثنی اور زمیل پر قبضہ۔

اور ربیعہ بن بجیر التغلبی اسوقت ثنی اور بشر مین جسے زمیل بھی کہتے ہین موجود تھا۔ اور یہ دونو مقام مصافہ کی مشرق مین ہین۔ یہ لڑائی کے واسطے عقہ کے مارے جانے کی وجہ سے اکٹھا تھا اور روزبا ورزرمہر اور ہذیل سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔

پھر جب مضیح کی فتح ہوگئی۔ تو خالد نے قعقاع اور ابو لیلی کو ایک معین روز پر ربیعہ پر چھاپا مارنے کا حکم دیا۔ اور خود بھی اوس روز وہان پہونچنے کا وعدہ کیا۔ اور اون سے کہا کہ فوراً وہان پہونچو مین بھی آتا ہون۔ چنانچہ خالد مضیح سے روانہ ہوے اور وہ اور اون کے رفیق ثنی مین جاکر جمع ہوئے اور تین طرف سے دشمنون پر چھاپا مارا۔ اور تلوار پکڑی۔ اور ایسا قتل کیا کہ اونمین سے کوئی خبر دینے والا بھی باقی نہ چھوڑا۔ اور سب مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور ذراری کو لونڈی غلام بنالیا اور حضرت ابوبکر کے پاس یہ خبر مع خمس مال غنیمت کے بھیجی۔

ان سبایا مین سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ربیعہ بن بجیر التغلبی کی بیٹی کو مول لے لیا۔ اور اوسکے پیٹ سے اون کے بچے عمر و اور رقیہ پیدا ہوے۔

ادہر جب خالد کے سامنے سے ہذیل مقام مضیح سے بھاگ کر گیا تھا۔ تو وہ جاکر بشر مین عتاب بن فلان سے مل گیا تھا۔ جس کے پاس ایک زبردست لشکر موجود تھا۔ خالد نے قبل اس کے کہ ان کو ربیعہ کی خبر پہونچے بشر مین دشمنون پر تین طرف سے چہاپا مارا۔ اور نہایت کثرت سے دشمنون کو قتل کرڈالا۔ کہ ایسا پہلے کبھی نہین مارا تھا اور مال غنیمت لوٹ کر آپس مین تقسیم کرلیا۔ اور خمس حضرت ابوبکر کی خدمت مین بھیجدیا۔

پھر خالد بشر سے رضاب کو روانہ ہوے۔ جہان ہلال بن عقہ پڑا ہوا تھا۔ اسواسطے اوس کے ساتھی متفرق ہوگئے۔ اور ہلال وہان سے چلدیا۔ کہ جس سے خالد سے لڑائی نہین ہوئی۔

جنگ فراض

١٠٣ خالد کا حملہ رومیون پر اور رومیون فارسیون تغلب ایاد اور نمر کا ان سے لڑنا اور مسلمانون کی فتح۔

پھر خالد رضاب سے فراض کی طرف روانہ ہوے (فراض کے معنی گہاٹ کے ہین۔ مگر یہان ایک مقام کا نام پڑگیا ہے) جو حدود شام عراق اور جزیرہ پر واقع ہے۔ اور وہان پہونچکر رمضان کے روزہ موقوف کردئے کیونکہ اسوقت علے الاتصال غزوات ہورہے تھے۔ اور دشمنون سے ہر روز چھیڑ چھاڑ اور مار دھاڑ رہا کرتی تھی۔

رومیون سے اب تک چونکہ کچہ چھیڑ چھاڑ نہین ہوئی تھی اس لئے خالد کا ادہر آنا اونہین بڑا ناگوار گزرا۔ اور اونہون نے فارس کی سرحدی فوج سے استعانت کی

فارس والے بھی اونکی اعانت کو موجود ہو گئے۔ اور تغلب اور ایاد اور نمر قبائل کے عرب بھی اون کے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور یہ سب ملکر خالد کی طرف روانہ ہوے جب وہ لوگ دریائے فرات کے کنارہ پہونچے۔ اور دیکھا کہ خالد دوسرے کنارہ پر پڑے ہین۔ تو اونہون نے مسلمانون سے کہلا بھیجا۔ کہ یا تو تم دریا اُتر کر لڑنے کو آؤ۔ یا ہم آتے ہین۔ خالد نے کہا۔ اچھا تم ہی آؤ۔ اونہون نے کہا۔ تو تم ایک طرف ہو جاؤ کہ ہم دریا سے اتر کر آئین۔ خالد نے کہا یہ نہین ہو سکتا کہ مین اپنے مقام سے ہٹ جاؤن۔ ہان یہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی طرف نیچے کو جاؤ۔ اور وہان سے اتر آؤ اس لئے وہ پائین کی طرف گئے اور وہان سے دریا عبور کر کے آئے۔ لیکن جب خالد کے لشکر کو دیکھا تو اونکی آنکھین کھل گئین۔ اور دشمنون کے دلون مین خالد کی دھاک بیٹھہ گئی۔

پھر رومیون نے کہا۔ کہ آپس مین ہر ایک شخص کو دیکھتے رہو۔ کہ کون میدان مین جم کر لڑتا ہے اور کون ہم مین سے بھاگتا ہے۔ اس سے یہ مقصود تھا کہ لوگون کو لڑائی مین جرات ہو۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اور نہایت سخت لڑائی ہوئی۔ اور رومی اور اون کے رفیق بھاگے۔ اور خالد نے مسلمانون کو حکم دیا۔ کہ قتل سے دست کشی نہ کرین۔ جہانتک ہو سکے مشرکین کو مارے جائین چنانچہ میدان جنگ مین اور تعاقب مین کوئی ایک لاکھہ آدمی دشمنون کا مارا گیا افسوس کہ ان لڑائیون کا حال نہایت ہی اختصار کے ساتھہ بیان کیا گیا ہے ورنہ وہ لڑائیان کہ جن مین ایک ایک لاکھہ آدمی دشمن کے مارے جائین بڑی تفصیل کے لائق تھین۔ اور اگر ایک ایک لڑائی کے لئے ایک ایک

مستقل کتاب نہ ہوتی تو دو چار جزو تو ہونا سخت ضرور تھے)

پھر خالد فراض مین دس روز ٹھہر رہے۔ پھر ۲۶ ذیقعدہ کو وہان سے حیرہ کی طرف واپسی کا حکم دیدیا اور شجر بن الاغر کو چنداول پر مقرر کیا۔ اور مشہور کیا کہ چنداول پر خود خالد ہین تاکہ پیچھے سے دشمن کہین آکر نہ ستاوین

حضرت خالد کا حج کرنا

۱۰۴ خالد کا حضرت ابوبکر کی بلا اجازت حج کرنا اور اصحاب ذات السلاسل۔

پھر فراض سے خالد چپ کپتے کو چلے۔ اور صرف چند اصحاب کو اپنے ہمراہ لیا۔ اور راستے مین بچتے ہوئے گھومتے گھاٹتے روانہ ہوئے۔ اور مکہ گئے وہان حج کیا اور لوٹ کر اپنے لشکر کو چلدئے۔ اسوقت لشکریون نے اونکی خبر چھپا رکھی یاد اوسوقت تک یہ حال کسی سے نہ کہا۔ کہ وہ اور اون کے چنداول کا امیر دونو ساتھ ساتھ لشکر مین آ گئے۔ اسوقت جب خالد اور اون کے اصحاب لشکر مین پھونچے ہین۔ تو اون کے بال منڈے ہوئے تھے۔ اسوقت تک کسی کو نہ معلوم تھا کہ وہ حج کو گئے ہین۔ صرف چند آدمی جو اون کے خواص مین سے تھے اس بات کو جانتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر کو بھی اسکی خبر نہ تھی۔ جب وہ لوٹ کر لشکر مین پھونچ گئے ہین تب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی ہے۔ اس سے حضرت ابوبکر اون سے بہت ناراض ہوئے اور اونہون نے اون کو یہ سزا دی۔ کہ اونہین عراق سے شام کو بھیجدیا اور حکم دیا کہ یرموک مین مسلمانون کی مدد کو جائین۔ جب کبھی حضرت علی کے زمانہ مین حضرت معاویہ کی طرف سے کوئی بات

عراق والون کی نسبت ہوتی تو وہ اپنے آپ کو اصحاب ذات السلاسل کہا کرتے تھے اور یہ لفظ اونہین لوگون کی نسبت استعمال کرتے جو واقعہ ذات السلاسل اور واقعہ فراض کے درمیان لڑائیون مین شامل رہے تھے۔ اور اسکے بعد کی لڑائیون مین جو شامل تھے اونکی نسبت اسکا اطلاق نہین کرتے تھے۔ اور اونہین حقیر جانتے تھے

۱۰۵ سوق بغداد اور مسکن اور قطربل اور تل عقرقوف اور بادوریا پر تاخت

اور خالد بن الولید نے سوق بغداد پر تاخت کی۔ اور مثنی کو بھی بھیجا۔ جنہون نے ایک بازار کو جاکر لوٹا جہان قضاعہ اور ابو بکر کے لوگ جمع تھے۔ اور نیز اونہون نے مسکن اور قطربل اور تل عقرقوف کو بھی جاکر لوٹا۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

وللمثنى بالعال معركة	شاهدها من قبيله بشر
عال مین مثنے کے ساتھ دشمنون سے لڑائی ہوئی تھی اون کے قبیلہ کے بہت لوگون نے مشاہدہ کیا	
كتيبة أفزعت بوقعتها	كسرى وكاد الإيوان ينفطر
اون کی فوج ایسی تھی۔ کہ جس کے وقعہ سے کسری گھبرا اوٹھا۔ اور اوس کا دیوان پھٹنے کے قریب ہوگیا	
وشجع المسلمين إذ حذروا	وفي صروف التجارب العبر
اور مثنے نے جس وقت مسلمانون کو اندیشہ ہوا تھا تشجیعات دلائی۔ تجارب کے گردش اور سپہر سایہ مین عبرتین و نصیحتین ہوا کرتی ہین	
سهل نهج السبيل فاقتفروا	آثاره والأمور تقتفر
حضرت مثنے نے فتوحات ایران کا رستہ ہموار کر دیا۔ اور مسلمانون نے اون کے طریق کی پیروی کی۔ سچ ہے امور مین اسی طرح اقتفا ہوا کرتا ہے	

عال سے شاعر کی مراد انبار اور مسکن اور قطربل اور بادوریا ہے۔

۱۰۶ متفرق حوادث

اسی سنہ مین حضرت عمر نے عاتکہ بنت زید سے نکاح کیا۔ اور اسی سنہ کے ذی الحجہ مہینے مین ابو العاص بن الربیع مر گئے۔

اور زبیر کو وصیت کر گئے۔ اور حضرت علی نے اونکی بیٹی امامہ سے نکاح کیا۔ جو بی بی زینت بنت رسول اللہ کی بیٹی تھین۔ اور اسی سنہ مین بعض لوگ کہتے ہین حضرت عمر نے اپنے مولی اسلم کو مول لیا تھا۔ اور لوگون کے ساتھ حضرت ابوبکر اس سال حج کو گئے تھے۔ اور مدینہ پر حضرت عثمان بن عفان کو خلیفہ کر گئے تھے۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت عمر یا عبد الرحمن بن عوف لوگون کے ساتھ حج کو گئے تھے۔ اسی سنہ مین ابو مرثد الغنوی بھی مرے تھے جو بدری تھے۔ اور اونکا بیٹا مرثد بن ابی مرثد رجیع مین مارا گیا تھا۔ اور وہ بھی بدری تھا۔

سنہ ۱۳ ہجری

فتوح الشام کا بیان

۱۰۷ خالد بن سعید کا شام کی طرف روانہ ہونا کہتے ہین کہ سنہ ۱۳ ہجری مین حضرت ابوبکر نے اوسوقت کہ جب حج سے لوٹ کر آئے ہین لشکر شام کی طرف بھیجا ہے۔ چنانچہ اونہون نے سب سے اول خالد بن سعید بن العاص کو ادہر روانہ کیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ خالد بن ولید کو اوسیوقت بھیجا تھا۔ کہ جب خالد بن سعید کو عراق کی طرف روانہ کیا تھا۔ سب سے اول جو لوا شام کی طرف کھڑا کیا گیا وہ خالد بن سعید کا ہی لوا ہے مگر ان کے جانے سے قبل ہی اونہین معزول کر دیا تھا۔ اون کی معزولی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ وہ حضرت ابوبکر کی بیعت مین دو مہینے تک خاموش رہے تھے۔

اور علی بن ابی طالب اور عثمان بن عفان سے ملکر کہا تہا - ابوالحسن اور بنی عبد مناف
تم ان لوگون سے دب گئے - اور خلافت تم نے اپنے ہاتھون سے نکل جانے دی
علی نے کہا - کہ تو اسے دبنا دبانا کہتا ہے یا خلافت سمجہتا ہے (یعنی ایسی باتونکا
ذکر نہ کر) اس سے ابو بکر تو کچھ ناراض نہ ہوے مگر عمر کو اس پر اون سے رنج ہو گیا
اور جب ابو بکر نے اونہین والی مقرر کیا - تو عمر ہمیشہ اون کے برخلاف حضرت
ابو بکر سے شکایت کرتے رہے - جس سے آخر کار اونہون نے اونہین امارت سے
معزول کر دیا - اور تیما کے مقام پر مسلمانون کی تائیدی فوج پر بہجوا دیا - اور انکو
حکم دیا - کہ وہان سے بلا اجازت کہین کو حرکت نہ کرین اور مرتدین کے سوا اور جو
عرب ملین اونہین فراہم کرین - اور صرف اوسی شخص سے لڑین جو اون سے
لڑے - اس طرح پر خالد بن سعید کے پاس بہت فوج جمع ہو گئی -

۱۰۸ خالد بن سعید کا شام کے عربون کو متفرق کرنا اور باہان سے لڑنا -

پہر خالد بن سعید کی خبر رومیون کو پہونچی - اور اونہون نے شام کے دیہاتی عربون کو
جو بہرا سلیح غسان کلب لخم اور جذام قبائل سے تہے اکٹہا کیا - اسکا حال خالد
بن سعید نے حضرت ابو بکر کو لکہکر بہیجا - ابو بکر نے اونہین لکہا - کہ آگے کو بڑہین -
مگر احتیاط کے ساتھہ - خالد اونکی طرف چلے - اور جب اون کے قریب پہونچے
تو یہ قبائل متفرق ہو کر چلدیے - اور خالد نے اون کے مورچون مین اپنے ڈیرے
ڈالدیے - اور ابو بکر کو اسکا سب حال لکھ بہیجا - حضرت ابو بکر نے اونہین حکم دیا
کہ آگے کو بڑہین - مگر ایسی دوراندیشی کے ساتھ کہ دشمن پیچہے سے آکر کہین
گہیر نہ لین - اس لئے خالد آگے تو بڑہے مگر بہت ہی تھوڑا - اور جا کر تھوڑی

دو پر قیام کردیا۔ خالد کی پیش قدمی کا حال جب رومیون نے سنا تو اون کا ایک بطریق جس کا نام باہان تھا اون کے دفعیہ کو روانہ ہوا۔ اور خالد کی اوس سے لڑائی ہوئی۔ خالد نے اوسے شکست دی اور اوس کے لشکر کے بہت آدمی مار ڈالے۔ اور اوسکا حال لکھکر ابوبکر کی خدمت مین اطلاع دی اور اون سے مدد مانگی۔

۱۰۹ حضرت ابوبکر کا شام پر فوجین بھیجنا اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان اور ابوبکر کی نصائح۔

جب ابوبکر نے یمن مین فراہمی فوج کا حکم دیا تھا ادسمین سے ابتدائی آمد شروع ہو گئی تھی اور انمین ذوالکلاع بھی آگیا تھا اور عکرمہ بن ابی جہل بھی آئے۔ اور اون کے ساتھ جو تہامہ اور عمان اور بحرین اور سرو کے لوگ تھے وہ بھی آئے تھے۔ اسواسطے حضرت ابوبکر نے امرای صدقات کو لکھا۔ کہ جو لوگ اون کے پاس سے تبدیلی چاہتے ہین اونہین بدل دیا جائے جب اون سے دریافت کیا گیا۔ تو اون سب نے تبدیلی چاہی۔ اس واسطے اس لشکر کا نام جیش البدل ہو گیا۔ اور یہ لوگ خالد بن سعید کے پاس پہونچے۔ اور حضرت ابوبکر نے شام مین مدد بھیجنے کا خوب اہتمام کیا۔

عمرو بن العاص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات سعد ہذیم اور عذرہ وغیرہ پر والی مقرر کیا تھا پھر یہ عمان کو گئے تو رسول اللہ نے اون سے وعدہ کیا تھا۔ کہ جب وہ عمان سے لوٹ کر آئین گے تو اونہین اونہین کے کام پر مقرر کردیا جائے گا۔ اسواسطے جب وہ عمان سے لوٹ کر آئے تو حضرت ابوبکر نے اونہین اون کے کام پر بھیجدیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو وعدہ کیا تھا اوسے پورا کردیا۔ پھر جب حضرت ابوبکر نے شام کے معاملہ کا قصد کیا تو عمرو بن العاص کو لکھا۔ کہ جس کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہین مقرر کیا تھا اور پھر آپ نے مکرر یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ تمہین اوسی کام پر پھر بھیجدیا جائیگا مین نے تم کو اوس پر پھر بھیجدیا۔ اور اوسی جگہ تم کو والی مقرر کردیا۔ اب مین یہ چاہتا ہون کہ تمہین اس کام سے الگ کر لون۔ اور ایک اور ایسے کام پر تمہین بھیجدون جو تمہارے لئے دنیا اور آخرت مین اوس سے بہتر ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم بھی اوسے منظور کرو۔ عمرو بن العاص نے اونہین لکھا۔ کہ اسلام کے تیرون سے مین ایک تیر ہون۔ اور اگرچہ فی الحقیقت تو خدا تعالیٰ تیرانداز ہے مگر بعد اوس کے ظاہر مین آپ اون تیرون کے تیرانداز ہین۔ اور اونکے جمع کرنیوالے ہین۔ آپ کو اختیار ہے کہ اونمین اچھے مضبوط اور افضل تیر لین اور اونہین جدہر چاہین پھینک دین۔ اسواسطے حضرت ابوبکر نے اونہین اور ولید بن عقبہ کو جو قضاعہ کے بعض صدقات پر مقرر تھے حکم دیا۔ کہ عربون کو جمع کرین۔ چنانچہ اونہون نے عرب جمع کئے۔ اور جو عرب کہ حضرت ابوبکر کے پاس جمع تھے۔ اونہین بھی حضرت ابوبکر نے عمرو کے پاس بھیجدیا۔ اور اون کو فلسطین کی طرف ایک راستہ پر جس کا نشان اونہون نے بتادیا تھا اونہین مقرر کردیا اور ولید کو حکم دیا کہ اردن مین جائین۔ اور اونہین بھی کچھ لوگ مدد مین دئے۔

اور یزید بن ابی سفیان کو حضرت ابوبکر نے ایک بڑے عظیم الشان لشکر پر امیر مقرر کیا یہ لشکر اون لوگون سے مرکب تھا جو فوراً بلانے کے ساتھ ہی جمع

ہو گئے تھے۔ اسمین سہیل بن عمرو اور اور مکہ کے ایسے ہی لوگ بھی شامل تھے۔
جب یہ لشکر روانہ ہونے لگا تو حضرت ابو بکر یزید کی مشایعت کے واسطے پا پیادہ نکلے
اور اونہین اور امرای عساکر کو نصیحتین کین۔ ان نصائح مین سے جو اونہون نے
یزید بن ابی سفیان کو کی تھین یہ باتین بھی تھین۔ مین نے تجھے اس لئے والی
کیا ہے کہ تجھے آزماؤن اور جانچون۔ اور تجھے دشمن کی طرف بھیجتا ہون اگر
تو نے وہان اچھے کام کئے۔ تو تجھے تیرے کام پر پھر واپس کر دونگا۔ اور بلکہ
کچھ اس سے زیادہ بھی دونگا۔ اور اگر تو نے اچھے کام نہ کئے۔ تو تجھے معزول
کر دونگا اس لئے تجھے چاہئے کہ اللہ تعالی سے ڈرتا رہ۔ کیونکہ وہ تیرے باطن
کو ایسے ہی دیکھتا ہے جیسے تیرے ظاہر کو دیکھتا ہے اور آدمیون مین اللہ کے
نزدیک اچھا آدمی وہ ہی ہے جو اوس کے کامون کو اچھی طرح کرے اور اللہ تعالے
سے اقرب وہ ہی شخص ہے جو اپنے کامون سے اوسکی طرف تقرب ڈہونڈہنے
مین سب سے بڑہکر ہو۔ مین نے تجھے خالد بن سعید کی بجائے مقرر کیا ہے۔
جاہلیت کے فخر و گھمنڈ کو تو چھوڑ دے۔ اللہ تعالی اوسکو برا سمجھتا ہے اور اللہ والے
بھی اوسے برا جانتے ہین۔ جب تو اپنے لشکر کے پاس جائے تو صحبت مین اونسے
اچھا برتاؤ کرنا۔ اور اون کے ساتھ بھلائی سے معاملہ شروع کرنا۔ اور ہمیشہ
بھلائی سے پیش آیا کرنا۔ جب تو اونہین کوئی نصیحت کرے تو مختصر الفاظ
مین کہنا۔ کیونکہ طول طویل کلام مین ایک بات دوسری کو بھلا دیتی ہے۔
اور چاہئے کہ تو اپنی ذات مین صلاحیت پیدا کرے تاکہ دوسرے لوگ تجھے
دیکھکر صالح ہو جائین۔ نمازون کو اپنے اوقات پر پڑہنا اور رکوع اور سجود

اور تخشع کامل طور پر کرنا۔ جب تیرے پاس دشمن کے قاصد آئین تو اون سے
باکرام پیش آنا۔ اور ایسی جگہہ اُتارنا جہان تیرے لشکر کا جاہ وجلال ہو۔ اور
کسی دوسرے کو اپنی طرف سے گفتگو نہ کرنے دینا۔ اون سے تو ہی بذات خود کلام
کرے۔ اور اپنی باتین جو مخفی ہون اونہین ظاہر نہ کرنا نہین تو تیرا کام بگڑ جائیگا
اور جب کسی سے مشورہ لے تو اوس کو ٹھیک ٹھیک معاملہ سے آگاہ کرنا تاکہ
مشورہ وہ ٹھیک دے اور مشیر سے کوئی بات نہ چھپانا۔ نہین تو جو نقصان
ہوگا وہ تیرے ہی ذات سے ہوگا۔ اور اپنے اصحاب سے رات مین بات چیت کرنا
کہ جس سے تجھے لوگون کی خبرین ملا کرینگی۔ اور جو چھپے معاملات ہونگے وہ تجھے
معلوم ہوجایا کرین گے۔ اور پہرہ چوکی والے بہت مقرر کرنا۔ اور اونہین تمام
لشکر مین پھیلا دینا اور پہرہ والون پر نگرانی کے واسطے یکایک جانا اور اونسے
بغیر کہے اونہین جاکر دیکھنا کہ وہ پہرہ پر مستعد ہین یا غافل۔ اگر غافل ہین تو اونہین
تادیب دینا۔ مگر ایسی تادیب کہ جسمین افراط نہ ہو۔ اور رات مین پہرہ چوکی
کے اوقات مقرر کرنا۔ اول پہرہ والے کے لئے زیادہ وقت دینا اور اخیر والے
کم۔ کیونکہ اول شب کا وقت دن کے قریب ہوتا ہے۔ اور یہ پہرہ اخیر پہر سے
آسان ہوتا ہے۔ اور جب کسی مستوجب سزا کو سزا دے تو کچھہ خوف نہ کرنا۔ مگر
اوسمین زیادتی نہ کرنا۔ اور جلدی بھی نہ کرنا۔ اور ایسی دیر بھی نہ کرنا کہ گویا تو اوسے
چھوڑ دے۔ اور اپنے لشکر والون سے غافل نہ رہنا کہ کہین کوئی فساد نہ اوٹھا کر
کھڑا کردین۔ اور نہ اونکے ایسے راز فاش کرنا کہ جس سے اونکی رسوائی ہو اور
نہ لوگون سے کسی کے اسرار دریافت کرنا۔ جو اون کا ظاہر ہے اوسی پر اکتفا کرنا

اور لغو لوگون مین نہ بیٹھنا بلکہ ایسے لوگون مین بیٹھنا جو صاحب صدق وصفا ہون ۔ اور ملاقات کے وقت ہر کسی سے ملتا رہنا ۔ اور نامردی نہ کرنا ۔ نہین تو تیرے ساتھی بھی نامردی کرین گے ۔ اور مال غنیمت مین خیانت نہ کرنا ۔ کیونکہ یہ فقیری کی بات ہے اور نصرت مین اس سے فرق آجاتا ہے ۔ تم لوگ جب دشمن کے ملکون مین پھونچوگے تو تمہین ایسے لوگ ملین گے ۔ جو معابد مین گوشہ گیر ہو گئے ہین تجھے چاہئے کہ ان لوگون سے کچھ پرخاش نہ کرے ۔ اور نہ اونکے مذہب مین کچھ دخل دے ۔ یہ جو مینے نصیحتین کی ہین ۔ یہ سب اچھی نصائح ہین ۔ ان سے بڑے نفع ہونگے اور امیرون اور رئیسون کے واسطے بہت مفید ہین ۔

۱۱۰ ابو عبیدہ کا تقرر شام پر اور امامہ کا عربہ اور داسن مین رومیون پر تاخت کرنا اور خالد بن سعید کی شکست اور شرحبیل اور معاویہ کی روانگی شام کو ۔

پھر ابو بکر نے اور جو لوگ مجتمع ہوے تھے اون پر ابو عبیدہ کو امیر مقرر کیا ۔ اور اونہین حمص مین جانے کا حکم دیا ۔ ابو عبیدہ اپنے مقام کو روانہ ہوے ۔ اور بلقا کے ایک دروازہ پر پھونچے ۔ وہان قلعہ والون سے اور اون سے لڑائی ہوئی ۔ پھر اونہون نے صلح کا پیغام دیا ۔ اور فریقین مین صلح ہو گئی ۔ یہی اول صلح ہے جو شام کے ملک مین ہوئی ہے ۔

اور عربہ کے مقام پر جو سرزمین فلسطین مین ہے رومیون کے کچھ آدمی اکھٹے ہوے ۔ یزید بن ابی سفیان نے اس کا حال سن کر ابو امامۃ الباہلی کو اونکی طرف روانہ کیا ۔ اور ابو امامہ نے جا کر اونہین پراگندہ کر دیا ۔ یہی شام کے ملک مین اول لڑائی ہے جو اسامہ بن زید کے سریہ کے بعد ہوئی ہے ۔

پہر وہ لوگ واسن مین آئے۔ وہان بھی ابو امامہ نے اونہین شکست دی پہر وہ لوگ مرج الصفر مین پھونچے۔ وہان خالد بن سعید کا ایک بیٹا مارا گیا۔ اور بعض کہتے ہین کہ خود خالد بھی وہان مارے گئے۔ مگر دوسرون کا قول ہے کہ وہ بچ گئے۔ اور وہان سے بھاگ آئے جس کا ذکر ہم آیندہ کرینگے۔

اور یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب خالد بن سعید نے سنا کہ حضرت ابوبکر نے رومیون کے مقابلہ کے واسطے اور امیر مقرر کئے ہین۔ تو اونہون نے رومیون کی لڑائی مین جلدی کی۔ یہ دیکھکر باہان پیچھے ہٹ گیا۔ اور خالد نے اوسکا پیچھا کیا۔ اور اون کے ساتھ ذو الکلاع اور عکرمہ اور ولید بھی چلے۔ اور مرج الصفر مین جاکر قیام کیا۔ یہان باہان کے پاس وہ فوج آکر جمع ہوگئی جو رومیون کی طرف سے حدود روم پر مقرر تھی۔ اور خالد کا راستہ گھیر لیا اور باہان نکلا اور دیکھا۔ کہ وہان خالد بن سعید کا بیٹا ہے اوس نے آکر اون کے بیٹے کو اور اوس کے ساتھیون کو مار ڈالا خالد یہ سنتے ہی بھاگے۔ اور ایسے بھاگے کہ ذی المروہ مین ہی ٹھہرے جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے حضرت ابوبکر نے یہ سن کر اونکو حکم بھیجدیا۔ کہ وہین ٹھہرے رہین۔ اس لئے اب صرف مسلمانون کی امدادی فوج پر صرف عکرمہ ہی باقی رہ گئے۔ اور وہ مسلمانون کی حفاظت کرتے رہے۔

اسی زمانہ مین شرحبیل بن حسنہ خالد بن الولید کے پاس سے سفیر کے طور پر حضرت ابوبکر کے پاس آئے تھے اونہین حضرت ابوبکر نے شام مین امیر مقرر کر کے بھیجدیا۔ اور اونکے ساتھ آدمی جمع کرائے۔ اور ولید بن عقبہ

کی جگہہ اون کا تقرر کیا - پہر شرجبیل خالد بن سعید کے پاس آئے - اس سے خالد کے بعض آدمی اون سے جدا ہو گئے - اور ابو بکر کے پاس کچھہ لوگ جمع ہو گئے ان لوگون کو اونہون نے معاویہ بن ابی سفیان کو دیدیا - اور اونہین حکم دیا کہ اپنے بھائی یزید بن ابی سفیان کے پاس جا کر ملجائین - جب معاویہ خالد بن سعید کے پاس پہونچے تو اونکے پاس کے باقی لوگ بھی اون سے جدا ہو گئے اس لئے حضرت ابو بکر نے خالد بن سعید کو مدینہ مین آنے کی اجازت دیدی -

۱۱۱ ہرقل کی فوجون کی کثرت کو دیکھہ کر مسلمانون کا یک جا جمع ہونا -

جب یہ سب امیران لشکر شام مین پہونچے تو ابو عبیدہ جابیہ مین ٹھہرے اور یزید بلقا مین اور شرجبیل اردن مین اور بعض کہتے ہین بصرے مین اترے اور عمرو بن العاص عربہ مین قیام پذیر ہوے - اور رومیون کو یہ سب خبرین پہونچین - اونہون نے یہ سب حال ہرقل بادشاہ روم کو لکھہ کر بھیجا - جو اسوقت قدس مین تھا - اوس نے کہا مسلمانون سے صلح کر لینا میرے نزدیک بہتر ہے کیونکہ نصف محاصل شام کی اونہین دیدینا اور نصف بلاد روم اپنے قبضہ مین رکھہ لینا - یہ اوس سے بہتر ہے کہ کل وہ ملک شام تم سے چہین لین اور نصف بلاد روم بھی لے لین یہ بات سن کر رومی اوس سے بھاگ چلے اور اوسکی بات نہ مانی - اسواسطے ہرقل نے اونہین جمع کیا - اور رومیون کو لیکر حمص کو چلا اور وہان آکر قیام پذیر ہوا اور فوجین اور لشکر تیار کئے - اور چونکہ اوس کا لشکر بکثرت تھا - اور مسلمانون کی سپاہ تھوڑی تھی - اسواسطے اوس نے یہ مناسب سمجھا - کہ مسلمانونکی طرف جدا جدا ہر فریق کے مقابلہ مین فوجین بھیجے - اور اون کو الگ الگ الجھائے رکھے -

اسواسطے اوس نے اپنے حقیقی بھائی تدارق (تہیوڈور) کو نوے ہزار فوج سے عمرو کی طرف روانہ کیا۔ اور جرجہ بن تو ذر کو یزید بن ابی سفیان کی لڑائی کے واسطے بھیجا۔ اور قیقار بن نسطوس کو ساٹھہ ہزار آدمی سے ابو عبیدۃ بن الجراح کے مقابلا کا حکم دیا۔ اور وراقص کو شرجیل کے دفعیہ پر مقرر کیا اس سے مسلمان بہت گھبرائے۔ اور عمرو کو لکھا کہ اب بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ اونہون نے کہا کہ ہم سے آدمیون کے لئے ضرور ہے کہ سب اکٹھے ہو جائین۔ کیونکہ جب ہم سب اکٹھے ہو جائین گے تو قلت تعداد کے سبب سے ہم مغلوب نہین ہون گے لیکن اگر جدا جدا ہون گے تو دشمن کی کثرت کے سبب سے اون سے مقابلہ مین نہین ٹہر سکین گے۔ اور یہی بات ان سب نے حضرت ابو بکر کو بھی لکھی اونہون نے بھی یہی رائے دی۔ کہ سب ایک جگہہ جمع ہو جائین۔ کیونکہ اکٹھے ہو کر قلت کی وجہ سے آپ لوگ مغلوب نہ ہون گے۔ البتہ وہ لوگ جو گناہ کرتے ہین دس ہزار بھی ہون تو مغلوب ہو جائین گے اس لئے آپ لوگ گناہون سے پرہیز کیجئے اللہ تمہارے ساتھہ ہے۔

۱۱۲ مسلمانون اور رومیون کے لشکرگاہ اور رومیون کا مسلمانون کی تانس کے لئے لڑائی مین دیر کرنا۔

اسواسطے مسلمانون کے سب امیران لشکر ایک جگہہ مجتمع ہو گئے تاکہ آپس مین ایک دوسرے کی اعانت کرین۔ مگر نماز اپنی اپنی فوج مین جدا جدا اوسی لشکر کے امیر پڑہاتے رہے۔ اوسمین کچھہ فرق نہ آیا۔ غرض کہ مسلمان اور رومی دونون یرموک کے میدان مین جاجمع ہوے۔ رومیون کا سپہ سالار تدارق تھا۔ اور اوس کے مقدمہ پر جرجہ اور ایک بازو پر باہان تھا جو ابکی لشکر

ہن آکر شامل نہین ہوا تھا اور دمشق پر واقعی تھا اور لڑائی کرنے کے لئے تیار مقرر تھا۔

پھر آدمی اپنے مقام پر فروکش ہوے جہان وادی تھا۔ اس لئے پیادی اون کے لئے ایک خندق ہو گیا۔ اور اس سے اون کا یہ مقصود تھا۔ کہ رومی اور مسلمانون کے درمیان انس و محبت ہو جاوے کہ جس سے اہل اسلام کے قلوب اونکی طرف مائل ہو جائین۔ اور مسلمان ایسی جگہہ پڑے تھے جو رومیون کا راستہ تھا اور بجز اس راستہ کے اون کے لئے کوئی اور راستہ ہی نہ تھا۔ یہ دیکھکر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ آپ لوگ خوش ہو جائین۔ رومی محصور ہو گئے ہین۔ اور جو لوگ محصور ہوا کرتے ہین اون کا کام بہت کم درست ہوا کرتا ہے۔ پھر اسی طرح صفر کے مہینے اور ربیع الاول اور ربیع الثانی کے مہینے مین یہ فوجین ایک دوسرے کے مقابل پڑی رہین۔ مسلمان تو وادی اور خندق کے سبب سے اون پر نہین جا سکتے تھے۔ مگر ہان جب کبھی رومی نکلکر باہر آتے تو مسلمان اونہین نیچا دکھا دیتے تھے۔

خالد بن الولید کی روانگی عراق سی شام کو

۱۱۳ خالد بن الولید کو شام کے جانے کا حکم اور اون کی فتح۔

جب مسلمانون نے دیکھا۔ کہ رومی لڑائی کو طول دیتے ہین تو اونہون نے حضرت ابوبکر کی امداد چاہی۔ اور حضرت ابوبکر نے خالد بن الولید کو ایک فرمان لکھا کہ وہ شام کی طرف جائین۔ اور اونکو لڑائی کے لئے خوب جوش دلایا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اپنے لشکر

کے نصف آدمی تو خود لے لین اور نصف آدمی مثنی بن حارثہ الشیبانی کے پاس چھوڑ دین - اور جو دلاور اور ذی ہمت لوگ خود لین تو اونہین کے مشابہ مثنی کے پاس بھی اتنے ہی رہنے دین - پھر جب اللہ تعالی شام مین اونکو فتح دیگا تو پھر وہ اپنی اپنی خدمت پر لوٹا دئے جائینگے - اور اون کے اصحاب بھی عراق مین بھیجدئے جائینگے -

خالد نے جب لشکر کی تقسیم شروع کی - تو اونہون نے چاہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو خود لے لین اور مثنی کو اون مین سے ایک بھی نہ دین - البتہ اونہین کے برابر تعداد مین وہ لوگ اون کو دیدین جو لڑائی مین تجربہ کار اور قانع ہون صرف یہی فرق ہو کہ وہ رسول اللہ کی صحبت مین نہ رہے ہون - پھر اسی طرح لشکر کے دو حصہ کر دئے - مثنی نے کہا واللہ مین تو یہ بات نہ مانونگا - جو حکم ابوبکر نے دیا ہے وہ ہی کرنا چاہئے مجھے بھی نصرت کی امید اصحاب نبی صلعم سے ہی ہے مین بھی اون کو لینا چاہتا ہون - جب خالد نے دیکھا کہ مثنی نہین مانتے - تو اونہون نے اون کو بھی راضی کر دیا - اور نبی صلعم کے اصحاب بھی اونہین دیدئے -

کہتے ہین کہ وہ عراق سے آٹھ سو آدمی اور بعض کے قول سے چھ سو یا پانچ سو آدمی لیکر چلے تھے مگر بعض لوگون نے اون کے فوج کی تعداد نو ہزار اور بعض نے چھ ہزار بھی بتائی ہے - اور بعض یہ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر نے اونہین حکم دیا تھا کہ اچھے اچھے قوت والے اور دلاور آدمی اپنے ساتھ لیجائین -

۱۱۴ خالد کی روانگی شام کو اور حدود و او مضیح کی غارت اور قراقر سے سوی تک نفع کے ساتھ جانا

پھر خالد روانہ ہوئے - اور مقام حدود و امین پہنچے وہان کے لوگ اون سے لڑے - مگر خالد کی فتح ہوئی

ہوئی پھر خالد مُصَیّخ میں آئے۔ وہاں تغلب کے کچھ لوگ جمع تھے۔ ان سے بھی لڑ کر خالد نے اونہیں بھگا دیا اور اون کے بال بچے پکڑ لئے اور مال لوٹ لیا۔ انہیں لونڈی غلاموں میں صہبا بنت حبیب بن بجیر بھی تھی جو حضرت علی بن ابی طالب کے بیٹے عمر کی ماں تھی۔ مگر ایک روایت اسکی نسبت اور بھی ہے جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب خالد روانہ ہوئے۔ اور قراقر میں پہونچے۔ جو کلب کا ایک چشمہ ہے۔ تو وہاں کے باشندوں پر تاخت کی۔ اور چاہا کہ اونکو وہاں سے سوی مقام کو چلے جائیں جو بہرا کا ایک چشمہ تھا۔ اور ان دونوں مقاموں کے درمیان پانچ منزل کا فاصلہ تھا۔ اور راستہ پر لیجانے کے لئے ایک راہبر کی ضرورت ہوئی لوگوں نے کہا۔ کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اس راستہ سے واقف ہے۔ حضرت خالد نے اوس سے رہبری کی درخواست کی رافع نے کہا۔ یہ راستہ تو نہایت خطرناک ہے۔ یہ گھوڑے اور اسباب و اثقال اس راستہ سے نہیں جا سکتے اکیلا شتر سوار بھی وہاں جانا مشکل ہے۔ چہ جائے کہ ایک لشکر۔ خالد نے کہا کیا کیا جائے مجبوری ہے۔ اگر میں اس راستے سے جاؤں گا تو رومیوں کے عقب کے وہان پہونچوں گا۔ اور اس طرح میں مسلمانوں کی امداد کے لئے اون تک پہونچ جاؤنگا اگر اور راستے سے جاؤنگا تو رومی مجھے مسلمانوں سے ملنے نہ دیں گے

تب رافع نے کہا۔ کہ ہر ایک جماعت کا امیر یہ تدبیر کرے۔ کہ اس گھاٹی سے نکلنے کے واسطے پانچ روز کا پانی لے اور اچھے اچھے اونٹوں کو ایک کافی حد تک پیاسا رکھیں پھر اونہیں نہل کے بعد علل پلا دیں۔ نہل اول پینے کو اور علل

دو دست پیٹ کو کہتے ہین - پھر اونٹون کے کانون پر تھیلیان باندہ دین - تاکہ وہ
آواز نہ سنین - اور اون کے ہونٹون کو کس دین - کہ وہ جگالی نہین -
پھر جب یہ سب کر چکے - تو فرات خالد اور اون کے ہمراہی سوار ہوئے
اور جب ایک شبانہ روز چل چکے تو کتنے ہی گھوڑون کے واسطے اون اونٹون
کے پیٹ چاک کر ڈالے - اور اون کے اوجہہ کا پانی دودہ مین ملا کر گھوڑون کو
پلا دیا - اور ایسے ہی چار روز تک برابر کرتے رہے - جب خالد علمین مقام کے
قریب پہونچے تو رافع نے پوچھا کہ یہان کہین تمہین عوسج کا درخت بھی دکھائی دیتا ہے
جو بیٹھے ہوئے آدمی کے برابر ہے - لوگون نے کہا کہ ہمین تو کوئی پیڑ ایسا نظر
نہین آتا - رافع نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن تم سب ہلاک ہو گئے -
اور مین بھی تمہارے ساتھ ہلاک ہو گیا - اوسکی آنکھون پر آشوب تھا - اوس نے
کہا بھلے انسو پھر دیکھو - اونہون نے پھر جب غور سے دیکھا تو کہا کہ ہان ہان وہ ہے
اوسے کسی نے کاٹ ڈالا ہے - اور جڑ اوسکی کسی قدر باقی ہے - پھر جب لوگون
نے اوسے دیکھہ لیا - تو تکبیر کہی - رافع نے کہا - اسکی جڑ مین کہو دو - جب اوسے
کہودا تو وہان پانی نکلا اور لوگون نے اوسمین سے پانی پیا - اور سب سیراب ہو گئے
رافع نے کہا مین یہان صرف ایک مرتبہ اپنے لڑکپن کے زمانہ مین آیا تھا -
اور کبھی یہان نہین آیا - اس باب مین ایک مسلمان شاعر کے کچھہ اشعار ہین -

لِلّٰہ عینا رافعٍ اَنّی اہتدیٰ	فوّز من قراقرٍ الی سُویٰ

اللہ اللہ رافع کی عجب آنکھین ہین - کہ آیا اور راستہ پا لیا - اور قراقر سے سُویٰ مقام تک بیابان طے کرکے پہونچ گیا

خمساً اذا ما سارہ الجیش بکے	ما سارہا قبلک انسیٌّ یُریٰ

جب کہ اوس مقام کے پاس لشکر پانچ دن مین پہونچ گیا تو رافع رو دیا - اے رافع وہان تجھہ سے پہلے کوئی انسان چلتا ہوا نہین دیکھا گیا

پھر خالد سوے مصیخ پہنچے - تو اوس کے باشندون کو لوٹ لیا - وہان بہرا قبیلہ کے لوگ بیٹھے تھے [illegible] شراب پی رہے تھے اور اونکا مغنی یہ اشعار گا رہا تھا -

الا عللانی قبل جیش ابی بکر ۔ لعل منایانا قریب ولا ندری

ارے مجھے کہانے پینے کو دو قبل اس سے کہ ابو بکر کا لشکر آئے - شاید ہماری موتین قریب ہون اور ہم نہ جانتے ہون

الا عللانی بالزجاج وکررا ۔ علی کمیت اللون صافیة تجری

ارے مجھے شیشہ والی چیز پینے کو دو - بار بار دو - اور سرخ سیاہ رنگ والی شراب صاف جھلکتی ہوئی [illegible]

الا عللانی من سلافة قہوة ۔ تسلی ہموم النفس من جید الخمر

ارے مجھے نچوڑی ہوئی شراب دو جو اچھی سے اچھی درجہ کی شراب ہے اور جس سے نفس کے غم والم دور ہو جاتے ہیں [illegible]

اظن خیول المسلمین وخالدا ۔ ستطرقکم قبل الصباح مع النسر

میرا گمان ہے کہ مسلمانون کے سوار اور خالد تمہین صبح سے قبل نسر تارہ کے نکلنے کے ساتھ ہی آ لینگے

فہل لکم فی السیر قبل قتالکم ۔ وقبل خروج المعصرات من الخدر

تو کیا قتال سے پہلے اور اس سے پیشتر کہ جوان جوان لڑکیان پردہ سے [illegible] تم کو سیر [illegible]

اس مغنی کو مسلمانون نے مار ڈالا - اور اوس کا خون بہکر اوس طشت مین جا گرا - اور مسلمانون نے اون کے مال واسباب لوٹ لیے - اور حرقوص بن النعمان البہرانی مارا گیا - پھر خالد ارک کو آئے - اور وہان کے لوگون نے اونکی اطاعت اختیار کر لی -

۱۱۵ خالد کی قریتین حوارین قصم اور مرج راھط پر تاخت اور اونکا عقاب رایت

پھر خالد قریتین کو گئے - اور وہان کے باشندون سے لڑائی ہوئی اور خالد کو اون پر فتح حاصل ہوئی - اور اون کا مال واسباب مسلمانون نے لوٹ لیا - پھر خالد حوارین مقام [illegible]

اور وہان کے باشندون کو لڑکر بھگا دیا۔ اور قتل و قید کر لیا۔ پھر قصم مین پہونچے وہان پر قضاعہ کے بیٹے سجعہ نے اونکی اطاعت اختیار کر لی۔

پھر خالد اور آگے بڑہے۔ اور ثنیۃ العقاب مین پہونچے جو اوسکے قریب ہے۔ اسوقت حضرت خالد اپنے رایت کا پھریرا اڑاتے آرہے تھے یہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رایت تھا۔ اور اوس کا نام عقاب تھا اور رنگ اسکا سیاہ تھا۔ مگر بعض نے کہا ہے۔ کہ یہ خود خالد کا ہی رایت تھا اور اوس کا نام عقاب تھا۔ اور ثنیہ کا نام ثنیۃ العقاب انہین کے رایت کے سبب سے ہوا ہے۔ اور یہ بھی لوگون نے بیان کیا ہے کہ عقاب پرندہ اوسپر کہین اڑ آیا تھا اس سے اس رایت کو عقاب کہنے لگے تھے۔ مگر اول روایت اصح اور اشہر ہے۔

پھر آگے بڑھکر خالد مرج راہط مین پہونچے۔ اور اوسی روز غسان پر تاخت کی۔ اور اونہین قتل اور اسیر کیا۔ اور کچھہ فوج اپنے غوطہ کے ایک کنیسہ کی طرف بھیجے۔ وہان اون لوگون نے جاکر مردون کو قتل کیا۔ اور عورتون کو گرفتار کر لیا اور اون کے عیال کو خالد کے پاس لے آئے۔

۱۱۶ خالد کا حدود شام مین داخل ہوکر بصرے کو فتح کرنا اور رومیون سے اول لڑائی

پھر خالد اور آگے چلے۔ اور بصرے کے قریب پہونچے۔ اور وہان کے لوگون سے لڑائی ہوئی۔ اور خالد کو خدا تعالی نے فتح و ظفر عنایت کی اور باشندہ مطیع ہو گئے یہی بصرے شام مین اول شہر ہے جسے خالد نے اور عراق والون نے فتح کیا ہے پھر خالد نے خمس غنیمت حضرت ابوبکر کے پاس بھیجی۔ پھر اور آگے بڑہے۔

اور مسلمانون کے سامنے جاکر نمودار ہوے۔

اسی وقت کے قریب باہان بھی رومی فوج مین آملا۔ اوس کے ساتھ شماسہ اور قسیس اور رہبان تھے اور رومی فوج کو لڑائی کی تحریص و ترغیب دیتے تھے۔ پھر باہان لڑائی کے لئے اس طرح نکلا جیسے کوئی معتمد کسی کام کے لئے نکلتا ہو۔ خالد نے اوس کی لڑائی کا ذمہ لیا۔ اور ہر ایک اہل اسلام کی فوج کا امیر اوس سے لڑا جو اوس کے مقابل مین تھا۔ پھر باہان اور رومی اپنی خندق مین لوٹ گئے۔ اور مسلمانون کی طرف سے اون کو بہت نقصان پہونچا۔

جنگ یرموک

۱۱۷ فریقین کی فوجون کی تعداد وغیرہ جب یرموک مین مسلمانون کی فوج جو آنا تھی وہ پوری پوری آگئی تو معلوم ہوا کہ سب ستائیس ہزار فوج ہے۔ اور خالد اپنے ساتھ نو ہزار فوج لائے تھے۔ اس سے اون کی فوج ملاکر سب چھتیس ہزار فوج تھی۔ اور عکرمہ کی فوج اس کے علاوہ تھی۔ وہ اون کے لئے ردا تھی (ردا کو انگریزی مین ریزرو فوج کہتے ہین۔ یہ وہ فوج ہوتی ہے جو لڑائی کے وقت لشکر کے پیچھے رہا کرتی ہے۔ اور جہان ضرورت پڑتی ہے وہان لڑائی مین مدد دیتی ہے آیندہ ہم اس لفظ کو ترجمہ مین استعمال کرین گے) اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ وہ ستائیس ہزار تھی۔ اور تین ہزار وہ آدمی تھے جو خالد بن سعید کے ساتھ والون مین سے اون کے ساتھ ہو گئی تھی۔ اور دس ہزار خالد بن الولید اپنے ساتھ لائے تھے۔ اس طرح چالیس ہزار سب فوج تھی۔ اور چھ ہزار اس کے

علاوہ عکرمہ بن ابی جہل کے پاس ردا فوج تھی۔ اس فوج کی تعداد مین اور بھی روایتین آئی ہین۔ واللہ اعلم۔

ان مین ہزار رسول اللہ کے صحابی تھے۔ اونمین کوئی سو کے قریب بدری تھے اور رومی دو لاکھ چالیس ہزار تھے۔ جنمین اسی ہزار مقید اور چالیس ہزار مسلسل تھے (مقید سے مراد غالباً وہ لوگ ہین۔ کہ جنہون نے اپنے پیر باہم ایک دوسرے سے باندہ لئے تھے۔ اور مسلسل وہ لوگ ہین جنہون نے اپنی کمرون مین زنجیرین ڈالکر ایک دوسرے سے باندہ لی تھین) اور مرنے کے لئے تیار ہوگئے تھے کہ بغیر مرے مارے نہین ہٹین گے۔ اور چالیس ہزار نے اپنی پگڑیان ایک دوسرے سے باندہ لی تھین اور رکھ لیا تھا۔ کہ ہرگز نہین بھاگین گے اور اسی ہزار پیادہ تھے۔ جنکی تعداد بعض نے ایک لاکھ بھی بتائی ہے۔

اور مسلمان لوگ جو اون سے لڑتے تھے اوسوقت تک کہ عراق سے خالد بن الولید نہین آئے تھے تب تک ہر ایک امیر اپنے لشکر کا پورا پورا امیر تھا۔ اور کسی دوسرے کا ماتحت نہ تھا۔ باہم سب ایک دوسرے کے مشیر اور معاون تھے۔

۱۱۸ امرائے فوج اسلام کا ایک دوسرے کے ماتحت نہ ہونا اور خالد کی رائے سے جب سب امیر ونکا اونکو امیر الامرا یا سپہ سالار بنانا

جب رومی فوجین یرموک مین آئی تھین تو اوسوقت اون کے قسیس اور رہبان ایک مہینا برابر اونہین لڑائی کے لئے تحریص وترغیب دیتے رہے تھے۔ پھر وہ جمادی الآخرہ مین اوسوقت لڑائی کی ترتیب کے لئے نکلے کہ جس کے بعد پھر لڑائی نہین ہوئی۔

پھر جب مسلمانون کو معلوم ہوا۔ کہ رومی لڑائی کے لئے نکلے۔ تو مسلمانون
نے بھی چاہا کہ اوسی طرح متسانذ نکلین جیسے پہلے نکلتے رہے تھے۔ یہ دیکھکر
خالد بن الولید اونمین آگئے۔ اور اول وہان خدا تعالی کی حمد وثنا کی۔ پھر کہا
لوگو یاد رکھو۔ کہ اس دن کے بعد اور بھی دن ہین۔ دشمن تو تعبیہ ور انتظام
سے نکلے ہین یعنی اون کی فوج کا ایک حاکم کے ہاتھ مین انتظام ہے۔ اور
آپ لوگ متسانذ اور ایک دوسرے کے مددگار رہین۔ کوئی تمہاری کل فوج
کا ایک حاکم نہین ہے۔ ان لوگون سے تمہین لڑنا ہرگز نہین چاہئے منتظم
فوج سے غیر منتظم کبھین نہین لڑا کرتی ہے۔ اور وہ شخص جس نے تمہین یہان
بھیجا ہے اگر اس بات کو جانتا جو تمہارے روبرو درپیش ہے تو ہماری اس
حالت کو بدلنے کا حکم دیتا اس لئے تم کو چاہئے کہ جیسا موقع اسوقت موجود ہے
اوس کے مطابق عمل کرو۔ اگرچہ تمکو اوسکا حکم نہین دیا گیا ہے۔ یہہ رائے
ایسی ہے کہ تمہارے والی کی رائے اور اوسکی محبت کے موافق ہی۔ اونہون نے
کہا وہ رائے کیا ہے۔ اوسکو بیان کیجئے۔ خالد نے کہا۔ کہ ابو بکر نے ہمین جو
یہان بھیجا ہے۔ یہ سمجھکر بھیجا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ رضامندی
سے برتاؤ کرین گے۔ اونہین اگر وہ باتین معلوم ہوتین جو ہم تم مین ابتک
ہوئی ہین یا آئندہ ہونیوالی ہین تو وہ ہمین ہرگز جمع نہ کرتے۔ جو حالت کہ
اسوقت تمہاری ہو رہی ہے وہ مسلمانون کے واسطے نہایت ہی مضر ہے
اور اگر مشرکین کو مدد پہونچ جائے تو اوس سے ہماری خراب حالت اونکے
لئے زیادہ مفید ہے۔ یہ تفرقہ جو ہمارے درمیان پڑا ہوا ہے مجھے معلوم ہو گیا ہے

کہ یہ دنیا کی خواہش اور نفسانیت نے ہمارے درمیان ڈالدیا ہے۔ اگر تم مین سے
کوئی شخص اپنے امیر کی اطاعت کرے تو وہ کہین بھی اکیلا شہر مین کیون نہ چلا
جائے اوسکی قدر و قیمت مین کچھہ نقصان نہین آتا۔ اور نہ تمہارے امیر اوسکی
تواضع کرین تو کچھہ اوسکی عزت مین کچھہ زیادتی ممکن ہے۔ اگر تم مین سے کوئی
شخص تمہارا امیر مقرر ہو جائے تو تمہاری قدر و قیمت مین اللہ کے اور خلیفہ
رسول اللہ کے نزدیک کوئی نقصان نہین ہوگا۔ اس لئے چاہئے کہ اس
تفریق کو چھوڑ دو۔ اور ایک امیر کے تحت مین کام کرو۔ دشمن تیار ہو کر نکل
آئے ہین۔ چلو۔ آج اس کے بعد پھر بھی اور دن آنیوالے ہین۔ اگر آج ہم نے
اونہین اون کے خندق کی طرف لوٹا دیا۔ تو ہم ہمیشہ اونہین لوٹا دیا کرینگے
اور اگر اونہون نے ہمین پسپا کر دیا تو پھر فلاحیت کا ملنا ہمین دشوار ہے
اٹھو اور یکے بعد دیگرے ہم امرا مین سے ہر روز ایک ایک روز ایک ایک
شخص فوج کا امیر بنے۔ کوئی تو آج امیر اور سپہ سالار ہو اور کوئی کل اور کوئی پرسون
اس طرح ہم سب یکے بعد دیگرے کل فوج کے باری باری سے امیر ہو جائینگے
مگر آج مہربانی کر کے یہ امارت مجھکو دیجئے۔ اسپر اونہون نے خالد کو اپنا امیر بنالیا
وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ لڑائی ایسی ہی ہوگی جیسے ہم روز تاخت کے لئے نکلا کرتے ہین
اس معاملہ کو طول نہ ہوگا۔

۱۱۹ فریقین کی صف بندی اور خالد کی جرات دلانیوالی باتین

پھر رومی ایسے تعبیہ اور انتظام سے نکلے۔ کہ
کسی نے ایسی عمدہ صف بندی کبھی نہ دیکھی تھی۔ اور خالد نے بھی اپنی فوج کو
اس تعبیہ اور حسن انتظام کے ساتھہ نکالا۔ کہ عربون مین یہ انتظام اس سے قبل کبھی

نہین ہوا تھا۔ انکی فوج کے کردوس چھتیس سے لیکر کوئی چالیس تک تھے۔ خالد نے اپنے لوگون سے کہا دشمن تمہارے بہت ہین۔ اور لڑائی مین فوج کے انتظام کیلئے سب سے عمدہ کردوس کا بنانا نظر آتا ہے۔ اس لئے اونہون نے قلب کو کردوسون سے مرتب کیا۔ اور اوسمین ابو عبیدہ امیر ہوئے۔ اور میمنہ پر کردوس بنائے اور اون پر عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ مقرر ہوے۔ اور میسرہ پر بھی کرادیس بنائے۔ اور اون پر یزید بن ابی سفیان حاکم ہوے۔ اور ایک کردوس پر قعقاع بن عمرو مقرر ہوے۔ اور ہر ایک کردوس پر ایک ایک دلاور کو افسر کیا اور قاضی ابو الدرداء ہوئے۔ اور ابو سفیان بن حرب بھی قاضی ہوئے۔ اور طلائع یعنے پہرہ کی فوج پر قباث بن اشیم اور اقباض یعنے مال غنیمت کے نگرانی پر عبد اللہ بن مسعود ہوے۔

اسمین ایک شخص نے خالد سے کہا۔ کہ دیکھو رومی کس قدر کثرت سے اور مسلمان کیسے تھوڑے ہین۔ خالد نے کہا غلط ہے۔ دیکھو مسلمان کیسی کثرت سے اور رومی کیسے تھوڑے ہین۔ لشکر کی کثرت نصرت اور دل جما کر لڑنے سے ور قلت دل کی چوری اور بزدلی سے ہوتی ہے۔ مین تو اس بات کو پسند کرتا ہون کہ اشقر یعنی میرا گھوڑا میدان جنگ سے منہ نہ پھیرے۔ گو وہ کتنے ہی تعداد مین کم کیون نہ ہو جائین۔

۱۲۰ لڑائی کا آغاز اور حضرت ابو بکر کی وفات کی خبر خالد اسوقت لڑائی کے لئے چلے۔ تو اونہون نے کچھہ فوج کمین مین چھپا دی۔ پھر خالد نے حکم دیا تو عکرمہ بن ابی جہل اور قعقاع بن عمرو نے قتال شروع کیا۔ اور لوگ جوش مین بھر گئے اور شہسوارون نے حملہ

شروع کئے۔ اور لڑائی خوب شدت سے ہونے لگی۔

اسی مین ناگہانی مدینہ سے ایک قاصد آیا جس کا نام محمنیہ بن زنیم تھا۔ لوگون نے پوچھا کہ خیر تو ہے اوس نے کہا ہان خیریت ہے۔ اور امداد بھی آتی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ حضرت ابوبکر کے وفات کی اور ابوعبیدہ کے امیر لشکر ہونے کی خبر لایا تھا۔ لوگ اوسے خالد کے پاس لے گئے۔ قاصد نے اون سے چپکے سے کہا کہ حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی۔

۱۲۱ جرجہ رومی کا خالد کے ہاتھ پر اسلام اور مسلمانون مین شامل ہوکر رومیون سے لڑنا

اتنے مین ایک شخص جرجہ نام رومیونکی طرف سے نکلکر دونو صفون کے درمیان آکر کھڑا ہوا۔ اور خالد کو میدان مین بلایا۔ خالد بھی نکلے۔ اور دونو نے ایک دوسرے کو امن دی۔ پھر جرجہ نے خالد سے پوچھا کہ خالد مجھے سچ سچ بتانا جھوٹ نہ بولنا کیونکہ حُر جھوٹ نہین بولا کرتے۔ اور مجھے کچھہ دہوکا بھی نہ دینا۔ کیونکہ جو لوگ کریم ہوا کرتے ہین وہ اون سے دہوکا نہین کیا کرتے جو اون سے دوستی چاہتے ہون کیا اللہ تعالی نے کوئی تلوار تمہارے نبی پر آسمان سے نازل کی ہے اور وہ اونہون نے تجھے دی ہے کہ جن پر تو اوس تلوار کو نکالتا ہے تو اونہین شکست ہی دیدیتا ہے خالد نے کہا۔ نہین ایسی کوئی تلوار آسمان سے کبھی نہین اتری جرجہ نے کہا۔ تو پھر تیرا نام سیف اللہ کیون ہوا ہے خالد نے کہا۔ اللہ تعالی نے ہم مین سے ایک نبی صلعم کو مبعوث کیا۔ مین اوس نبی کو ایک مدت تک جھٹلاتا رہا اور اس سے لڑا کیا۔ پھر اللہ تعالی نے مجھے ہدایت کی۔ اور مین نے اوس نبی کی اطاعت کی۔ پھر نبی نے مجھے سیف اللہ کا خطاب دیا۔ اور فرمایا۔ کہ تو

اللہ تعالی کی ایک تلوار ہے جو خدا تعالی نے مشرکین پر نکالی ہے اور مجھے تائید
نصرت کی دعا دی۔ پھر جرجہ نے پوچھا کہ تو مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ خالد نے کہا
اسلام یا جزیہ یا لڑائی۔ جرجہ نے کہا۔ کہ جو شخص اسلام لایا کرتا ہے اور تم مین
شریک ہوتا ہے اوسکا تمہارے درمیان کیسا درجہ ہوتا ہے۔ خالد نے کہا اوسکا
درجہ ہم مین ایسا ہوتا ہے کہ جیسا کہ خود ہم مین سے کسی کا ہوتا ہے۔ جرجہ نے
پوچھا کہا اجر آخرت بھی اوسی طرح تمہارے برابر ملتا ہے۔ خالد نے کہا بلکہ بڑھکر
کیونکہ ہم نے تو نبی کی تبعیت اوسوقت تک کی تھی کہ جب وہ زندہ تھے اوہمین
غیب کی خبرین بتاتے اور ہم اونکی ذات بابرکات سے عجائبات اور آیات قدرت
معائنہ کرتے تھے۔ اور سچ یہ ہے کہ جس نے وہ باتین دیکھین جو ہم نے دیکھی ہین اور جس نے
وہ باتین سنین جو ہم نے اون سے سنی ہین تو ضرور ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیگا۔ مگر تم
لوگون نے اونکی باتین ہماری طرح دیکھی اور سنی نہین ہین۔ اگر آپ لوگ سچے دل سے
اون کے دین مین داخل ہون گے تو ہم سے بڑھکر اور افضل ہون گے۔ یہ سن کر
جرجہ نے اپنی ڈھال پھیری۔ اور خالد کی طرف کو پھر آیا۔ اور اسلام لے آیا خالد نے
اوسے اسلام کی باتین بتائین۔ اور اوس نے غسل کرکے دو رکعتین پڑہین۔ پھر خالد
کے ساتھ نکلا۔ اور رومیون سے لڑا۔

۱۲۳ گھمسان کی لڑائی اور آخر کار مسلمانونکی فتح پھر رومیون نے مسلمانون پر ایسا حملہ کیا۔ کہ اونہین
اپنی جگہ سے ہٹکر مورچون مین پناہ لینا پڑی۔ لوگ جو پیچھے ہٹے تھے ان پر عکرمہ اور
اون کے چچا حارث بن ہشام اہتے تھے۔ عکرمہ نے کہا مین تو وہ شخص ہون کہ رسول اللہ
کے ساتھ ہر جگہ لڑا ہون۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ مین آج بھاگ جاؤن۔ پھر بلند آواز

سے پکار کر کہا۔ کون شخص ہے جو مرنے مارنے پر میرے ساتھ بیعت کرتا ہے۔ یہ سنتے ہی
حارث بن ہشام اون کے چچا اور ضرار بن الازور چار سو اچھے اچھے مسلمانون
اور شہسوارون کو لیکے نکلے اور اون سے مرنے مارنے پر بیعت کی۔ اور خالد کے
خیمہ کے روبرو آکر لڑے۔ اور اگرچہ بہت ہی زخمی ہوگئے مگر میدان سے منہ نہ
پھیرا۔ یہان لوگ اس وقت اسقدر زخمی ہوگئے تھے۔ کہ اونمین سے بہت لوگ
تو مر گئے اور کچھ زخمون سے اچھے بھی ہوگئے۔

اور خالد اور جرجہ دشمنون سے نہایت ہی شدت سے لڑے۔ جنمین سے آخیر
وقت شام کے قریب جرجہ مارے گئے۔

اس لڑائی مین لوگون نے ظہر اور عصر کی نماز صرف ایما اور اشارہ سے پڑہی
پہر رومیون مین تضعضع اور تزلزل شروع ہوگیا۔ اور خالد اونکے قلب
مین گہس گئے۔ اور اون کے سوار پیادون کے درمیان پہنچ گئے۔ اس سبب سے
اونکے سوار بہاگ گئے۔ صرف پیادہ باقی رہگئے۔ جب مسلمانون نے دیکہا کہ رومیون کے
سوار بہاگنے کا راستہ دیکہتے ہین تو اونہون نے اونکے لئے راستہ کہولدیا جس سے
وہ متفرق ہوگئے۔ اور پیادہ کشت و خون کرنے لگے۔ اور پہر اپنی خندق مین گہس گئے
مسلمان بہی اون کے پیچہے خندق مین دوڑ پڑے۔ اور جس قدر میدان جنگ مین
قتل ہونیکے بعد اسی ہزار مقرنین اور چالیس ہزار مطلق (یا مقیدین) مین سے بچ رہے
تہے وہ بہی خندق مین جا گرے۔ اور قیقار (یا قلیقلار) اور روم کے اشراف و اکا
نے (امن مانگنے کے واسطے) اپنی برانس (رومی یعنی ٹوپیان) پر ہاتہ رکہے
اور بیٹھ گئے۔ جنہین لباس پہنے ہوے قتل کردیا گیا۔

اور خالد بھی خندق مین پھونچے۔ اور تدارک کے رواق مین جاکر فروکش ہوے۔

۱۲۳ عکرمہ اور اونکے بیٹے عمرو کی شہادت اور عبد اللہ بن الزبیر کی ایک روایت ابو سفیان کی نسبت

جب صبح ہوئی تو لوگ خالد کے پاس عکرمہ بن ابی جہل کو اور نیز اونکے بیٹے عمرو بن عکرمہ کو لائے۔ یہ دونو نہایت زخمی تھے خالد نے عکرمہ کا سر تو اپنی ران پر اور عمرو کا سر اپنی ساق پر رکھا۔ اور ادن دونو کے چہرون پر ہاتھ پھیرا اور حلق مین پانی کے قطرہ ٹپکائے۔ اور کہا کہ ابن حنتمہ کا خیال تھا کہ ہم شہید نہین ہونگے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اونہین شہادت دیدی۔ اس لڑائی مین مسلمان عورتین بھی تھین۔ اور اونہون نے بھی بڑی بڑی سخت کام کئے تھے

عبد اللہ بن الزبیر کہتے ہین۔ کہ مین بھی جنگ یرموک مین اپنے والد ماجد کے ساتھ تھا اوسوقت مین اتنا چھوٹا تھا کہ لڑائی مین شامل نہین تھا۔ جسوقت خوب لڑائی ہو رہی تھی تو مین نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک ٹیلہ پر علیحدہ کہڑے ہوے ہین اور لڑتے نہین ہین۔ یہ دیکھکر مین سوار ہوا اور اونکی طرف گیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ وہان تو ابو سفیان بن حرب وغیرہ قریش کے وہ مشائخ کہڑے ہوئے ہین جو فتح مکہ کے مہاجرین مین سے تھے۔ اونہون نے مجھے نادان بچہ جانکر کچھ اندیشہ وخوف نہین کیا۔ عبد اللہ کہتے ہین کہ مین نے لوگون کو دیکھا جس وقت مسلمانون کے منہ پہرتے اور رومی اون پر غالب ہوکر دھاوا کرتے تو کہتے تھے۔ کہ واہ وا بنی الاصفر یہی چاہیے اور جس وقت رومی پیچھے ہٹتے اور مسلمانون اون پر جاتے اور غالب ہوتے تو کہتے کہ افسوس بنی الاصفر پہر اللہ تعالیٰ کی عنایت سے رومیون کو شکست ہوگئی تو مین نے اس کا ذکر اپنے باپ سے کیا۔ وہ اسے سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ خدا انہین غارت کرے یہ لوگ ہماری تمہاری دشمنی سے ایسی باتین کرتے ہین۔ حالانکہ ہم تو اونکے واسطے رومیون سے بہتر ہین۔

اسی واقعہ یرموک مین ابو سفیان بن حرب کی آنکھہ لڑائی مین جاتی رہی تھی۔ (چونکہ آنکھہ کا جاتا رہنا یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکی

روایت غالباً غلط ہو۔ اور یہ روایت ابوسفیان کے مخالفین کی ساختہ و پرداختہ ہو۔ علاوہ برین عبداللہ بن الزبیر بنی امیہ کے ایک بڑے بھاری دشمن ہین اسلئے اون کا بیان ایسے امور مین قابل اعتبار نہین ہو سکتا۔

۱۲۴ شکست کی خبر سنکر ہرقل کا اپنی حفاظت کرنا جس وقت کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی ہے اوسوقت ہرقل بادشاہ روم حمص مین تھا۔ یہ سنتے ہی اوس نے وہان سے فوراً کوچ کا حکم دیدیا۔ اور ایسے موقع سے کچھ دور جاکر پڑ گیا۔ کہ جہان سے حمص اوس کے اور مسلمانون کے درمیان ہوگیا۔ اور حمص پر ایک شخص کو اپنی طرف سے امیر مقرر کردیا۔ اور ایسے ہی دمشق پر بھی ایک شخص کو بھیجدیا۔

۱۲۵ بعض شہدائے یرموک کے نام اس لڑائی مین مسلمانون کی طرف سے تین ہزار آدمی شہید ہوے تھے۔ انہین شہیدون مین عکرمہ اور اونکا بیٹا عمرو اور سلمۃ بن ہشام اور عمرو بن سعید اور ابان بن سعید اور جندب بن عمرو اور طفیل بن عمرو اور طلیب بن عمیر اور ہشام بن العاص اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی تھے۔ اور انہین مین سعید بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی جو مہاجرین حبش سے تھے شہید ہوے تھے۔ اور اسی مین نعیم بن عبداللہ النحام العدوی عدی قریش بھی مارے گئے تھے جو حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہوے تھے۔ اور اسی لڑائی مین نضیر بن الحارث بن علقمہ بھی شہید ہوے تھے جو قدیم الاسلام والہجرت تھے اور جو نضر کے بھائی تھے جو بدر مین بحالت کفر مارا گیا تھا اور اسی مین ابوالروم بن عمیر بن ہاشم العبدری جو مصعب بن عمیر کے بھائی تھے مارے گئے تھے اور جو حبش کے مہاجرین مین سے تھے۔ اور احد کی لڑائی مین شریک ہوئے تھے۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ یہ لوگ جنگ اجنادین مین مارے گئے تھے۔ واللہ اعلم۔

مثنی ابن حارثہ کا حال عراق مین

۱۴۶ مثنی کی طرف ہرمز جادویہ کا آنا اور شہریران کا بادشاہ ہونا اور مثنی اور اوسکی مراسلت اور مثنی کا ہرمز کو شکست دینا۔

اب اودہر عراق مین مثنی بن حارثہ الشیبانی کا حال سنئے جب خالد بن الولید اونہین وداع کر کے اور اپنا لشکر لیکر شام کو روانہ ہوئے۔ تو وہ حیرہ مین قیام پذیر ہوئے۔ اور سرحدون پر اپنی چوکی پہرہ مقرر کر دئے۔ اور جاسوسون کو چارون طرف روانہ کیا۔

خالد کی روانگی کو بہت عرصہ نہ گذرا تھا کہ اہل فارس کی حکومت کا انتظام بہت درست ہو گیا۔ یعنی ۱۳ھ ہجری ہی مین شہریران بن اردشیر بن شہریار بن شاپور بادشاہ ہو گیا۔ اور اوس نے مثنی کی طرف ہرمز جادویہ کی سپہ سالاری مین دس ہزار آدمی کا ایک لشکر عظیم روانہ کیا۔

مثنی بھی حیرہ سے اوسکی طرف نکلے انکی فوج کے دونو بازؤن پر اون کے دونو بھائی معنی اور مسعود تھے حیرہ سے نکل کر اونہون نے بابل مین قیام کیا۔ اور ہرمز اونکی طرف بڑہکر آیا۔ اسی مین شہریران نے ایک خط مثنی کے نام لکھکر بھیجا۔ اور اوس مین لکھا۔ کہ مین نے فارس کے وحشی لوگون سے ایک لشکر مرتب کر کے تمھاری طرف بھیجا ہے۔ وہ مرغیوان اور خنزیرون کے چرواہے ہین۔ مین تم سے لڑنے کے لئے شریفون کو نہین بلکہ ایسے رذیل لوگون کو بھیجتا ہون۔ اس کے جواب مین مثنی نے اوسے لکہا۔ کہ اس لکھنے مین تو دو حال سے خالی نہین یا تو تو بڑا مغرور ہے اگر ایسا ہے تو یہ بات تیرے لئے بری ہے اور ہمارے لئے اچھی ہے۔ اور یا تو جھوٹا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو تو یاد رکھ کہ اللہ کے اذن

اوس کی مخلوق کے نزدیک جمہوریت کے لحاظ سے بادشاہون کی بے عزتی [illegible] اور رسوائی
ہوا کرتی ہے مگر ہماری تہذیب [illegible] اس قتل پر یہ رائے ہے کہ تمکو ان لوگون کے بھیجنے
سے بڑا نقصان پہونچیگا۔ الحمد للہ کہ تم بھی لڑائی بھڑائی کا کام حریفون سے اور
خنزیرون سے کے بجوا ہون [illegible] یہ آن پڑا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری لیاقت
نہایت پست ہوگئی ہے) اس جواب کو دیکھکر فارس والے [illegible]۔

غرض مثنی اور ہرمز کا مقابلہ بابل مین ہوا۔ اور نہایت شدید لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی
مین فارس والون کے پاس کا ایک ہاتھی مسلمانون کو بڑا دق کرتا اور ادنہین پراگندہ
کر رہا تھا۔ اسپر مثنی خود اوسکی طرف جھپٹے۔ اور اون کے ساتھ اور آدمی بھی گئے۔
اور جاکر اوس ہاتھی کو مار ڈالا۔ پھر فارس والے بھاگے۔ اور مسلمانون نے اونکا
تعاقب کیا اور مدائن تک مارتے اور قتل کرتے چلے گئے۔

اوسی وقت جبکہ ہرمز جادویہ کو شکست ہوئی ہے تو شہر یران بھی مرگیا اور
فارس کی سلطنت کا کام پھر بگڑ گیا اور دجلہ سے اوس طرف کا تمام ملک مثنی کے
قبضہ مین آگیا۔

۱۲۷ فارس پر دخت زنان کی حکومت و معزولی پھر شاپور کی حکومت پھر آزرمی دخت کا شاپور اور فرخ زاد کو قتل کرکے بادشاہ ہونا

پھر فارس والے دخت زنان دختر کسری کے پاس جمع ہوے مگر ابھی اوس کے حکم احکام جاری بھی نہین ہوئے تھے کہ وہ معزول و مخلوع کردی گئی۔ اور شاپور بن شہر یران بادشاہ بنایا گیا۔ پھر جب یہ بادشاہ ہوگیا تو اوسکا
وزیر اعظم اور کارپرداز کل فرخ زاد بن بنداوان مقرر ہوا۔ فرخ زاد نے شاپور سے کہا
کہ آزرمیدخت دختر کسری کو میرے نکاح مین دیدے۔ اوس نے اسے منظور کیا

مگر جب آزرمی دخت نے سنا تو اوسکو نہایت غصہ آیا۔ اور اوس نے فوراً سیاوخش الرازی کو اپنے پاس بلایا۔ اور اوس سے اس امر کی شکایت کی۔ سیاوخش نے اوس سے کہا۔ کہ فرخ زاد سے لڑائی نہ کر۔ بلکہ اوس کو تو اپنے پاس بلا۔ جب وہ تیرے پاس آئے تو تو مجھے اطلاع کر دے۔ اور سیاوخش مستعد ہو کر کمین مین بیٹھ گیا چنانچہ شادی کے سامان ہوے۔ اور عین نکاح کی شب کو فرخ زاد دلہن کے مکان کو آیا۔ اور آزرمی دخت کے مکان مین داخل ہوا۔ وہان سیاوخش کمین سے نکلا۔ اور اوسے مار ڈالا۔ پہر آزرمی سیاوخش کو لیکر شاپور کے پاس گئی۔ اور اوسکو اوس کے مکان مین گہیر لیا۔ اور پکڑ کر قتل کر ڈالا۔ اور آزرمی دخت پوری پادشاہ ہو گئی۔

۱۲۸ مثنےٰ کا حضرت ابوبکر کے پاس آنا اور مدد کی درخواست کرنا اور حضرت ابوبکر کا عمر سے اوس کی وصیت کرنا۔

غرض فارس والے تو اپنے ان جہگڑون مین مشغول تھے۔ اونہین عربون کی روک کے لئے کچھہ مہلت نہ تھی۔ اور مثنےٰ کو کچھہ عرصہ تک حضرت ابوبکر کی خبر نہ ملی۔ تو اونہون نے مسلمانون پر بجائے اپنے بشیر بن الخصاصیہ کو مقرر کیا۔ اور خود مدینہ کو حضرت ابوبکر کے پاس آئے۔ کہ اون سے مشرکین کا سارا حال بیان کرین۔ اور اون سے اس امر کی اجازت مانگین کہ جو لوگ مرتد ہو گئے تھے اور اب اونکا حال اچھا ہو گیا ہے اور اونہون نے پوری پوری توبہ کر لی ہے۔ اونہین بھی اسلام کی اوس فوج مین بہرتی کر لین جو مشرکین سے لڑ رہی ہے۔ کیونکہ اون لوگون کو اورونکی بہ نسبت قتال کفار کی زیادہ خوشی معلوم ہوتی ہے۔ جب یہہ مدینہ کو آئے تو دیکہا کہ حضرت ابوبکر بیمار ہین۔ اور حالت نزع مین ہین۔ تو اونہون نے جا کر ابوبکر سے یہہ حال بیان کیا۔ ابوبکر نے عمر کو بلایا۔ اور اون سے کہا۔ مین جانتا ہون کہ آج مین

مرجاؤنگا۔ اگر مین مرجاؤن تو تم میری موت کی کچھ پروا نہ کرنا۔ اور آج کی شام سے پہلے مثنیٰ کے ساتھ جانے کے واسطے لوگون کو بلانا۔ اور میری موت کی مصیبت کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ مین بھلا دینا۔ اور خدا کا حکم پورا کرنا۔ تم نے اوس وقت مجھے دیکھا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے کہ مین نے کیا کیا تھا۔ اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ کی وفات سے بڑھکر مخلوق کے لئے کوئی صدمہ نہین ہو سکتا تو مثنیٰ کی اعانت مین کسی طرح تساہل نہ کرنا فوراً آج ہی اوس کے ساتھ فوج بھیجنے کا سامان شروع کر دینا۔ اور جب اللہ تعالیٰ تم کو شام والون پر فتح دیدے۔ تو اوس وقت عراق والون کو عراق کی طرف بھیج دینا۔ کیونکہ وہ لوگ یہین کے لوگ ہین اور اوس جگہ کے کام کو بھی خوب جانتے ہین۔ اور اونہین کو فارس والون پر خوب جرأت حاصل ہے۔

یہ کہکر اوسی رات کو حضرت ابو بکر نے وفات پائی۔ تب حضرت عمر نے اونہین دفن کیا۔ اور مثنیٰ کے ساتھ جانے کے واسطے لوگون کو بلایا۔ اور کہا کہ ابو بکر کو یہ خوب معلوم تھا کہ مین خالد کی امارت کو پسند نہین کرتا ہون۔ اس لئے اونہون نے مجھے اپنی وصیت مین یہ تو کہا کہ خالد کے اصحاب کو مین شام سے عراق کو بھیجدون اور خالد کا کچھ ذکر نہ کیا۔

پھر حضرت ابو بکر کی وفات کی خبر آرزمی دخت کو پہونچی۔ یہان تک عراق کے وہ حالات ہین جو حضرت ابو بکر کے ایام حیات مین گزرے ہین۔ اس سے آئندہ جو واقعات ہین وہ اونکی وفات کے بعد ہوئے ہین۔

جنگ اجنادین

۱۲۹ جنگ اجنادین اور مسلمانون کی فتح اور جنگ اجنادین اور یرموک کی تاریخ

ابو جعفر الطبری نے اس جنگ اجنادین کو جنگ یرموک کے بعد بیان کیا ہے اور ابن اسحاق نے لیکر امرا کے اجتماع کا اور خالد بن الولید کے عراق سے شام کی طرف جانے کا حال اوسی طرح لکھا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور یہ کہا ہے کہ خالد مرج راہط سے بصری کی طرف گئے۔ اس مقام پر ابو عبیدہ بن الجراح اور شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان پڑے ہوئے تھے۔ جب وہان کے باشندون نے مسلمانون کو دیکھا تو جزیہ دینے پر اون سے صلح کرلی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر کی خلافت مین شام کا یہی شہر ہے جو اول فتح ہوا ہے۔ پھر وہان سے یہ سب اکٹھے ہوکر عمرو بن العاص کی مدد کے واسطے فلسطین کی طرف روانہ ہوئے جو اوسوقت غربات مین مقیم تھے۔

اور رومی لوگ اجنادین یا اجنادین مین جمع ہوئے۔ انکا سپہ سالار تذارق تھا جو ہرقل کا حقیقی بھائی تھا بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اوسوقت اہل روم کا سپہ سالار قیقلار تھا۔ اور اجنادین رملا اور بیت جبرین علاقہ فلسطین کے درمیان واقع ہے ادہر عمرو بن العاص نے سنا کہ مسلمان آتے ہین تو وہ اون سے ملنے کو روانہ ہوئے اور سب آکر اجنادین مین خیمہ افگن ہوئے۔ اور رومیون کے مقابلہ مین مورچہ جمائے۔ پھر قیقلار نے ایک عربی شخص کو مسلمانون کے پاس بھیجا۔ کہ وہ چھپکر انکی خبر دریافت کرکے لائے۔ وہ یہان مسلمانون کے لشکر مین آیا۔ اور ایک رات اور ایک دن انمین رہا۔ پھر اوس کے پاس لوٹ آیا۔ قیقلار نے پوچھا کہ مسلمانونکا

کیا حال ہے۔ کہا مسلمان رات کو تمام رات خوف و اندیشہ مین مستغرق رہتے ہین اور دن کو جوان مرد شہسوار و بے باک ہوتے ہین۔ اونمین اگر کوئی بادشاہ کا بیٹا بھی چوری کرے تو بھی وہ اوس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین۔ اور وہ زنا کرے تو اوسے سنگسار کر دیتے ہین اور اقامت حق اور عدل و انصاف کے مقابلہ مین وہ کسی کی پروا نہین کرتے ہین۔ قیقلار نے کہا کہ اگر تو سچ کہتا ہے تو ایسے لوگون سے لڑنے کی بجائے دنیا مین زمین کے اوپر رہنے سے زمین کے اندر گڑ جانا ہی بہتر نظر آتا ہے۔

پھر فریقین مین بروز شنبہ ۲۸ جمادی الاولی ۱۳ھ کو لڑائی ہوئی۔ اور مسلمانون کو فتح ہوئی۔ اور رومی شکست کھا کر بھاگے اور قیقلار اور تدارق مارے گئے۔

اور مسلمانون سے بھی بہت لوگ شہید ہوئے۔ اون شہدا مین سے سلمہ بن ہشام بن المغیرہ اور ہبار بن الاسود اور نعیم بن عبداللہ النحام اور ہشام بن العاص بن وائل جسے کہتے ہین کہ یرموک مین مارا گیا تھا اور بھی بہت لوگ تھے۔

ابو جعفر نے بیان کیا ہے۔ کہ پھر ہرقل نے مسلمانون کے مقابلہ مین فوج جمع کی اور یرموک مین لڑائی ہوئی۔ اسی وقت اون کے پاس خبر آئی کہ حضرت ابوبکر نے وفات پائی۔ وہ اسوقت لڑ رہے تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ ابو عبیدہ بن الجراح امیر لشکر مقرر ہوئے۔ یہ لڑائی رجب مین ہوئی تھی۔ اسی طرح سے اوسکا بیان ہے۔

۱۳۰ اجنادین کی لڑائی کے بعض شہدا کے نام

اون لوگون مین سے جو اس لڑائی مین مارے گئے بعض کے نام یہ ہین ضرار بن الخطاب الفہری جنھین رسول اللہ کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔ عمرو بن سعید بن العاص جو حبش کے مہاجرین مین سے تھے۔ اور جنھین بعض نے کہا ہے کہ یرموک مین مارے گئے تھے۔ فضل بن العباس جنھین بعض نے کہا ہے

کہ مرج الصفر میں مارے گئے تھے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ طاعون عمواس میں مرے تھے۔ مطلب بن عمیر بن وہب القرشی جنہیں بعض کہتے ہیں کہ یرموک میں مارے گئے تھے یہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے۔ اور مہاجرین اولین میں سے تھے۔ عبداللہ بن ابی جہم القرشی العدوی جو فتح مکہ کے وقت اسلام لائے تھے۔ عبداللہ بن الزبیر بن عبدالمطلب جنہوں نے معرکہ میں بہت رومیوں کو قتل کیا تھا۔ انکی عمر اوس روز کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے کوئی تیس سال کی تھی۔ عبداللہ بن الطفیل الدوسی جن کا لقب ذوالنور تھا اور جو فضلائے صحابہ میں سے اور قدیم الاسلام تھے۔ اور جو ہجرت کر حبش کو بھی گئے تھے۔

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ اجنادین کی لڑائی ۱۵ھ میں ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کا ذکر آئندہ آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابوبکر کی وفات

۱۳۱ حضرت ابوبکر کی وفات اور تجہیز و تکفین وغیرہ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ کو بروز سہ شنبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ہے۔ اسوقت آپکی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی اور یہی روایت صحیح ہے۔ کیونکہ لوگوں نے اس باب میں اور اور بھی روایتیں بیان کی ہیں۔ اونہیں ایک یہودی نے چانولوں میں اور بعض کہتے ہیں کہ حریرہ میں جو ایک قسم کی پتلی پینے کی چیز ہوتی ہے زہر دیا تھا۔ یہہ چانول حضرت ابوبکر نے اور اون کے ساتھ حارث بن کلدہ نے کہائے تھے۔ کہاتے کہاتے حارث نے ہاتھ روک لیا اور ابوبکر سے کہنے لگے۔ کہ تم نے زہر ملا ہوا کہانا کہایا ہے۔ اور یہہ زہر ایسا

جو ایک سال مین اثر کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ایک سال مین وہ دونو انتقال کر گئے
اور بعض لوگ کہتے ہین (اور غالباً یہی صحیح بھی ہے) کہ وہ ایک روز سردی کے
دن مین نہائے تھے۔ اس سے اونکو بخار آ گیا۔ اور پندرہ روز تک رہا کہ نماز کے
واسطے بھی وہ اوسکی شدت کے باعث باہر تشریف نہین لا سکے۔ اور حضرت عمرؓ کو
اونہون نے نماز پڑہانے کے لئے حکم دیا۔ اسی مرض کے ایام مین لوگون نے
اون سے کہا۔ کہ آپ کسی طبیب کو کیون نہین بلاتے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے
پاس وہ آیا تھا۔ اور کہہ گیا ہے کہ جو تیری مرضی ہے مین وہ ہی کرونگا۔ اس سے
لوگ اونکا مطلب سمجھکر ساکت ہو گئے پہر آپ کا انتقال ہو گیا۔ اونکی خلافت کل دو سال
تین مہینے دس روز رہی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ دو سال چار مہینے مین چار دن
کم رہے تھے کہ آپ نے وفات پائی۔ آپ کی پیدایش عام الفیل سے تین سال بعد ہوئی تھی
ابوبکرؓ نے وصیت کی تھی کہ اونہین اون کی بی بی اسماء بنت عمیس اور
اون کا بیٹا عبد الرحمن غسل دے اور اون کے کفن مین دو کپڑے لگائے جائین
اور ایک تیسرا کپڑا اور اون کے ساتھ مول لیکر شامل کر دیا جائے جب اون سے
لوگون نے کہا کہ پرانے کپڑون کی بجائے نئے کپڑے کیون نہ خریدے جائین
تو کہا الحیُّ احوج الی الجدید من المیت انما ھو للمھنۃ و الصدید
(زندہ مردے سے نئے کپڑے کا زیادہ حاجتمند ہے کفن تو صرف ریم و خون
کے واسطے ہوا کرتا ہے۔)

حضرت ابوبکرؓ رات مین دفن ہوئے تھے۔ اور نماز حضرت عمر بن الخطاب نے
مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین چار تکبیرون سے پڑہائی تھی۔ اور آپ کا جنازہ

اوسی تخت پر اٹھاکر لے گئے تھے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ اٹھایا گیا تھا۔ اور قبر مین آپ کو آپکے بیٹے عبد الرحمن اور عمر اور عثمان اور طلحہ نے اتارا تھا۔ اور آپکا سر نبی صلعم کے شانون کے پاس رکھا گیا اور قبر نبی صلعم کی قبر کے برابر لگی ہوئی بنائی گئی۔ اور جیسی قبر نبی صلعم کی مسطح تھی اوسی طرح مسطح آپ کی قبر بھی تیار کی گئی تھی۔

۱۳۲ حضرت عمر کا نوحہ کو منع کرنا اور حضرت ابو بکر کا حلیہ مبارک اور اونکے مان باپ اور اہل وعیال۔

جب حضرت ابو بکر کا انتقال ہوگیا تو بی بی عائشہ اون پر گریہ وزاری اور نوحہ کرنے لگین۔ حضرت عمر نے اونہین بکا سے منع کیا مگر اونہون نے کہنا نہ مانا۔ حضرت عمر نے ہشام بن الولید کو بھیجا۔ کہ گھر مین جاکر ابو قحافہ کی بیٹی کو میرے پاس لاؤ چنانچہ وہ جاکر ام فروہ بنت ابی قحافہ کو لائے اور حضرت عمر نے اون کے کئی درّے لگائے۔ جب عورتون نے یہ حال سنا تو سب اِدہر اُدہر چلدین۔ اور رونا دہونا موقوف کردیا۔

حضرت ابو بکر نے مرتے وقت جو آخری الفاظ کہے تھے وہ یہ تھے

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِين (اے خدا تو مجھکو اپنی فرمانبرداری کی حالت مین دنیا سے اٹھالے۔ اور اپنے نیک بندون مین داخل کرلے)

حضرت ابو بکر کا رنگ گورا رخسارون پر گوشت کم خمیدہ پشت کہ جس سے اپنی چادر وہ نہین سنبہال سکتے تھے۔ اور چہرہ پر نہایت ہی کم گوشت تھا اور بدن دبلا تیلا ناک اونچی آنکھین اندر کو گھسی ہوئی تھین۔ اور مہندی اور وسمہ بالون کو لگایا کرتے تھے۔ جس وقت آپ کا انتقال ہوا ہے تو اوسوقت تک

آپ کے باپ ابو قحافہ مکہ مین بقید حیات موجود تھے۔

اون کا نام ابو بکر عبد اللہ یا عتیق بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن النضر بن مالک تھا۔ اور آپ کا نسب نبی صلعم سے جاکر مرۃ بن کعب مین مل جاتا تھا اور آپ کی مان کا نام ام الخیر سلمی بنت صخر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا۔

کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی نسبت فرمایا تھا انت عتیق من النار (تو آتش دوزخ سے عتیق یعنے آزاد ہے) اس سے اونہون نے اسی کو اپنا نام کرلیا تھا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اونہین عتیق (خوبصورت) اون کے حسن وجمال کے سبب سے کہتے تھے۔ اونکی مان قدیمی مسلمان تھین حضرت ابو بکر کے اسلام کے بعد اسلام لائی تھین۔ ابو بکر نے ایام جاہلیت مین قتیلہ بنت عبد العزی بن عامر بن لوی سے نکاح کیا تھا اور اون کے پیٹ سے عبد اللہ اور اسما اونکے دو بچے پیدا ہوے تھے۔ اور اونہین ایام جاہلیت مین ہی اونہون نے ام رومان سے بھی جن کا نام دعد بنت عامر بن عمیرۃ الکنانیہ تھا نکاح کیا تھا۔ ان کے بطن مبارک سے عبد الرحمن اور عائشہ پیدا ہوئے تھے۔ پھر اسلام کے زمانہ مین آپ نے اسما بنت عمیس سے نکاح کیا تھا جو پہلے جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھی۔ اس کے پیٹ سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوا۔ ایک اور عورت سے بھی آپ نے اسلام کے ہی زمانہ مین نکاح کیا تھا اوس کا نام حبیبہ بنت خارجہ بن زید الانصاریہ تھا۔ اوس کے پیٹ سے حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد اونکی ایک بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئی تھی۔

حضرت ابوبکر کے قضات او رعمال اور کتاب

۱۳۳ ابوبکر کے عمال وغیرہ کے نام اور اونکی مہر اور ابو قحافہ کی موت۔ جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے ہین۔ تو ابو عبیدہ نے کہا۔ مین تمہارے واسطے مال کے کامون کا ذمہدار ہون۔ حضرت عمر نے کہا۔ مین آپکے واسطے قضا کا کام کرونگا۔ لکھتے ہین کہ حضرت عمر کے پاس سال بھر تک کوئی بھی مقدمہ لیکر نہ آیا۔ حضرت ابوبکر کی تحریر کا کام علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت اور عثمان بن عفان کیا کرتے تھے اور یہ ہی نہ تھا بلکہ جو موجود ہوتا وہ لکھنے پڑھنے کا کام کر دیتا تھا۔ اون کے عاملون مین سے مکہ پر اون کے عامل عتاب بن اسید تھے اور جس روز کہ ابوبکر کا انتقال ہوا ہے اوسی روز اونکا بھی انتقال ہو گیا تھا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ بعد مین مرے ہین۔ اور طائف پر عثمان بن ابی العاص عامل تھے۔ اور صنعا پر مہاجر بن ابی امیہ اور حضر موت پر زیاد بن لبید الانصاری اور خولان پر یعلی بن منیہ اور زبید اور زمع پر ابو موسی عامل تھے۔ اور جند پر معاذ بن جبل تھے۔ اور بحرین پر علا بن الحضرمی عامل تھے۔ اور اونہون نے جریر بن عبداللہ کو نجران پر اور عبداللہ بن ثور کو جرش پر اور عیاض بن غنم کو دومتہ الجندل پر عامل کر کے بھیجا تھا۔ اور شام مین ابو عبیدہ اور شرجبیل اور یزید اور عمرو تھے۔ اور یہ سب لشکرون کے سردار تھے۔ اور ان سب پر خالد بن الولید سپہ سالار تھے۔

حضرت ابوبکر کی انگوٹھی پر منقوش تھا نعم القادر اللہ آپکے بعد آپکے والد ماجد چھ مہینے کئی روز اور زندہ رہے پھر مر گئے۔ اسوقت اونکی عمر ستانوے برس کی تھی۔

ابوبکر کے بعض حالات اور اونکے مناقب

۱۱۴ رسول اللہ کا ابوبکر کی تعریف کرنا اور اونکی خلافت کی طرف اشارہ اور ابوبکر کا اپنا مال فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔

بعض لوگون کے نزدیک حضرت ابوبکر سب سے اول اسلام لائے ہین۔ مگر اسمین اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مین نے جس کسی کو اسلام کی دعوت کی اوس نے کچھ نہ کچھ اوس کے قبول کرنے مین تامل کیا۔ مگر ابوبکر نے اوسے بے تامل قبول کرلیا۔ اون کے مناقب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہین وہ بہت کثرت سے ہین۔ جیسے رسول اللہ نے اون کو جنت کی بشارت دی اور اونہین فرمایا کہ وہ آتش دوزخ سے آزاد ہین۔ اور بھی ایسی ہی کتنی باتین اون کے حق مین بیان فرمائے ہین جیسے اونکی خلافت کی طرف اشارہ کیا اور ایک عورت سے فرمایا۔ کہ اگر مین تجھے نہ ملون تو تو ابوبکر کے پاس آنا۔ اور ایسے ہی رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ ابوبکر و عمر و غیرہ جو لوگ ہین اونکی اقتدا کرنا۔ ابوبکر بدر احد اور خندق وغیرہ کی لڑائیون مین رسول اللہ کے ساتھ رہے تھے۔ اور آپ نے سات آدمیون کو مول لیکر آزاد کیا تھا جنھین سے ہر ایک کو کفار اون کے اسلام کے سبب سے ایذا دیتے تھے۔ اون کے نام یہ ہین بلال۔ عامر بن فہیرہ۔ زنیرہ اور نہدیہ اور اوسکا بیٹا اور ایک عورت بنی مؤمل کی اور ام عبیس۔

جب وہ اسلام لائے ہین تو اون کے پاس چالیس ہزار درہم تھے اونہین سب کو اونہون نے اللہ کی راہ مین خرچ کردیا۔ اور بھی جو کچھ تجارت سے پیدا کیا

وہ بھی سب فی سبیل اللہ خرچ کرڈالا۔

۱۳۵ علی کا ابوبکر کو لڑائی سے روکنا اور ابوبکر کا مسلمانوں پر اپنا مال خرچ کرنا اور تقسیم علی السویہ۔

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے ہین تو اوس وقت تمام عرب مرتد ہوگیا تھا۔ اسوقت وہ اپنی تلوار نکالکر ذی القصہ کی طرف روانہ ہوئے علی یہ سن کر اون کے پاس دوڑے آئے۔ اور اون کے اونٹ کی نکیل پکڑ کر کہنے لگے۔ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین آپ سے وہ بات کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی لڑائی مین آپ سے فرمائے تھے۔ کہ تم اپنی تلوار میان مین کرلو۔ ایسا نہ کرو کہ ہم کو آپ کی جان کی طرف سے خوف و اندیشہ پیدا ہو واللہ اگر تم پر کوئی آفت آگئی تو پھر اسلام کا انتظام درست نہ رہے گا۔ اسلئے حضرت ابوبکر لوٹ آئے اور فوج کو روانہ کردیا۔

حضرت ابوبکر کا بیت المال سنح محلہ مین تھا۔ وہین وہ رہا کرتے تھے۔ پھر مدینہ مین چلے آئے۔ تھے کسی نے اون سے کہا کہ تمہارے بیت المال پر ہم پہرہ مقرر کردین۔ کہا نہین۔ اور پھر جس قدر اپنا خزانہ تھا وہ سب مسلمانون کے کام مین خرچ کردیا۔ اوسمین ایک حبہ بھی باقی نہ رکھا۔ کہ اوسکو حراست وحفاظت کی حاجت پڑتی پھر جب وہ مدینہ مین چلے آئے۔ تو بیت المال اپنے مکان مین بنایا۔

انھین کی خلافت مین معدن بنی سلیم فتح ہوا ہے۔

حضرت ابوبکر کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی چیز تقسیم کرتے تو اون لوگون کو جو سابقین اولین مین سے تھے اوسی قدر دیتے جس قدر متاخرین فی الاسلام کو دیتے تھے۔ اور ایسے ہی عبد اور حر اور عورت مرد کو حصہ برابر دیا کرتے تھے کسی نے

اون سے کہا کہ آپ اہل السبق کو علی قدر منازل حصہ مین زیادہ دیجئے حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ وہ جو اسلام لائے ہین تو اللہ کے واسطے اسلام لائے ہین۔ اون کے اجر کا دینا تو خدا کو ضرور ہے۔ وہ آخرت مین اونہین پورا اجر دے گا۔ یہ دنیا اس لئے نہین ہے بلکہ اس مین بقدر کفایت ہی دینا چاہئیے۔ اور بس۔

یہ بھی اونکا دستور تھا کہ وہ کپڑے مول لیا کرتے اور ایام سرما مین بیواؤن کو تقسیم کیا کرتے تھے۔

۱۳۶ ابوبکر کے بیت المال کا خالی ہونا اور اونکا محتاجون کی خدمت کرنا اور عائشہ کو تقسیم میراث کی وصیت اور نفقہ کا بچا ہوا بیت المال مین واپس دینا

جب حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی۔ تو حضرت عمر نے چند امینون کو جمع کیا اور بیت المال کو جا کر کھولا۔ دیکھتے کیا ہین کہ وہان تو ایک دینار کے سوا جو کہین تھیلے مین سے گر پڑا تھا اور ایک حبہ بھی نہین ہے۔ یہ دیکھکر سب نے کہا کہ خدا تعالے اون پر رحم کرے۔

ابو صالح الغفاری کہتے ہین۔ کہ حضرت عمر ایک اندھی عورت کے یہان رات کو جایا کرتے کہ اوسکا کوئی کام ہو تو کر دیا کرین۔ مگر جب کبھی یہ جاتے تو دیکھتے کہ وہان کوئی اور آیا ہے۔ اور جو اوس کے کام ہین وہ سب کر گیا ہے اس لئے ایک روز عمر وہان اوس شخص کے انتظار مین بیٹھے۔ کہ دیکھین ایسا کون ہے جو مجھ سے پہلے اس بے کس کا کام کر جاتا ہے۔ آخر کو معلوم ہوا کہ وہ ابوبکر ہین جو مخفی طور پر آتے ہین اور اوس کا کام کر جایا کرتے ہین۔ حالانکہ اسوقت وہ خلیفہ تھے

حضرت عمر نے دیکھکر کہا۔ کہ اے ہو یہ آپ ہی ہین جو مجھسے بھی پہلے اوس کا کام کرجایا کرتے ہین۔

ابوبکر بن حفص بن عمر کہتے ہین کہ جب حضرت ابوبکر کے مرنے کا وقت قریب آیا تو بی بی عایشہ وہان آئین۔ ابوبکر حالت نزع مین تھے۔ اس لئے عائشہ نے یہ کسی کا شعر پڑھا۔

اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر	لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی

تیری جان کی قسم ہے جس روز جان کسی کے گلے مین اٹکے اور سینہ مین دم رکنے لگے تو اوس روز کسی کو دنیا کی دولت ثروت کچھ فائدہ

ابوبکر نے سن کر عائشہ کی طرف غضب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور یہ کہنے لگے۔ یہ بات تو نہین مگر موت کی سختی ہے جسکا آنا برحق ہے۔ یہ وہی چیز ہے کہ نفس تو جس سے گریز کیا کرتا تھا اور بی بی عائشہ سے کہا کہ مین نے تم کو ایک باغ دیا ہے۔ جسکی نسبت میرے دل مین ایک خیال ہے۔ اوسے تم میراث کرنا یعنی بہن بھائیون مین تقسیم کرلینا۔ چنانچہ بی بی عائشہ نے اوسے تقسیم کرلیا۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ دونو تمہارے بھائی اور وہ دونو تمہاری بہنین ہین۔ عایشہ کہتی ہین مین نے کہا دوسری بہن کون ہے وہ تو اسما ہی ہے کہا وہ دوسری خارجہ کی بیٹی کے پیٹ مین کی (جو ابوبکر کی بی بی تھین) اور اوسوقت حاملہ تھین۔ اون کے پیٹ سے ابوبکر کی موت کے بعد اون کی بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئی۔

ابوبکر نے بی بی عائشہ سے کہا کہ جب سے ہم مسلمانون کے حاکم ہوئے ہین ہم نے اون کے دینار درہم سے صرف غریبون کا سا کہانا اور موٹا جھوٹا کپڑا تو لیا ہے اور کچھ نہین لیا۔ مسلمانون کے خراج سے ہمارے پاس صرف یہ غلام

اور یہ اونٹ اور یہ پرانی چادر ہے۔ جب مین مرجاؤن توان سب کو عمر کے پاس پھونچادینا۔ پھر جب اونکا انتقال ہوگیا۔ تو بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مین نے تینون چیزین اون کے پاس بھیجدین۔ جب حضرت عمر نے دیکھا تو آنکھون مین آنسو بھرلائے اور ایسے روئے کہ گویا زمین تک اون کے آنسو پھونچ گئے۔ اور کہنے لگے اللہ تعالی ابوبکر پر رحم کرے۔ اونہون نے اون لوگون کو تھکا دیا جو اون کے بعد رہ گئے ہین۔ اور یہ بات اونہون نے کتنے ہی بار کہی (یعنے اون کے برابر کون ایسا ہے جو ایسا زاہد ومتقی ہوگا) اور حکم دیا کہ اسے لے لین۔ اس پر عبدالرحمن بن عوف نے کہا سبحان اللہ اے عمر تم ابوبکر کے عیال سے ایک غلام اور ایک پانی کا اونٹ اور ایک گھسی ہوئی چادر بھی چھینے لیتے ہو۔ جسکی قیمت پانچ درہم ہون گے۔ کیا اچھا ہوتا جو آپ انہین اونہین کو واپس کردیتے۔ حضرت عمر نے کہا۔ نہین۔ واللہ جس نے محمد کو رسول کرکے بھیجا ہے میری حکومت کے زمانہ مین تو ایسا کبھی نہین ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو ابوبکر بھی اوس کے بوجھ سے بری نہین ہوسکین گے۔ اور میری گردن پر بھی اوسکا وبال رہیگا۔ حالانکہ ابوبکر کہہ گئے ہین۔ کہ جو کچھ بیت المال سے اون کے نفقہ کے واسطے لیا گیا ہے اونکی وفات کے بعد وہ سب واپس کردیا جائے۔

۱۳۷ ابوبکر کی بی بی کی خواہش زیور کے لئے اور اون کا نفقہ کم کیا جانا۔

کہتے ہین۔ کہ ایک مرتبہ ابوبکر کی بی بی کا زیور کے لئے دل چاہا اور اون سے اوس کی درخواست کی۔ ابوبکر نے کہا ہمارے پاس تو دولت نہین جس سے ہم زیور خریدین اونکی بی بی بولین۔ کہ مین اوس نفقہ سے جو ہمین ملتا ہے کچھ دنون مین اتنا

بچالون گی کہ اوس سے مین کچھہ زیور خرید سکون - ابو بکر نے کہا - اچھا بچاؤ - چنانچہ اونہون سے نے بچانا شروع کیا - اور ایک عرصہ دراز مین کچھہ خفیف رقم بچالی پہر جب اونہون نے اوسکی اطلاع ابو بکر کو دی کہ وہ اوس سے زیور خریدین ابو بکر نے وہ رقم لیلی اور اوسے بیت المال مین واپس کردیا اور کہا کہ یہ ہماری قوت سے فاضل بچ رہا ہے - اور پہر جسقدر دنون مین اونہون سے نے یہ رقم بچالی تھی اوسی حساب سے اونکا نفقہ کم کردیا - اور کہا کہ اتنا ہی کافی ہے - اور اپنی ملک سے جو پہلا زیادہ خرچ ہوا تھا بطور تاوان کے بیت المال مین ادا کردیا - واللہ الیسا تقوی ہے کہ اس سے بڑہکر ممکن نہین - اور جو اونہین مخلوق کی خلافت کے واسطے مقدم کیا تھا یہ حق بجانب تھا رضی اللہ عنہ وارضاہ

۱۳۸ حضرت ابو بکر کا بکریان چرانا اور دودہ دہونا اور تجارت چھوڑ کر بیت المال سے نفقہ لینا اور اوسکا واپس کرنا

ابو بکر کا مکان سنح مین تھا جہان اونکی بی بی حبیبہ بنت خارجہ رہتی تھین - اسی جگہہ وہ خلافت کے بعد بھی چھہ مہینے تک رہی جس کے وقت پاپیادہ اور کبھی کبھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مدینہ کو آتے تھے اور یہان نماز لوگون کے ساتھہ پڑہا کرتے تھے - اور پھر عشا کی نماز پڑہنے کے بعد سنح کو لوٹ جاتے تھے - اور جب کبھی وہ نہ ہوتے تو حضرت عمر نماز پڑہایا کرتے تھے

ابو بکر کی یہ عادت تھی کہ ہر روز صبح کے وقت بازار کو جاتے اور خرید و فروخت کیا کرتے تھے - اور کچھہ بکریان بھی اون کے پاس تھین - شام کو وہ اون کے مکان پر آجایا کرتی تھین - کبھی تو ایسا ہوتا کہ وہ خود اونہین باہر چرایا کرتے تھے - اور کبھی کوئی چرواہا اونہین چرالایا کرتا تھا - اور وہ جہان رہتے تھے

وہان کی بکریان دوہا کرتے تھے - جب وہ خلیفہ ہوگئے تو ایک عورت نے کہا۔ وہ تو خلیفہ ہوگئے بھلا اب وہ کیون ہماری اونٹنیان دوہنے آئین گے حضرت ابوبکر نے کہا ایسا نہین ہے بلکہ مین ضرور اوسی طرح دوہونگا جیسے ہمیشہ سے دوہتا رہتا ہون - خلافت ملنے سے میری باتون مین کوئی تغیر نہ ہوگا - چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا اور اونٹنیان دوہتے ہی رہے۔

پھر چھہ مہینے کے بعد مدینہ کو چلے آئے - اور کہنے لگے کہ تجارت کے ساتھہ امور خلافت کا انتظام درست نہین رہ سکتا - اس کے لئے فرصت درکار ہے - اور غور و فکر کی ضرورت ہے - اسواسطے تجارت سے دست کشی اختیار کرلی - اور مسلمانون کے بیت المال سے اس قدر ہر روز خرچ لیلیا کرتے کہ جو اون کے اور اون کے عیال کے واسطے کافی ہوتا - اور حج اور عمرہ اوس سے ہوجاتا - ان کے لئے جو مسلمانون نے نفقہ مقرر کردیا تھا اوسکی تعداد سالانہ چھہ ہزار درہم تھی - مگر ایک قول یہ ہے کہ جقدر اون کے لئے کافی ہو اوسقدر دینا تجویز کیا تھا۔

پھر جب انکی موت کا وقت قریب ہوا - تو اونہون نے وصیت کی کہ اونکی زمین فروخت کردیجائے اور اوسکی قیمت بیت المال مین اوس روپیہ کے عوض داخل کردیجائے جو اونہون نے مسلمانون کے مال سے لیا ہے -

یہی اول والی ہین - کہ جن کیلیئے دنیا مین رعایا نے نفقہ مقرر کیا ہے اور یہی پہلے خلیفہ ہین کہ جن کے باپ اونکے خلیفہ ہونیکے وقت زندہ تھے - اور یہی پہلے شخص ہین کہ جنہون نے مصحف القران کا نام مصحف رکھا ہے -

اور یہی اول شخص ہین جو خلیفہ کے لقب سے ملقب ہوے ہین -

حضرت ابوبکر کا حضرت عمر ابن الخطاب کو خلیفہ کرنا

۱۳۹ عبدالرحمن اور عثمان کے مشورہ سے حضرت ابوبکر کا خلافت کے لئی حضرت عمر کو منتخب کرنا

جب حضرت ابوبکر کو معلوم ہوا - کہ اب موت کا وقت آگیا - تو اونہون نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا - اور پوچھا کہ عمر تمھاری راے مین کیسے شخص ہین - اونہون نے کہا وہ اوس سے بھی بہتر ہین کہ جس قدر آپ اونہین اچھا سمجھتے ہین مگر اتنا ضرور ہے کہ اونکی مزاج مین غلظت اور سختی ہے - ابوبکر نے کہا - کہ یہ بات اسوجہ سے ہی کہ مین رقیق القلب ہون - اگر وہ خلیفہ ہو جائین گے تو یہ سختی جو اون کے مزاج مین اب دیکھی جاتی ہے اوسے وہ بہت کچھہ ترک کردین گے - اور مین بھی اسے جان گیا ہون - کیونکہ جب کبھی مین کسی شخص پر غصہ ہوتا تو وہ مجھے اوس کی طرف سے نرمی کے لئے کہتے - اور جب مین نرم پڑجاتا تھا تو وہ مجھے سختی کی طرف مائل کرتے تھے پہر اونہون نے عثمان بن عفان کو بلایا - اور اون سے بھی پوچھا کہ عمر کیسے آدمی ہین - اونہون نے کہا - کہ اونکا باطن اون کے ظاہر سے اچھا ہے - اور ہمارے درمیان کوئی اون کے مثل نہین ہے - ابوبکر نے اون دونو سے کہا - کہ جو کچھہ مین نے تم سے مشورہ لیا ہے اسکا حال کسی سے نہ کہنا اگر مین اس خلافت کے لئے عمر کو نہ منتخب کرتا تو عثمان کے سوا اور کوئی میرے نزدیک اس لایق نہ تھا - اور اون کے لئے بہتر تو یہی ہے کہ تمہارے کامونکا ذمہ وہ اپنے اوپر نہ لین - اور مین بھی یہی چاہتا تھا کہ تمھارے کامون سے

الگ رہون۔ اور اونہین پچھلے لوگون مین جاملون جوگذر گئے ہین۔

پہر طلحہ بن عبید اللہ حضرت ابو بکر کے پاس آئے۔ اور کہا کہ آپ نے مخلوق پر عمر کو اپنا خلیفہ کیا ہے۔ آپ خوب جانتے ہین کہ وہ لوگون پر کیسی سختی کرتے ہین حال آنکہ آپ اسوقت موجود ہین۔ لیکن اوسوقت کہ آپ نہ ہون گے خدا جانے وہ لوگون سے کیسے پیش آئین گے۔ آپ جب اپنے پروردگار کے پاس جائین گے تو وہ آپ کی رعیت کا آپ سے جواب طلب کریگا۔ کہ کیسے اون پر آپ خلیفہ کر گئے ہین یہ سنتے ہی ابو بکر نے کہا مجھے بٹہاؤ۔ لوگون نے اونہین جلدی سے بٹہایا۔ تب اونہون نے طلحہ سے کہا کہ تو مجھے اس کام مین خدا سے ڈراتا ہے جب مین اپنے پروردگار کے پاس جاؤن گا۔ اور وہ مجھ سے پوچھے گا تو مین کہونگا کہ مین نے تیری مخلوق پر ایسے شخص کو خلیفہ کیا ہے جو تیری مخلوق مین سب سے بہتر ہے۔

۱۴۰ ابو بکر کا عثمان کے ہاتھ سے عہدنامہ خلافت عمر کے لئے لکھوانا اور جلسہ عام مین اوسے پڑہوانا۔

پہر حضرت ابو بکر نے عثمان بن عفان کو خلوت مین بلایا۔ کہ وہ اون کے ہاتھ سے عہدنامہ خلافت لکھوائین۔ اور اون سے کہا لکھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما عھد ابو بکر بن ابی قحافۃ الی المسلمین اما بعد (یہ وہ عہدنامہ ہے جو ابو بکر بن ابی قحافہ نے لکھا کر مسلمانون کی طرف جاری کیا ہے۔ بعد حمد وثنا کے جاننا چاہئیے) اتنا کہا تھا کہ ابو بکر بیہوش ہو گئے عثمان نے اس کے بعد خود یہ الفاظ لکھ لئے فانی قد استخلفت علیکم عمر بن الخطاب ولم آلکم خیرا (مین نے تمھارے اوپر عمر بن الخطاب کو خلیفہ

مقرر کیا ہے۔ اور جہان تک مجھ سے ہو سکا مین نے اسمین تمھاری بھلائی مین کمی نہی نہین کی۔) پھر حضرت ابوبکر کو افاقہ ہوا۔ تو عثمان سے کہا پڑھو تم نے کیا لکھا۔ عثمان نے یہہ سب عبارت جو اونہون نے بتائی تھی اور جو اونہون نے خود لکھی تھی پڑھکر اونہین سنائی حضرت ابوبکر نے سن کر تکبیر کہی۔ اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ تمہین اس بات کا خیال ہوا کہ اگر مین اس بیہوشی مین مرجاؤن تو لوگ پیچھے اختلاف مین نہ پڑجائین۔ عثمان نے کہا ہان یہی بات ہے۔ اسی اندیشے سے مین نے جو مطلب کہ آپ کا تھا اوسے لکھہ لیا تھا۔ ابوبکر نے کہا جزاك الله خيرا عن الاسلام واهله (خدا تمہین اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزاء نیک عطا فرمائے) جب یہ عہدنامہ خلافت لکھا گیا۔ تو اونہون نے حکم دیا۔ کہ اوسے عام لوگون کے سامنے پڑھکر سنائین۔ اور لوگون کو اکٹھا کرا کر اپنے ایک مولی کے ہاتھہ یہہ عہدنامہ باہر بھیجا۔ حضرت عمر بھی اسکے ساتھہ تھے۔ اور لوگون سے کہتے جاتے تھے خاموش خاموش خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنو۔ اونہون نے تمھاری نصیحت اور بہبود مین جو کرنا تھا اوسمین کوئی بات باقی نہین رکھی ہے جب لوگ خاموش ہوگئے۔ اور یہ نوشتہ اون کے روبرو پڑھا گیا۔ تو اونہون نے علی العموم کہا۔ کہ ہم نے سنا اور اوسے تسلیم کیا۔ اور بدل وجان اوسکی اطاعت کے رضامند ہین۔ اسوقت ابوبکر بھی اوپر سے اونہین دیکھتے جاتے تھے۔ اور پوچھتے تھے کہ جسے مین نے خلیفہ کیا ہے تم اوس سے خوش ہو کہ نہین مین نے تم پر کسی اپنے رشتہ دار کو خلیفہ نہین کیا ہے۔ بلکہ عمر کو خلیفہ کیا ہے اوسکی بات سنو اور اوسکی اطاعت کرو۔ کیونکہ واللہ مین نے نہایت غور و فکر کے

بعد اونکی خلافت کی نسبت راے قائم کی ہے اور تمہاری بھلائی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے۔ یہ سن کر سب نے کہا۔ ہم نے سنا اور اوسے بسر و چشم منظور کیا۔

۱۴۱ حضرت ابوبکر کی آخری وصایا حضرت عمر کو

پھر حضرت ابوبکر نے عمر کو اپنے پاس بلایا اور کہا کہ مین نے تم کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خلیفہ کیا ہے اور اونہین وصیتین کین۔ پھر کہا عمر اللہ کے حق کچھہ تو رات کے وقت مین ہین جو دن مین ادا نہین ہو سکتے اور کچھہ رات مین ہین جو دن مین ادا نہین ہو سکتے۔ اور خداتعالی نافلہ کو اوس وقت تک قبول نہین کرتا جب تک کہ تم فریضہ پورا پورا ادا نہ کرلو۔ کیا تم نے یہ بات نہین دیکھی کہ پلہ اونہین کے بھاری ہوتے ہین جنکے پلہ حق کی اتباع کی وجہہ سے قیامت کے دن بھاری رہین۔ ان پلون کا بھاری رکھنا ہر شخص کے اپنی ذات پر منحصر ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو وہ بھاری رہین گے اور میزان کا یہ حق ہے کہ جس پلہ مین حق رکھا جائے وہ پلہ ضرور بھاری رہے اور عمر تم نے یہ بات نہین دیکھی کہ اونہین کے پلہ ہلکے ہوتے ہین جن کے پلہ باطل کی پیروی کے باعث قیامت کے دن ہلکے رہین۔ اور اونکا ہلکا رکھنا اونہین کی ذات خاص پر موقوف ہے۔ وہ ہی چاہین تو اوسے ہلکا کردین گے۔ اور میزان کا یہ حق ہے۔ کہ جس پلہ مین باطل رکھا جائے وہ پلہ ضرور ہلکا رہے۔ عمر کیا تم نے یہ نہین دیکھا کہ آیت رضا اور نرمی کے ساتھہ آیت شدت اور سختی ضرور نازل ہوئی ہے تاکہ مومن راغب اور راہب رہے۔ نہ تو کوئی ایسی چیز کی طرف رغبت کرے۔ کہ جسمین وہ خدا سے اوس چیز کی تمنا کرے جو اوس کے لئے نہین ہے۔ اور نہ

ایسے اندیشہ کا خوف رکھے - کہ جس مین وہ اپنے ہی ہاتون سے جا گرے - عمر کیا تم
نہین جانتے کہ جس وقت اللہ تعالی نے اہل نار کا ذکر کیا تو اونکا بہت بری طرح سے
ذکر کیا ہے - اسی لئے جب مین اونہین یاد کرتا تھا تو کہا کرتا تھا کہ خدا یا تو مجھے
اون مین سے نہ کرنا - اور جب خدا نے اہل جنت کا ذکر کیا ہے تو اونکا ذکر بہت
ہی اچھی طرح کیا ہے - کیونکہ خدا تعالی نے اون کی برائیان معاف کر دی ہین
اس لئے جب مین اونہین یاد کرتا تو مین کہتا تھا کہ میرے اعمال اس لایق
کہان ہین جو مین اونمین سے ہو سکون - عمر اگر تم میری وصیتون کو یاد رکھو گے
تو وہ چھپی ہوئی چیز جسے موت کہتے ہین جب آئے گی تو تمہاری اس موجودہ
زندگی سے کہین بہتر اور اچھی معلوم ہو گی - اور اوسے تم کسی طرح سے روک
نہین سکتے ہو - اسکے بعد حضرت ابوبکر کا انتقال ہو گیا - اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

جلد ششم مین حضرت عمر کی خلافت کا حال ہے